رهنمائے تیکسله

یعنی

اردو ترجمه " گائڈ تو تیکسله " طبع ثانیه

مصنفه

جناب معلی القاب سر جان مارشل صاحب بهادر

(نائٹ) ' - سی - آئی - ای ' ڈائرکٹر جنرل

محکمه آثار قدیمه هند

مترجمه

مولوی محمد حمید صاحب قریشی

بی - اے

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمه آثار قدیمه

کلکته

سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ انڈیا

سنه ۱۹۲۳ ع

فہرست مضامین

فہرست مضامین

ضمیمہ —

فہرست تصاویر

انٹروڈکشن

سر جان مارشل بہادر بالقابہ ڈائرکٹر جنرل محکمہ آرکیالاجیکل سروے آف انڈیا نے قدیم شہر ٹیکسلہ کی کھدائی سنہ ۱۳ - ۱۹۱۲ع میں شروع کی تھی اور چار پانچ سال کے عرصے میں جو عمارات وغیرہ دریافت ہوئیں اون کے مجمل حالات سنہ ۱۹۱۷ع میں ایک رہنما کی صورت میں شائع کئے جس کا نام " اے گائیڈ ٹو ٹیکسلہ " رکھا - میرے مکرم دوست بابو غلام قادر صاحب نے ' جو آجکل صاحب ڈائرکٹر جنرل بہادر کے نائب حضرات ہیں ' اوسی وقت مجھے اس رہنما کا اردو ترجمہ کرنے کا مشورہ دیا تھا کہ جو برادران وطن ٹیکسلہ دیکھنے آتے ہیں اور سر جان مارشل کی انگریزی تالیف سے بوجہ ناواقفیت زبان متمتع نہیں ہوسکتے وہ بھی ہندوستان کے قدیم تمدن و تہذیب کے اس مشہور مرکز کی تاریخ اور ان آثار و عتائق کے دلچسپ حالات و کوایف سے کماحقہ واقفیت حاصل کرسکیں - صلاح تو نیک تھی مگر افسوس حالات نے اتنی فرصت نہ دی کہ میں اس کام کو جلد شروع کرسکتا - اسی لیت و لعل میں چار سال گذر گئے حتّی کہ سنہ ۱۹۲۱ع میں مارشل صاحب نے اپنی ٹیکسلہ گائید کا دوسرا ایڈیشن

شائع کردیا - اب تو مسٹر غلام قادر صاحب کے علاوہ دیگر احباب نے بھي بے حد اصرار کیا - حسن اتفاق سے مجھے بھي کسي قدر فرصت نصیب ہوئی اور آخر کار آغاز سنه ۱۹۲۲ع میں یه ترجمه بخیر و خوبي اختتام کو پہنچ گیا - فالحمدلله علی ذالك *

سر جان مارشل انگریزي کے مانے ہوئے اہل قلم ہیں اور غیر زبان کے اعلی پایے کے مصنفین کي کتابوں کا اردو میں ترجمه کرنا آسان کام نہیں ہی - تاہم میں نے مقدور بھر کوشش کی ہی که مصنف کے مطالب کو صحت کے ساتھه عام فہم زبان میں ادا کردیا جائے اور جو کامیابي مجھے اس کوشش میں ہوئی ہی اوس کا اندازہ ناظرین کرام خود فرما سکتے ہیں *

اس موقعه پر میں اپنے قدیم مشفق میر سید حفیظالدین صاحب عزیز کا به دل سے شکریه ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جنہوں نے اثناے ترجمه میں بہت سے مشکل الفاظ و اصطلاحات کے مناسب اردو الفاظ بتانے کے علاوہ نہایت مفید اور قابل قدر مشورہ بھي دیا - لیکن سب سے زیادہ شکریے کے مستحق خود سر جان مارشل بہادر ہیں جنہوں نے ترجمے کے خیال کو پسند کیا اور کتاب کو مع تمام نقشوں اور تصویروں کے سرکاری مصارف پر چھپوادیا *

فقط *

بانکي پور - پٹنه	خاکسار
۳۰ جنوري سنه ۱۹۲۲ع	محمد حمید قریشي

رهنمائے ٹیکسلہ

باب ۱

جغرافیائي حالات

ٹیکسلہ کے کھنڈرات شہر راولپنڈي سے قریباً بیس میل جانب شمال مغرب نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشن ٹیکسلہ جنکشن[۱] کے مشرق اور شمال مشرق میں ایک

(۱) سٹیشن پر مسافرون کي آسائش کے لئے عمدہ ویٹنگ روم (Waiting Rooms) اور ریفرشمنٹ روم (Refreshment Rooms) هین - علاوہ ازین قریباً ایک میل کے فاصلے پر محکمہ پبلک ورکس (P. W. D.) کا ایک بنگلہ بھي هی جس میں ٹھیرنے کي بعض اوقات اگزیکٹو انجنیر صاحب راولپنڈي سے اجازت مل سکتی هی - سٹیشن سے نصف میل سے کچھہ کم فاصلے پر محکمہ آثار قدیمہ کا دفتر هی - یہان سے کھدائی کے متعلق ضروري معلومات حاصل هوسکتي هین - ٹیکسلہ میں مقامي عجائب خانے کی تعمیر کا خیال فی الحال ملتوی کردیا گیا هی - مگر دوران حفریات مین جو اچھی اچھی قدیم اشیاء برآمد هوئي هین وہ بنگلے کے قریب ایک گودام مین محفوظ هین - اور جن ایام مین کھدائي کا کام هورها هو ڈائرکٹر جنرل صاحب محکمہ آثار قدیمہ کي اجازت سے دیکھي جاسکتي هین - کھدائي کا کام صرف خزان اور بہار کے موسمون مین هوتا هی -

نہایت خوشگوار وادي کے اندر واقع هیں - دریاے هرو اور اوسکے دو معاون لنڈي اور تمراہ اس وادي کو سیراب کرتے هیں اور شمال و مشرق میں هزارہ کا برفاني پہاڑ اور کوہ مري ' اور جنوب و مغرب میں مارگلہ کي مشہور پہاڑي اور چند دیگر پہاڑیاں جو کسی قدر پست هیں ' اس کے گرد مضبوط قدرتي حصار بناتي هیں - ایام قدیم میں ٹیکسلہ کو اپنے اس قدرتي حصار کي مضبوطي ' زمینوں کي زرخیزي ' عمدہ پاني کی افراط ' اور اوس تجارتی شاهراہ پر واقع هونے کی وجہ سے جو هندوستان کو وسطی و مغربي ایشیا سے ملاتي تهی بہت بڑي اهمیت اور شہرت حاصل تهي (۱) - یوناني مورخین میں سے آیرین (Arrian) نے لکها هی کہ سکندر اعظم کے حملے کے وقت دریاے جہلم اور اٹک کے درمیان جتنے شہر واقع تھے اون میں ٹیکسلہ سب سے بڑا اور آباد شہر تها - سترابو (Strabo) لکهتا هی کہ ٹیکسلہ کے گرد و نواح کا علاقہ خوب آباد اور زرخیز هی کیونکہ یہاں پہاڑوںکا سلسلہ ختم هوکر میدان شروع هوجاتے هیں -" پلوٹارک (Plutarch) نے بهي یہاں کی زرخیزي

(۱) یوناني مورخ پلیني (Pliny) کہتا هی کہ اس علاقے کا نام "امنڈ" تها -

کا ذکر کیا ہی - اور یونانی مصنفین کے علاوہ ملک چین کا مشہور سیاح ہوان چوانگ (Yuan Chwang) بھی جو ساتوین صدی عیسوي مین ہندوستان آیا ٹیکسلہ کی زمینون کی زرخیزي ' فصلون کی عمدگی ' اور پانی اور سبزیے کی افراط کی تعریف کرتا ہی *

پلیٹ ۳۰ (Plate XXX) پر ٹیکسلہ کا جغرافیائي نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مشرقی سلسلۂ کوہ کي ایک چٹیل اور ڈھلوان (چونے کے پتھر کی) پہاڑی جسکا مغربی سرا ہتھیال کے نام سے مشہور ہی ' وادي کے گوشہ مشرق و شمال مشرق سے مغرب جنوب مغرب کو جاتي اور وادي مذکور کے شرقي حصے کو دو ٹکڑون مین تقسیم کرتی ہی - انمین سے شمالي نصف کو متعدد ندیون ' جو دریاے ہرو کے بالائی حصے سے کاٹ کر لائي گئی ہیں ' سیراب کرتی ہیں اور اس لئے یہ حصہ آجکل پیداوار کے لحاظ سے جنوبی حصے کی نسبت بہت زیادہ زرخیز ہی - جنوبي نصف مین جا بجا گہرے گہرے کھڈ اور خشک پتھریلی ڈیکریان ہیں جن مین سے اکثر کی مسطح چوٹیون پر قدیم ستوپون اور خانقاہون کے کھنڈر پائے جاتے ہین - کوہ ہتھیال کے مغربی دامن کے ساتھہ ساتھہ تمرا

یا تمرا نالہ بہتا ھی جو بظاہر وھي نالہ معلوم ھوتا ھی جس کو یوناني مصنفین نے ٹالبرونابو ' ٹائبرودو ام ' اور ٹائبریو بوٹمس لکھا ھی - وادی کے شمالی نصف مین دریاے ھرو کا دوسرا معاون نالہ لنڈي ھی جس کا پانی اگرچہ آجکل تمرا کي مانند بہت نیچے بہتا ھی لیکن ایام قدیم مین یقیناً سطح زمین کے قریب تر ھوگا -

اس خوشگوار وادي مین ھمین تین قدیم شہرون کے کھنڈرات ملتے ھین جنکا باھمی فاصلہ قریباً ساڑھے تین میل ھوگا - جنوبی جانب کا شہر بھڑ کے نام سے موسوم اور تمرا نالہ اور سرائے کالا حویلیان ریلوے کی لائن کے درمیان ایک میدان مرتفع پر واقع ھی جو نالے سے ۶۰ - ۷۰ فٹ کے قریب بلند ° شمالاً جنوباً ۱۲۱۰ گز طویل اور شرقاً غرباً ۷۳۰ گز عریض ھی - اس کي جنوبي اور مغربي حدود تو سیدھي اور خاصي باقرینہ ھین لیکن شمالي اور مشرقي اضلاع منحني اور تمرا نالے کي کھاڑیون اور اوسکے بلند کنارون کے ساتھہ ساتھہ چلتے ھین اور بعض کھاڑیون مین ' جنکي مٹي پاني کي قطع و برید سے بہ گئي ھی دیوارون کا معلوم کرنا ناممکن ھوگیا ھی - مقامي روایت

کے مطابق بھڑ تیڈسلہ کا سب سے قدیم شہر ھی اور جس قدر پرانی چیزیں اثنائے حفریات میں اس میدان سے برآمد ھوئي ھیں وہ سب اس روایت کی تائید و تصدیق کرتي ھیں - جنرل کننگھم کی رائے ھی کہ ساتوین صدي عیسوي میں یہ شہر آباد تھا - مگر اوسکي یہ رائے اس خیال پر مبني تھي - کہ غالباً "دار خانہ" کا ستوپہ[1] وھی "ھدیہ سر" والا ستوپہ ھی جس کا ذکر ھوان چوانگ نے اپنے سفرنامے میں کیا ھی - لیکن حفریات حاضرہ کے اثنا میں جو قدیم آثار برآمد ھوئے ھیں ان سے جنرل موصوف کے اس خیال کي تائید نہین ھوتي بلکہ اُلٹا یہ ثابت ھوتا ھی کہ شہر مذکور یونانیوں کي آمد سے کئي سو برس پہلے آباد ھوا تھا - اور یونانیوں نے دوسری صدي قبل مسیح کے آغاز ھي میں اوس شہر کو دارالسلطنت بنا لیا تھا جو آجکل سرکپ کے نام سے مشہور ھی -

سرکپ یہ دوسرا شہر ' یعني سرکپ ' ھتھیال کي مغربي شاخوں پر اور ایک صحیم الحدود میدان مرتفع پر واقع ھی جو ھتھیال کي شمالي جانب ھی - فصیل شہر قریباً ساري کي ساری اب تک موجود ھی - مغربي

---

(۱) ستوپے کي تشریح کے لئے دیکھو نوٹ صفحہ ۷۴

ضلع کي ديوار اکثر مقامات پر باهر کو نکلي هوئي يا اندر کو دبی هوئي هی - ليکن شمالي اور مشرقي ديوارين بالکل سيدهی هين - شرقی ضلع کي فصيل ميدان کے جنوب مشرقی گوشه سے سيدهی هتهيال کی ايک شاخ کے ڈهلوان پهلو پر هوتی هوئی ايک چهوٹي سی وادي مين سے گذرتي هی اور ايک اور پهاڑي اور نشيب کو عبور کرکے هتهيال کي تيسري شاخ پر چڑهه جاتي هی جو وادي ٹيکسله کے جنوبی حصے مين سب سے اونچي پهاڑي هی - يهان سے يه ديوار مغرب کو مڑتي ' اور پهاڑي کے پهلو پر سے گذرتی هوئی اوس کے مغربي کونے مين اوترتی هی - اس کے بعد دفعةً شمال اور پهر مغرب کو مڑ کر ' اور تمرا نالے کے قريب ايک بلند ٹيلے کو احاطے مين لے کر ' شمال کو مڑتي هی اور آخر کار فصيل کي مغربی ديوار کے ساتهه آملتي هی - اس طرح هتهيال کي تين چٹيل اور ڈهلوان شاخين ' ايک مسطح الراس پهاڑي ' جو مذکورہ بالا ٹيلے سے بتدريج بلند هوتی هی ' اور وہ تمام ميدان جو ان پهاڑيون کے شمال مين واقع هی سرکپ کی فصيل کے احاطے مين آگئے هين - فصيل کا محيط قريباً چهه هزار گز اور موٹائی ۱۵ سے ۲۱½ فٹ تک هی - ديوارون کي

چنائي ربل[1] نمونے کي هی جس مین چھوٹے چھوٹے کمزور پتھر استعمال کئے گئے هین - یه طرز تعمیر دیگر یونانی اور شاکا پہلوي[2] عمارات کي طرز سے ملتي جلتي اور اون کي طرح ناپائدار هی - استحکام کي خاطر فصیل کي بیروني جانب برج بنائے گئے هین - جن کا سطحي نقشه جہان تک دیکھا گیا بشکل مستطیل هی (دیکھو صفحه ۱۲۵) -

جس مسطح الراس پہاڑي کا ذکر اوپر آیا هی اوس کے محل وقوع اور عام نقشے کو بالامعان دیکھنے سے خیال هوتا هی که قدیم شهر سرکپ کا ارک قلعه (Akropolis)[3] اغلباً اوسي کے اوپر واقع تها - اگرچه ممکن هی که وه تمام رقبه بهي جو هتھیال کي شاخون کے درمیان هی ' نیز وه قطعه زمین جو ان شاخون کے اور پہاڑي مذکور کے مابین واقع هی ' خاص طور پر محفوظ کر لیا گیا هو اور اوس کے گرد بهي ایک مضبوط چار دیواري بنالي گئي هو که محاصرے کے وقت جائے پناه کا کام

(۱) Rubble ناتراشیده پتھرون کي کسي قدر بھدي چنائي (ملاحظه هو نقشه - Plate V, 1)
(۲) تقریباً سنه ۸۰ قبل مسیح سے سنه ۶۰ عیسوي تلک کا زمانه جبکه ثیکسله تورانی پارتھیائي بادشاهون کے زیرنگین تها -
(۳) Akropolis یوناني لفظ هی - اسکے لغوي معني هین "بلند شهر" - کسي یوناني شهر کا بلند ترین حصه یا قلعه جو شهر کے بلند ترین مقام پر بنا هو -

دے سکے - معلوم ہوتا ہے کہ یہ اندرونی فصیل قلعہ کے شمال میں ہتھیال کی شمالی شاخ کے دامن کے ساتھہ ساتھہ کھینچی گئی تھی اور اندرونی قلعے میں داخل ہونے کے لئے صرف ایک دروازہ رکھا گیا تھا جو دونوں پہاڑیوں کے درمیان نشیب جگہہ پر واقع تھا - جنرل کننگہم کا خیال تھا کہ یہ دروازہ شہر سرکپ کے شمالی دروازے کے بالمقابل ہوگا - اور یہ کہ دونوں دروازے اوس سیدھے بازار کے سروں پر واقع ہونگے جو شہر کے بیچوں بیچ سے گذرتا ہے - لیکن شہر کے اس حصے میں کھدائی کرنیسے معلوم ہوا کہ اس معاملے میں بھی جنرل موصوف کے خیالات صحیح نہ تھے -

بابر خانہ یا کچا کوٹ

سرکپ کے شمال میں فصیل کے باہر ایک چھوٹی سی بستی تھی جو آجکل بابرخانہ کے نام سے مشہور ہے - اسکے گرد ایک کچی فصیل بنی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات یہ بستی کچا کوٹ بھی کہلاتی ہے - کچی فصیل تمرا نالے سے قریباً چالیس فٹ بلند ہے - بستی کا محیط ۱½ میل سے کچھہ زیادہ ہے - اور تمرا نالے کا ایک حصہ اس کی مغربی حد بناتا ہے -

سرسکهه

تیکسلہ کا تیسرا شہر جو آج کل سرسکهه کے نام سے مشہور هی شہر سرکپ کے شمال مشرق مین لنڈي نالے کے پار واقع هی - معلوم هوتا هی که شاهان کشان اور آنمین سے غالباً راجه کنشک (Kanishka) نے اس شہر کو آباد کیا تھا - شہر کا نقشه قریب قریب متوازي الاضلاع شکل کا هی اور فصیل کا دور تین میل[۱] سے کچھه کم - فصیل کي دیوارین مضبوط اور ۱۸ فیٹ (بلکه بعض جگهه ۱۸ فیٹ سے بھي زیادہ) موٹي هین اور جنوبي اور مشرقي دیوارون کے بعض حصے بہت اچھي حالت مین هین - فصیل کے چہرے کي چنائي بڑے ڈائیپر[۲] (large diaper) نمونے کي هی جس مین بڑے بڑے پتھرون کے درمیان پتھرون کي چھوٹي چھوٹي کتلین دي هوئي هین - یه طرز ابتداے عہد کشان مین رائج هوئي تھي - فصیل کي بیروني جانب گول برج بنے هین[۳] جن کا باهمي فاصله قریباً

---

(۱) هوان جوانگ (سنه ۶۲۹ ع تا سنه ۶۴۵ ع) کہتا هی - که اُسکے زمانے مین شهر سرسکهه کا محیط دس لي (یعني ۱⅔ میل) تھا - ممکن هی که اوس کے وقت مین اصلي شهر کا محیط بہت کم رہ گیا هو

(۲) دیکھو پلیٹ ۵ شکل ۳ (Plate V, 3)

(۳) کننگهم صاحب کا بیان هی که یه برج شکل مین مربع هین اور انکا باهمي فاصله ۱۲۰ فیٹ هی - مگر حقیقت مین ایسا نہین ×

۹۰ - ۹۰ فیٹ هی - آجکل اس شهر کي فصیل کے اندر ' اور اور قدیم کهنڈرات پر جن کے نشان جابجا نظر آتے هیں ' تین چهوٹے چهوٹے گاؤں میر پور ' ٹوفکیاں اور پنڈ کا کهڑا آباد هیں -

ٹیکسله کے ان تین شهروں یعني بهڑ ' سرکپ اور سرسکهه کے علاوہ پیروان بدهه مذهب کے بنائے هوئے ستوپوں ' خانقاهوں اور اور بهت سي قدیم عمارتوں کے آثار بهي ان کے نواح میں اور خاصکر وادي کے جنوبي نصف میں اور تمرا نالے کے قریب کي خشک پهاڑیوں پر کثرت کے ساتهه پائے جاتے هیں - ان عمارات میں سب سے نمایاں دهرمارا جیکا ستوپه هی جس کا مقامي نام چیر توپ هی - چیر توپ کي وجه تسمیه (ستوپۂ مذکور کے وسط میں) وہ بڑا چیر یا شگاف هی جو کسي سابق محقق نے اس ستوپے میں کهدائي کرکے کیا تها - وادي کے شمالي نصف میں اور هتهیال کي شاخوں کے درمیان بدهه مذهب کي اور بهت سي عمارات کے آثار بهي پائے جاتے هیں جن میں سے ذیل کے پانچ مقامات کي کهدائي سے نهایت دلچسپ نتایج برآمد هوئے هیں :—

(۱) ستوپه و خانقاه کنال - جو هتهیال کي شمالي

شاخ اور سرکپ کي قدیم چاردیواري کے ایک حصے پر واقع ھین —

(۲) اسي سلسلۂ کوہ مین ' چند میل مشرق کو موھڑہ مرادو اور جولیان کے ستوپے اور خانقاھین -

(۳) شمالي وادي مین بادل پور اور لال‌چک کے ستوپے اور خانقاھین -

(۴) کچا کوٹ کے شمال مین موضع جنڈیال کے قریب دو بڑے ٹیلے - انمین سے ایک ٹیلے پر ایک وسیع مندر بنا ھی جس کے متعلق یہ باور کرنے کے وجوہ ھین کہ غالباً آتش پرستي کے لئے مخصوص تھا ۔ ٹیلون سے چند سو گز جانب شمال دو شکستہ ستوپے ھین جو غالباً جین مذھب سے تعلق رکھتے تھے -

(۵) ٹیکسلہ کي شمالي پھاڑیون کي سب سے آخري شاخ پر ایک بڑا ستوپہ جو بھلر توپ کے نام سے مشہور ھی - یہ ستوپہ ایک بلند مقام پر واقع ھی اور ٹیکسلہ کي شمالي حد قائم کرتا ھی -

ان آثار کے علاوہ ٹیکسلہ کي وادیون اور پھاڑیون مین اور بھي بہت سي قدیم عمارتون کے کھنڈرات پائے جاتے ھین - لیکن کھدائي صرف مقامات مذکورہ ھي مین ھوئي ھی - اس لئے دیگر عمارات کے متعلق کچھہ لکھنا غیر ضروري سا معلوم ھوتا ھی -

باب ۲

تاریخي حالات

باوجود اوس شوکت و ثروت کے جو تیکسلہ کو ایام قدیم میں حاصل تھي اس کي تاریخ کے متعلق ھماري معلومات نہایت ھي قلیل اور زیادہ تر یوناني اور چیني مصنفین کي تحریرون یا مقامي سکون اور چند ایک کتبون پر مبني ھین - سکون اور کتبون سے مفید مطلب معلومات حاصل کرنیمین نہایت عرقریزي سے کام لینا پڑا ھی - شہر کا اصلي نام تکھ سلا یا تکھہ شلا (سنسکرت - تکشہ شلا ۱) تھا جس کو یوناني اور رومي مصنفین نے تیکسلہ لکھا ھی - شہر کي بنیاد نہایت قدیم زمانے مین رکھي گئي تھي - مہا بھارت مین راجہ جنمے جیا کي مشہور سانپ کي قرباني کے حال

(۱) اس لفظ کے لغوي معنی غالباً " ترشے ھوئے پتھر کا شہر" ھین - نبطي زبان مین تیکسلہ کا نام ردو ھجرک ھی - جس کے معنی ھین " تراشا ھوا پتھر" - چیني سیاح فاھیان (Fa Hien- جو چوتھي صدي عیسوي مین ھندوستان آیا) اس شہر کو چو شاشي لو (لغوي معنی " کٹا ھوا سر") کہتا ھی - اور اسکي توضیح اس طرح کرتا ھی کہ مہاتما بدھہ نے اس مقام پر اپنا سر بطور خیرات نذر کردیا تھا -

سلطنت ای

مین ٹیکسلہ کا ذکر آتا ھی - اوس کے بعد پانچوین صدي قبل مسیح کے آغاز کے قریب ٹیکساہ کا صوبہ غالباً ایران کي اخمینی سلطنت مین شامل کیا گیا - کیونکہ دارا کے جو کتبے برسي پولس[1] کے آثار پر اور نقش رستم مین دارا کي قبر پر کندہ ھین - ان‌مین ایک نئے ھندي صوبے کا ذکر ملتا ھی جس کو سلطنت کے تمام صوبون سے زیادہ آباد اور زر خیز کہا گیا ھی یہ صوبہ ایریہ[2] - ارکوسیہ[2] - اور گندا ریہ[2] سے بلکل جدا اور مختلف ھی - جس سے خیال ھوتا ھی کہ اغلباً پنجاب کے اوس علاقے کا اکثر حصہ جو دریائے اٹک کے مشرق مین واقع ھی ' نیز تمام ملک سندھ اس صوبے مین شامل تھے[3] - ٹیکساہ مین ایراني اثر کي واحد یادگار ایک دلچسپ کتبے کي صورت مین ملي ھی جو چوتھي یا پانچوین صدي قبل مسیح کے آرامي حروف مین لکھا ھوا ھی اور ھندوستان مین آرامي رسم الخط کي پہلي تحریر ھی (دیکھو صفحہ ۱۴۳) -

---

(۱) Persepolis. قدیم ایران کا مشہور شہر

(۲) Gandaria, Arachosia, Aria

(۳) دیکھو ' مسٹر سمھتہ کي کتاب " قدیم تاریخ ھند " طبع سوم صفحہ ۳۸ - برخلاف اس کے بعض کتب جاتکا ھین ٹیکسلہ کو ملک قندھار کا دارالسلطنت لکھا ھی -

بدھہ مذہب کي کتاب جاتکا[1] سے معلوم ہوتا ہی - کہ ٹیکسلہ مین اوس وقت ایک یونیورسٹي تھي جو علوم و فنون مروجہ کي تعلیم مین شہرۂ آفاق تھي - لیکن یونیورسٹي سے قطع نظر کي جائے تو یوناني حملے سے قبل ٹیکسلہ کي تاریخ کے متعلق ہمین کچھہ بھي معلوم نہین -

سکندر اعظم کے حملے کے جو حالات ہم تک پہنچے ہین اون سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ پنجاب مین سنہ ۳۲۶ قبل مسیح کے موسم بہار مین داخل ہوا تھا - ٹیکسلہ کي سلطنت بغیر جنگ و جدال کے اوس کے حوالے کردي گئي اور اوسنے چند ہفتے یہان قیام کرکے راجہ پورس پر حملہ کرنے کي تیاریان کین - اوس وقت سلطنت ٹیکسلہ کي حدود ایک طرف دریائي اٹک اور دوسري جانب دریائي جہلم سے ٹکراتي تھین ' دارالسلطنت خوب آباد تھا ' مال و دولت کي افراط تھي ' اور حکومت

---

(۱) جاتکا - اہل بودھہ کي پالي زبان مین لکھي ہوي کتاب جس مین گوتم بدھہ کے گذشتہ جنمون کے پانسو پچاس قصے درج ہین - اہل بودھہ کا عقیدہ ہی کہ راجہ سدودھن کے ہان پیدا ہونیسے قبل گوتم ملکوتي ' انساني ' حیواني ' غرضیکہ تمام جاندار مخلوق کي شکل مین جنم لے چکا تھا -

اچھي تھي - تعدد ازدواج اور رسم ستي کا عام رواج تھا ' نادار لڑکیان جن کي شادي افلاس کي وجه سے نه هوسکتي برسر بازار بیچ دي جاتین ' اور مُردون کي لاشین گِدھون کے سامنے ڈالدي جاتي تھین - راجه آمبھي ۱ والئے ٹیکسله ' جس کو یونانیون نے آمفیز۱ اور ٹیکسائلز۱ لکھا هی ' اپنے پڑوسي راجه آبھي سارا کي پہاڑي ریاست اور راجه پورس کي طاقتور سلطنت سے جو جھلم کے جنوب میں واقع تھي ' برسر پیکار تھا چنانچه ان کے خلاف حمله آور شہنشاه کي امداد حاصل کرنے کي آمید پر ھی اس نے سکندر اعظم کے پاس آند (= آد بھاند) میں اپنا ایک وفد بھیجا ' اپني تمام فوج ٹیکسله سے لے جاکر بذات خود سکندر کے حوالے کي ' اس کو ٹیکسله لاکر نہایت فراخدلي سے اوسکي خاطر مدارات کي ' اور انجام کار جب سکندر نے پورس پر حمله کیا تو پانچ هزار جوانون کي جرار فوج بھي شہنشاه یونان کے همراه بھیجي - اس خیر خواهي اور دوستانه امداد کے معاوضے میں سکندر نے آمبھي کو ٹیکسله میں بحال رکھنے کے علاوه مفتوحه علاقے کا ایک حصه بھي اوسکو عطا کیا

---

(۱) Taxiles-Omphis-Āmbhi - آخرالذکر غالباً لفظ ٹیکسله سے بنایا گیا هی -

اور راجہ پورس سے اوس کی صلح کرادی جس سے آمبھی کی حکومت کو مزید تقویت حاصل ہوئی -

سکندر کا شمال مغربی ہندوستان کو فتح کرنا بذات خود ایک نہایت عظیم الشان کارنامہ تھا مگر اوس کا اثر نہایت قصیرالعمر ثابت ہوا - سکندر کی خواہش تھی کہ مفتوحہ علاقے کو ہمیشہ کے لئیے اپنی وسیع یونانی سلطنت مین شامل کرلے چنانچہ اوس نے مختلف قلعون مین قلعہ گیر فوجین متعین کرکے جابجا یونانی نو آبادیان بھی قائم کین - لیکن اوس کی وفات کو ' (جو سنہ ۳۲۳ ق - م - مین واقع ہوئی) ' چھہ سال بھی نہ گذرے تھے کہ علاقۂ مفتوحہ کا یونانی حاکم یوڈیمس (Eudemus) ' اپنی تمام فوج کو جمع کرکے اینٹی اوکس (Antiochus) کے خلاف یومینیز (Eumenes) کی امداد کرنے کے لئیے وادئی اٹک سے ماوراءالنہر کو روانہ ہوگیا اور قریباً اوسی وقت یا شاید اوس سے بھی کچھہ پہلے چندر گپت نے یونانی افواج کو دریائے اٹک کے پار بھگاکر ٹیکسلہ اور پنجاب کی دیگر ریاستون کو سلطنت مگدھہ مین شامل کرلیا - اور اگرچہ سنہ ۳۰۵ ق - م - کے قریب سلیوکس نکیٹر (Seleucus Nicātōr - سلجوق فاتح) نے یونانی مقبوضات کو دوبارہ فتح کرنے کی کوشش

کي لیکن اس عارضي اور کمزور حملے سے کوئي مفید نتیجه نکلنے کي بجائے سلجوق کو نہایت جلدي مین ذلت آمیز صلح کرني پڑي¹ جس کي شرائط کي رو سے هندوستان کے تمام یوناني مقبوضات چندرگپت کے حوالے کردئے گئے -

موریا خاندان

پنجاب کي ریاستون کے لئے چندرگپت کي حکومت بھي یوناني حکومت سے کم سخت گیر اور تکلیف دہ نہ تھي - نتیجه یه هوا که چندرگپت کے بیٹے بندوسارا کے تخت نشین هوتے هي ٹیکسله نے حکومت موریا کا جوا اتار پھینکا اور جب تک خود ولي‌عہد یعني شہزادہ آشوک پایه تخت کے سامنے نہ آ موجود هوا شہر مذکور تسخیر نہ هوسکا - اسکے بعد شہزادہ آشوک ٹیکسله مین نائب‌السلطنت مقرر هوا اور اوس نے اپني نیابت کے زمانے مین ¹ نیز اپنے

---

(۱) جس صلحنامے کے مطابق سلیوکس نکیٹر نے صرف پانچسو هاتھیون کے عوض تمام یوناني علاقه چندرگپت کے حوالے کردیا اوس کے نہایت جلدي مین طے هونے کي چند وجوہ تھین - ایک تو یه که سلیوکس کو مغربي جانب سے انٹی گونس (Antigonus) کا خطرہ تھا - دوم یه که چندرگپت نے ایسا سخت مقابله کیا که سلیوکس کو اس کا خیال بھي نہ تھا - علاوہ ازین سلیوکس کو اس امر کا بھي یقین تھا که علاقه متنازعه پر دوامي قبضه رکھنا نا ممکن العمل هوگا -

تمام عہد حکومت میں، چندرگپت کي سي سخت گیري سے کام لئے بغیر سلطنت موریا کي شوکت و سطوت کو شمال مغربي هندوستان میں نہایت قابلیت کے ساتھ قائم رکھا - بدھ مذهب کو جو قوت و شوکت کچھ زمانے کے بعد هندوستان کے اس حصے میں حاصل هوئي وہ بھي بلا شبہ آشوک هي کي بدولت تھي[1] مگر آشوک کي وفات (قریباً سنہ ۲۳۱ ق - م) کے بعد اهل موریا کي سلطنت کا شیرازہ بکھرنا شروع هوا اور ٹیکسلہ اور دیگر صوبے جو دارالسلطنت (پاٹلي پترا یعني موجودہ پٹنہ) سے دور دراز فاصلے پر واقع تھے خود مختار هوگئے - اور کچھ عرصے کے بعد باختري یونانیوں کے تازہ حملوں کے شکار هوے جنہیں موریا سلطنت کے زوال نے مشرق کي جانب بڑھنے کي همت دلائي تھي - یہ حملہ آور اون یونانیوں کي اولاد تھے جنکو سکندر اعظم نے باختر میں آباد کیا تھا - مگر انکي حالت پنجاب کي نوآبادیوں سے بالکل مختلف

باختري یوناني

(۱) هوان چوانگ نے اس مضمون کي ایک روایت بیان کي هے کہ ملک ختن میں اول اول وہ لوگ آباد هوے تھے جنکو شہنشاہ آشوک نے اپنے بیٹے کنال کے اندھا کرنے کي پاداش میں ٹیکسلہ سے جلا وطن کردیا تھا - شہزادہ کنال کا قصہ صفحہ ۱۱۷ پر بالتفصیل مذکور هے -

تهي کیونکه نو آبادي کے قیام سے اس حمله کے وقت تک یه لوگ میدان ترقي مین برابر سرگرم رہے تھے - اسطرح گو سکندر کے ملک پنجاب کو فتح کرنے سے هندوستان پر کوئي مستقل یوناني اثر نہین پڑا - لیکن پنجاب کے آس پاس کے ممالک کي تسخیر شمال مغربي هند مین یوناني تہذیب و تمدن کے قیام و ثبات کي بالواسطه ذمه وار هوئي - باختري حمله آورون مین سب سے پہلے اینٹي اوکس اعظم کے داماد ڈیمیٹریس[۱] نے سنه ۱۹۰ ق - م - کے قریب وادي کابل ' پنجاب اور سندھ کے علاقے فتح کئے - اور اس کے بیس سال بعد یوکرے ٹائیڈز[۲] نے ڈیمیٹریس سے پہلے باختر اور پھر تمام هندوستاني مقبوضات چھین لئے جن مین ٹیکسله بھي شامل تھا - ان دو فاتحون سے دو حریف خاندانون کي بنیاد پڑي - جنھون نے هندوستان مین بھي اوس تنازعه کو ' جس کي ابتدا باختر مین هوي تھي ' قائم اور جاري رکھا - اور وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کے ملک پر متصرف هونے کي کوشش کرتے رہے - ٹیکسله کے یوناني حکمرانون مین سے اینٹي السي ڈس[۳] تو یوکرے ٹائڈز[۲] کے خاندان سے اور آپالو ڈوٹس اور منیندر[۴] بظاهر ڈیمیٹریس[۱] کے

(۱) Demetrius (۲) Eucratides (۳) Antialcidas
(۴) Menander

خاندان سے معلوم هوتے هین - ليکن پنجاب کے ديگر کثيرالتعداد يوناني بادشاهون کے متعلق همارى معلومات نهايت قليل هين اور يقين کے ساتهه يه کهه سکنا نهايت مشکل هى که اونمين سے کون کون سا بادشاه ٹيکسله مين حکمران رها اور کس خاندان سے تعلق رکهتا تها —

توراني اور پارتهيائي

يونانيون کي حکومت ٹيکسله مين ايک صدي سے کچهه هي زياده عرصه رهي هوگي که مغرب سے وحشى حمله آورون کے ايک ريلے نے اونکو بهي صاف کرديا يه وحشي جو هندوستان مين شاکا کے نام سے مشهور هوے ' اصل مين توراني تهے مگر ايک زمانے سے سلطنت پارتهيا کے صوبه سيستان مين بود و باش رکهتے اور وهان کي پارتهيائي آبادي مين بے تکلف ملتے جلتے اور اونمين شاديان کرتے تهے - سيستان سے نکل کر انهون نے پہلے آرکوسيه اور گرد و نواح کے ممالک پر قبضه کيا - اور اوس کے بعد درياے اٹک کو عبور کرکے پنجاب کي جانب بڑهے - ان کا ايک گروه تو ونونيز (Vonones)نامى ايک پارتهيائي کي ماتحتي مين آرکوسيه

(۱) بعض مورخين کا خيال هى - که اپالوڈوٹس (Apollodotus) يوکرے ٹاڈز کا بيٹا تها - ديکهو کننگهم صاحب کي کتاب " مسکوکات قديمه " مطبوعه سنه ۱۸۹۹ع صفحات ۲۴۱ تا ۲۴۳ *

کو فتح کرکے اوسي صوبے مین آباد هوگیا - اور دوسرے گروه نے مائز (Maues) نامي شاکا سردار کے ماتحت مشرق کا رخ کیا اور سلطنت ٹیکسله کو فتح کرلیا - معلوم هوتا هی که مائز کو آرکوسیه مین سنه ۹۵ قبل مسیح کے قریب اقتدار حاصل هوا اور دس یا پندره برس کے بعد وه ٹیکسله پهنچا - سنه ۵۸ قبل مسیح مین ایزز اول (Azes I) مائز کا جانشین هوا - یه بادشاه آرکوسیه کے پارتهیائي حاکم ونونیز کے خاندان سے قریبي تعلق رکهتا تها اور درحقیقت نیم پارتهیائي تها - اس کے عهد حکومت کے متعلق هماري معلومات بهت هي کم هین مگر اس مین شک نهین که اس کے عهد مین رعایا خوشحال تهي اور شاکا خاندان کي حکومت کو دریائے جمنا تک تمام شمال مغربي هند مین قائم اور مستحکم کرنے کا سهرا بهي اسي کے سر هی - سلطنت کے نظم ونسق مین ایزز نے قدیم ایراني طرز حکومت کو اختیار کیا یا یون کهئے که جو طریقه پنجاب مین پہلے سے قائم هوچکا تها اوسي کو وسعت دي اور ملک مین جابجا مرزبان یا صوبه‌دار مقرر کئے - ایزز کے بعد اوسکے جانشین ایزیلي سیز (Azilises) اور ایزز دوم دهي اوسي کے نقش قدم پر چلتے رهے - ٹیکسله اور

متھرا میں جو حاکم اونکے نائب[۱] تھے وہ بھی شاکا قوم کے تھے اور قریبی رشتہ داریوں کے باعث آپس میں اونکے گہرے تعلقات تھے -

ایزز دوم کی وفات کے بعد پارتھیائی بادشاہ گونڈوفرنیز (Gondopharnes) نے ٹیکسلہ اور آرکوسیہ کی سلطنتوں کو متحد کرکے اپنے زیر نگین کرلیا - یہ بادشاہ نہایت باوقعت اور زبردست حکمران گذرا ہی - اسکی شہرت کا غلغلہ یورپ تک جا پہنچا تھا اور قدیم عیسائی تصنیفات میں مذکور ہی کہ اسکے دربار میں طامس حواری (St. Thomas) کو بھیجا گیا تھا - ٹیکسلہ اور آرکوسیہ کا یہ اتحاد سنہ عیسوی کے تیسرے عشرے میں وقوع پذیر ہوا اور غالباً بغیر جنگ و جدال کے عمل میں آیا - اس شاندار کام کی تکمیل کے بعد گونڈفرنیز وادی کابل کو ملحق کرنے کی طرف متوجہ ہوا - اس خطے میں ایک چھوٹی سی یونانی ریاست تھی

(۱) لیا کا کشولکا - پاٹیکا - راجوولا - اور سوداسہ

ایتھنز کي طرح اوس کے گلي کوچے تنگ اور بےترتیب
هین - اور مکانات اگرچه یک منزله معلوم هوتے هین
لیکن دراصل اون کے نیچے زمین دوز تهخانے بنے هوے
هین - ناف شهر مین سورج دیوتا کا مندر اور شاهي محل
واقع هین - اور آخرالذکر ظاهري ٹیپ ٹاپ اور نمائش
سے معرا اور اپني ساده وضعي کے سبب خاص امتیاز
رکھتا هی - یه سادگي اوس زیب و زینت اور جاه و جلال
سے بالکل مختلف تهي جسکا فلوسترلیس کي آنکھون
نے دربار بابل مین مشاهده کیا تها -

فلوسٹریٹس نے ابولونیس کے جو حالات قلمبند
کئے هین اون کي صحت و صداقت پر زمانهٔ حال
کے نکته چینون نے بجا طور پر اعتراض کیا هی -
اور اسمین کلام نهین که جهان اس تذکره مین صداقت
هی وهان بهت سي رنگ آمیزي بهي ضرور پائي
جاتي هي - لیکن ٹیکسله کے متعلق جو کچهه اوس نے
بیان کیا هی اوسمین بهت کم ایسي باتین هونگي
جنکي اوس زمانے کي معلومه تاریخ سے تصدیق نه هوتي

هو - بلکه بعض جزئیات کي تو میري تحقیقات سے بھی پرزور تائید هوتي هي - پس یہ استنباط قرین عقل هی که اپولونیس نے ٹیکسلہ تک ضرور سفر کیا اور یہ که فلوسٹرٹیس کو اپنے همراهی ڈیمس (Damis) کي یادداشتوں پر دسترس حاصل تھي - یہ یادداشتیں اوس حد تک تو صحیح تھیں جہانتک که ڈیمس کے ذاتي مشاهدات کا اونسے تعلق تھا اگرچہ اونمیں بھي سنے سنائے قصوں سے رنگ آمیزي کی گئي تھي - لیکن یہ غیر اغلب نہیں که اپولونیس نے اپني داستان کو فروغ دینے کے لئے اوس مین بہت سي کہانیان قدیم یوناني تصنیفات سے چن کر بھي شامل کرلي هون -

هرمائس اور اهل کشان

خیر' هم ٹیکسلہ کي تاریخ کا ذکر کررهے تھے - هندي پارتھیائی سلطنت کے زوال نے هرمایس کے لئے اپني کھوئی هوئي مملکت کے دوبارہ حاصل کرنے کا ایک نادر موقع پیش کیا اور اوس نے بھی اس موقع کو غنیمت جانکر هاتھہ سے جانے نه دیا - معلوم هوتا هی که کابل سے نکالے جانیکے بعد هرمائس نے اهل کشان کے طاقتور سردار کجولاکیڈفائسیز(۱) کے ساتھہ اتحاد

(۱) Kujūla Kadphises.

ایتھنز کي طرح اوس کے گلي کوچے تنگ اور بےترتیب هین - اور مکانات اگرچه یک منزله معلوم هوتے هین لیکن دراصل اون کے نیچے زمین دوز تهخانے بنے هوے هین - ناف شهر مین سورج دیوتا کا مندر اور شاهي محل واقع هین - اور آخرالذکر ظاهري ٹیپ ٹاپ اور نمائش سے معرا اور اپني ساده وضعي کے سبب خاص امتیاز رکھتا هی - یه سادگی اوس زیب و زینت اور جاه و جلال سے بالکل مختلف تھي جسکا فلوسٹرٹیس کي آنکھون نے دربار بابل مین مشاهده کیا تھا -

فلوسٹریٹس نے اپولونیس کے جو حالات قلمبند کئے هین اون کي صحت و صداقت پر زمانۂ حال کے نکته چینون نے بجا طور پر اعتراض کیا هی - اور اسمین کلام نهین که جهان اس تذکره مین صداقت هی وهان بهت سي رنگ آمیزي بھي ضرور پائي جاتي هي - لیکن ٹیکسله کے متعلق جو کچھه اوس نے بیان کیا هی اوسمین بهت کم ایسي باتین هونگی جنکي اوس زمانے کي معلومه تاریخ سے تصدیق نه هوتي

هو - بلکه بعض جزئیات کي تو میري تحقیقات سے بهي پرزور تائید هوتي هي - پس یه استنباط قرین عقل هی که اپولونیس نے تیکسله تک ضرور سفر کیا اور یه که فلوسترتیس کو اپنے همراهی ڈیمس (Damis) کي یادداشتوں پر دسترس حاصل تهي - یه یادداشتیں اوس حد تک تو صحیح تهیں جہانتک که ڈیمس کے ذاتي مشاهدات کا اونسے تعلق تها اگرچه اونهیں بهي سنے سنائے قصوں سے رنگ آمیزي کي گئي تهي - لیکن یه غیر اغلب نهیں که اپولونیس نے اپنی داستان کو فروغ دینے کے لئے اوس میں بہت سی کہانیاں قدیم یوناني تصنیفات سے چن کر بهي شامل کرلي هوں -

هرمائس اور اهل کشان

خیر، هم تیکسله کي تاریخ کا ذکر کررهے تهے - هندي پارتهیائي سلطنت کے زوال نے هرمایس کے لئے اپني کهوئی هوئي مملکت کے دوباره حاصل کرنے کا ایک نادر موقع پیش کیا اور اوس نے بهی اس موقع کو غنیمت جانکر هاتهه سے جانے نه دیا - معلوم هوتا هی که کابل سے نکالے جانیکے بعد هرمائس نے اهل کشان کے طاقتور سردار کجولاکیڈفائسیز[۱] کے ساتهه اتحاد

---

(۱) Kujūla Kadphises.

کرلیا تھا اور اوسکی مدد سے کابل کو از سرنو واپس لینے کے بعد قندھار اور ٹیکسلہ کي فتح مین بھي اوسکے ساتھہ شامل رھا[1] - اھل کشان اوس قوم کي ایک شاخ تھے جنکو چیني مورخین نے یوئےچي[2] لکھا ھی - یوئےچي کي وجہ تسمیہ یہ ھی کہ اُنکا نکاس اول اول چین کے شمالمغربي حصے سے ھوا تھا - سنہ ۱۷۰ ق - م - کے قریب یہ لوگ چین سے مغرب کي جانب نکالے گئے جہان انہون نے پہلے باختر پر قبضہ کیا ' پھر اوس خطے پر جو وادي سیھون کے نام سے مشہور ھی ' اوسکے بعد وادي کابل پر تسلط جمایا اور آخرکار شمالي ھند کے تمام میدانون پر چھا گئے - اوس زمانے کے واقعات کي تاریخي ترتیب بہت مشکوک ھی - لیکن غالب خیال یہ ھی کہ کجولاکیڈفائسیز اور ھرمایس نے وادي کابل اور ٹیکسلہ کو سنہ ۵۰ ع یا سنہ ۶۰ عیسوي کے قریب اھل پارتھیا سے چھینا - اور چند ھي سال بعد کجولا ایڈفائسیز کے جانشین ویماکیڈفائسیز[3]

---

(۱) دیکھو صفحہ ۲۳ نوٹ ۳ -

(۲) یوے چي (Yüeh - chih.) کو عموماً کشان کہتے ھیں - کیونکہ اون کے بادشاہ سب کے سب قبیلہ کشان سے تھے

(۳) Wima Kadphises -

نے اس سلطنت کو بخوبي مستحکم کرکے مزید فتوحات سے اسکو وسعت دي - اوس بے نام و نشان بادشاہ کے سکے جو عام طور پر سوٹر میگس[1] کے نام سے مشہور هی غالباً اسي زمانے سے تعلق رکھتے هیں اور عجب نہیں کہ وہ بادشاہ ویماکیڈفائسیز هي کا کوئي جانشین هو[2] - دوسري صدي عیسوي میں شاہ کنشك سریر آراے سلطنت هوا - یہ بادشاہ نہایت زبردست اور باعظمت گذرا هی اور اهل کشان میں سب سے زیادہ مشہور هی - اوسکے بعد هوشك[1] اور واسودیو[1] بھي بڑے پایہ کے بادشاہ هوے هیں - کنشک نے اپنا سرمائي دارالسلطنت پرش پور یعني موجودہ پشاور مقرر کیا - اور اپني سلطنت کو اسقدر وسعت دي کہ وسط ایشیاء سے حدود بنگالہ تک تمام ملک زیر نگین کرلیا - کنشك کي یہ سلطنت اوسکے چند قریبي جانشینوں کے عہد حکومت تک تو جوں کی توں صحیح و سالم موجود رهي - لیکن اواسودیو

---

(۱) Vasudeva. - Huvishka - Soter Megas

(۲) کدفٖ وائیسیز ثاني اور کنشک کے عہد حکومت کے درمیان کچھہ زمانہ ایسا گذرا هی - جس کے متعلق همیں معلوم نہیں کہ اوسوقت کون بادشاہ بر سرحکومت تھا -

کرلیا تھا اور اوسکي مدد سے کابل کو از سرنو واپس لینے کے بعد قندھار اور ٹیکسلہ کي فتح مین بھي اوسکے ساتھہ شامل رھا[1] - اھل کشان اوس قوم کي ایک شاخ تھے جنکو چیني مورخین نے یوئےچی[2] لکھا ھی - یوئےچي کي وجہ تسمیہ یہ ھی کہ اُنکا نکاس اول اول چین کے شمالمغربی حصے سے ھوا تھا - سنہ ۱۷۰ ق - م - کے قریب یہ لوگ چین سے مغرب کي جانب نکالے گئے جہان انھون نے پہلے باختر پر قبضہ کیا ' پھر اوس خطے پر جو وادي سیھون کے نام سے مشہور ھی ' اوسکے بعد وادي کابل پر تسلط جمایا اور آخرکار شمالي ھند کے تمام میدانون پرچھا گئے - اوس زمانے کے واقعات کي تاریخي ترتیب بہت مشکوک ھی - لیکن غالب خیال یہ ھی کہ کجولاکیڈفائسیز اور ھرمایس نے وادي کابل اور ٹیکسلہ کو سنہ ۵۰ ع یا سنہ ۶۰ عیسوي کے قریب اھل پارتھیا سے چھینا - اور چند ھي سال بعد کجولا کیڈفائسیز کے جانشین ویماکیڈفائسیز[3]

---

(۱) دیکھو صفحہ ۲۳ نوٹ ۳ -

(۲) یوے چي (Yüeh - chih.) کو عموماً کشان کہتے ھین - کیونکہ اون کے بادشاہ سب کے سب قبیلہ کشان سے تھے

(۳) Wima Kadphises -

٢٣١/غرلی

نے اس سلطنت کو بخوبي مستحکم کرکے مزید فتوحات سے اسکو وسعت دي - اوس بے نام و نشان بادشاہ کے سکے جو عام طور پر سوٹر میگس[1] کے نام سے مشہور هی غالباً اسي زمانے سے تعلق رکھتے هین اور عجب نہین که وہ بادشاہ ویماکیڈفائسیز هي کا کوئي جانشین هو[2] - دوسري صدي عیسوي مین شاہ کنشک سریر آراے سلطنت هوا - یه بادشاہ نہایت زبردست اور باعظمت گذرا هی اور اهل کشان مین سب سے زیادہ مشہور هی - اوسکے بعد هوشک[1] اور واسودیو[1] بهي بڑے پایه کے بادشاہ هوے هین - کنشک نے اپنا سرمائي دارالسلطنت پرش پور یعني موجودہ پشاور مقرر کیا - اور اپني سلطنت کو اسقدر وسعت دي که وسط ایشیاء سے حدود بنگاله تک تمام ملک زیر نگین کرلیا - کنشک کي یه سلطنت اوسکے چند قریبي جانشینون کے عہد حکومت تک تو جون کي تون صحیح و سالم موجود رهي - لیکن واسودیو

(۱) Vasudeva. - Huvishka - Soter Megas

(۲) کیڈ وائیسیز ثاني اور کنشک کے عہد حکومت کے درمیان کچھه زمانه ایسا گذرا هی - جس کے متعلق همین معلوم نہین که اوسوقت کون بادشاہ بر سرحکومت تها -

کے مفصل حالات جنرل کننگھم کي رپورٹہاے بابت سنه ۶۴ - ۱۸۶۳ع و سنه ۷۳ - ۱۸۷۲ع مین منضبط هین - سنه ۱۸۷۳ع کے بعد آس پاس کے دیہاتیون نے ان تاریخي مقامات سے اور بہت سي اشیاء خورد برد کین اور بے شمار عجائبات یہان سے نکل کر راولپنڈي کے صرّافون کے پاس جاپہنچے - لیکن ان بے ترتیب کارروائیون سے بجز تلاش خزانه کے اور کوئي مقصد کھودنے والون کے پیش نظر نه تها اور نه ان قدیم اشیاء کي کوئي تفصیل همین ملتي هی جو ان کھدائیون سے برآمد هوئي تهین -

سنه ۱۹۱۳ سے سنه ۱۹۱۷ تک چار سرمائي موسمون مین جو کھدائي کا کام مصنّف کے زیر اهتمام ٹیکسله مین هوا هی اوسکي مفصل اور باتصویر روئداد محکمے کي سالانه رپورٹون مین شائع هوچکي هی -

ٹیکسله کے متعلق مشہور تاریخي واقعات

۵۵۸ - ۵۲۹ قبل مسیح سائرس (Cyrus.) یا کُورُش - باني اخمینی سلطنت ایران

---

۵۶۳ - ۵۶۲ " سدها رتهه یا شاکي مني گوتم بدهه کي ولادت

۵۲۷ یا ۴۶۷م " مہابیر باني جین مذهب کي وفات

۵۲۱ - ۴۸۵ قبل مسیح دارائے گشتاسپ شاہ ایران - ٹیکسلہ اور شمال مغربی هند کا ایرانی سلطنت سے الحاق -
سکائیلیکس والئے کریندا(۱) کا (سنه ۵۱۵ اور سنه ۵۰۹ ق - م - کے مابین) دریائے سندھه کے زیرین رستے کو دریافت کرنا -

۴۸۵ - ۴۶۵ ,, خشیار شاہ[۲] بادشاہ ایران

۴۸۸ ,, بدهه کي وفات یا نروان -

۳۲۶ ,, سکندر اعظم کا ٹیکسلہ کے بادشاہ اُمبهي سے حلف اطاعت لینا اور بعد ازاں پورس کو جهلم پر شکست دینا -

۳۲۳ ,, شہر بابل مین سکندر کي وفات

۳۲۱ ,, مقام تری پراڈیسوس[۳] پر سلطنت مقدونیه کي دوبارہ تقسیم - بابل ، شام اور ایران کا سلیوکس نکیٹر (سلجوق فاتح) کے حصے مین آنا ، سلجوق کا اُمبهي کو ملک جهلم کا اور پورس کو علاقہ ملحقه اٹک زیرین کا بادشاہ تسلیم کرنا -

---

Triparadeisos(۳) Xerxes(۲) Skylax of Karyanda (۱)

کے مفصل حالات جنرل کننگھم کی رپورٹہاے بابت سنہ ۶۴ - ۱۸۶۳ع و سنہ ۷۳ - ۱۸۷۲ع مین منضبط هین - سنہ ۱۸۷۳ع کے بعد آس پاس کے دیہاتیون نے ان تاریخی مقامات سے اور بہت سی اشیاء خورد برد کین اور بے شمار عجائبات یہان سے نکل کر راولپنڈی کے صرّافون کے پاس جا پہنچے - لیکن ان بے ترتیب کارروائیون سے بجز تلاش خزانہ کے اور کوئی مقصد کھودنے والون کے پیش نظر نہ تہا اور نہ ان قدیم اشیاء کی کوئی تفصیل همین ملتی هی جو ان کھدائیون سے برآمد هوئی تهین -

سنہ ۱۹۱۳ سے سنہ ۱۹۱۷ تک چار سرمائی موسمون مین جو کھدائی کا کام مصنّف کے زیر اهتمام ٹیکسلہ مین هوا هی اوسکی مفصل اور باتصویر روئداد محکمہ کی سالانہ رپورٹون مین شائع هوچکی هی -

ٹیکسلہ کے متعلق مشہور تاریخی واقعات

۵۵۸ - ۵۲۹ قبل مسیح سائرس (Cyrus.) یا کُوُرش - بانی اخمنی سلطنت ایران

۵۶۳ - ۵۶۲ " سدھا رتھہ یا شاکی منی گوتم بدھہ کی ولادت

۵۲۷ یا ۴۶۷ " مہابیر بانی جین مذھب کی وفات

۵۲۱ - ۴۸۵ قبل مسیح دارائے گشتاسپ شاہ ایران - تیکسله اور شمال
مغربي هند کا ایرانی سلطنت سے الحاق -
سکائیلیکس والئے کریندا (۱) کا (سنه ۵۱۵ اور سنه
۵۰۹ ق - م - کے مابین) دریائے سندھ کے
زیرین رستے کو دریافت کرنا -

۴۸۵ - ۴۶۵ ,, خشیار شاہ۲ بادشاہ ایران

۴۸۸ ,, بدھه کي وفات یا نروان -

۳۲۶ ,, سکندر اعظم کا تیکسله کے بادشاہ آمبھي سے
حلف اطاعت لینا اور بعد ازان پورس
کو جہلم پر شکست دینا -

۳۲۳ ,, شہر بابل میں سکندر کي وفات

۳۲۱ ,, مقام تري پراڈیسوس۳ پر سلطنت مقدونیه
کی دوبارہ تقسیم - بابل ، شام اور ایران کا
سلیوکس نکیٹر (سلجوق فاتح) کے حصے میں
آنا ، سلجوق کا آمبھي کو ملک جہلم کا اور
پورس کو علاقه ملحقه اٹک زیرین کا
بادشاہ تسلیم کرنا -

Triparadeisos (۳) Xerxes (۲) Skylax of Karyanda (۱)

۳۱۷ قبل مسیح یوڈیمس کا وادئي سندھہ سے کنارہ کشي کرنا - اور چندرگپت کا پنجاب کو فتح کرکے خاندان موریا کي بناء ڈالنا -

۳۱۲ ,, (یکم اکتوبر) - سلجوقي سن کا اجراء

۳۰۵ - ۳۰۴ ,, سلجوق کا هندوستان پر حملہ آور هونا اور چندرگپت سے شکست کہانا -

۳۰۰ ,, سلجوق کے سفیر میگس تهنیز (Megasthenes) کا دربار چندرگپت میں آنا

۲۹۸ ,, بندوسارا موریا کي تخت نشیني - اوسکے عہد حکومت میں اوسکے بیٹے آشوک کا تیکسلہ میں نائب السلطنت مقرر هونا اور سلجوق کے سفیر ڈي میکس (Deïmachus) کا پاٹلي پترا (موجودہ پٹنہ) میں آنا

۲۷۳ ,, مہاراجہ ادهیراج آشوک کي تخت نشیني

قریباً ؟ ۲۵۰ ,, باختر اور پارتهیا کا اعلان خود مختاري -

۲۳۲ ,, آشوک کي وفات اور سلطنت موریا کے زوال کا آغاز -

۱۹۰ ,, ڈیمتریس والئي باختر کا پنجاب کو فتح کرنا -

۱۷۵ - ۱۷۰ قبل مسیح یوکرے ٹائڈز کا دیمتریس سے پہلے باختر اور اوسکے بعد پنجاب چھین لینا - شہر سرکپ کی بناء پڑنا

قریباً ۱۴۰ " اینٹی الکی ڈس شاہ ٹیکسلا - ہیلیو ڈورس (۱) کا وسط ہند میں شاہ ودیشا (موجودہ بھیلسہ) کے دربار میں بطرز سفیر بھیجا جانا -

قریباً ۱۳۹ " مدھری ڈیٹز (۲) شاہ پارتھیا کے ہاتھوں سلطنت باختر کی پامالی -

۸۵ - ۸۰ " تورانی بادشاہ مانیز کا ٹیکسلہ کو فتح کرنا -

۵۸ " سن بکرمی کا اجراء - اسی زمانے کے قریب ایزازل کا مانیز کی جگہہ تخت نشین ہونا -

۱۷ " لیاکا کشوکا صوبہ دار

۱۵ " ایزاسیز کی تخت نشینی

۱۰ ق - م تا سنہ ۱۰ م پاتیکا اور راجو ولا صوبہ دار -

قریباً ۵ ق - م ایزز دوم کی تخت نشینی

سنہ عیسوی

۲۰ - ۴۰ پارتھیائی بادشاہ گوند و فرنیز کا آزدوسینہ اور ٹیکسلہ کو متحد کرنا

(۱) Heliodorus. (۲) Mithridates.

۳۱۷ قبل مسیح یوڈیمس کا وادئي سندھه سے کنارہ کشي کرنا - اور چندر گپت کا پنجاب کو فتح کرکے خاندان موریا کي بناء ڈالنا -

۳۱۲ " (یکم اکتوبر) - سلجوقي سن کا اجراء

۳۰۵-۳۰۴ " سلجوق کا هندوستان پر حمله آور هونا اور چندرگپت سے شکست کهانا -

۳۰۰ " سلجوق کے سفیر میگس تهنیز (Megasthenes) کا دربار چندرگپت مین آنا

۲۹۸ " بندو سارا موریا کي تخت نشیني - اوسکے عهد حکومت مین اوسکے بیٹے آشوک کا ٹیکسلاه مین نائب السلطنت مقرر هونا اور سلجوق کے سفیر ڈي میکس (Deïmachus) کا پاٹلي پترا (موجوده پٹنه) مین آنا

۲۷۳ " مهاراجه ادهیراج آشوک کي تخت نشیني

قریباً ۲۵۰ " باختر اور پارتهیا کا اعلان خود مختاري -

۲۳۲ " آشوک کي وفات اور سلطنت موریا کے زوال کا آغاز -

۱۹۰ " ڈیمٹریس والئے باختر کا پنجاب کو فتح کرنا -

۱۷۵ - ۱۷۰ قبل مسیح یوکرے تائیڈز کا ڈیمتریس سے پہلے باختر اور اوسکے بعد پنجاب چھین لینا - شہر سرکپ کی بناء پڑنا

قریباً ۱۴۰ ,, اینٹی السی ڈس شاہ ٹیکسلہ - ہیلیو ڈورس[1] کا وسط ہند میں شاہ ودیشا (موجودہ بھیلسہ) کے دربار میں بطور سفیر بھیجا جانا -

قریباً ۱۳۹ ,, متھری ڈیٹز[2] شاہ پارتھیا کے ہاتھوں سلطنت باختر کی پامالی -

۸۵ - ۸۰ ,, تورانی بادشاہ مائیز کا ٹیکسلہ کو فتح کرنا -

۵۸ ,, سن بکرمی کا اجراء - اسی زمانے کے قریب ایزز اول کا مائیز کی جگہہ تخت نشین ہونا -

۱۷ ,, لیاکا کشونکا صوبہ‌دار

۱۵ ,, ایزلسیز کی تخت نشینی

۱۰ ق - م تا سنہ ۱۰ ع پاتیکا اور راجو ولا صوبہ‌دار -

قریباً ۵ ق - م ایزز دوم کی تخت نشینی

سنہ عیسوی

۲۰ - ۲۰ پارتھیائی بادشاہ گونڈ وفرنیز کا آرکوسیہ اور ٹیکسلہ کو متحد کرنا

---

(۱) Heliodorus. (۲) Mithridates.

باب ۳

صنعت (۱)

باب گذشته کے مطالعہ سے همین معلوم هوچکا هی که پانچوین صدي قبل مسیح اور پانچوین صدي عیسوي کے مابین ٹیکسلہ ، یکے بعد دیگرے ، سات مختلف قومون کے زیر نگین رها جنکے نام حسب ذیل هین :—

۱ - اهل ایران
۲ - اهل مقدونیه
۳ - خاندان موریا
۴ - یوناني باختری
۵ - قوم شاکا یا اهل سیتھیا
۶ - اهل پارتھیا - اور
۷ - خاندان کشان

---

(۱) قدیم هندي صنعت کے ارتقاء کے مفصل حال کے لئے ملاحظه هو کیمبرج هسٹري اف انڈیا (باب ۲۶) - جو منصف هي کے قلم کا نتیجه هی اور جس مین سے چند پراگراف اس باب مین نقل کیئے گئے هین -

D

یہ امر تسلیم کرنا پڑیگا کہ یونانیوں کو چھوڑکر
جن کا عہد حکومت چند روزہ تھا ' ان میں سے ہر
ایک قوم ملک کی تہذیب اور صنعت و حرفت پر
اپنا کچھہ نہ کچھہ امتیازی نشان چھوڑ گئی ہی -
ایرانی عہد کی صنعتی یادگاروں میں سے نہ تو ٹیکسلہ ایرانی
ہی میں اس وقت تک کسی کا نشان ملا ہی
اور نہ ہندوستان کے کسی اور حصے میں - البتہ اگر
کسی یادگار میں ایرانی رنگ جھلک مارتا ہی تو
وہ وہ آرامی کتبہ ہی جس کا ذکر صفحہ ۱۴۳ پر آئیگا - یہ
سچ ہی کہ بعد کے زمانے کی سنگتراشی میں ' اور خصوصاً
قندھاری طرز میں ' زبردست ایرانی عنصر نظر آتا ہی
لیکن اگرچہ یہ بات عام طور پر تسلیم کی جاتی ہی کہ یہ
عنصر اوس وقت ہندی صنعت میں داخل ہوا جب سلطنت
ایران شمال مغربی ہندوستان کی طرف پھیلی ' اور یونانی
عنصر اوسکے بعد پہنچا ' تاہم اس قیاس کی تائید میں
بہت کم شہادت ملتی ہی - بلکہ زیادہ قرین عقل یہ پہلو
ہی کہ سکندر اعظم کی فتوحات کے بعد باختر اور
آس پاس کے ممالک میں (جہاں سکندر نے یونانی
نو آبادیاں قائم کی تھیں) ایرانی اور یونانی خیالات
میں امیزش ہوئی اور وہ مخلوط صنعت جو اس
ملاوٹ سے پیدا ہوئی یا تو سلطنت موریا اور مغربی

PLATE II.



1 & 2. PUNCH-MARKED



3 & 4. LOCAL TAXILAN.



5. SOPHYTES



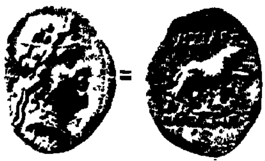
6. DIODOTUS



7. EUTHYDEMUS.



8. DEMETRIUS



9. PANTALEON.



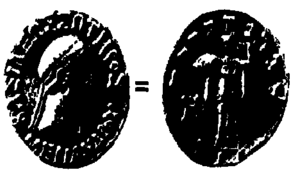
10. EUCRATIDES.



11. ANTIALCIDAS.



12. APOLLODOTUS



13. MENANDER.

ایشیا کے مابین با امن تعلقات کی وجہ سے ' یا باختری یونانی ' تورانی ' پارتھیانی اور اہل کشان کے حملوں کے باعث ' ہندوستان میں رواج پذیر ہوئی - یہ ماننا پڑیگا کہ یہ سب قومیں یونانی اور ایرانی تہذیب سے کم و بیش متاثر ہوچکی تھیں -

خاندان موریا

بہر کیف شمالی مغربی ہندوستان میں یونانی صنعت سے قبل اخمنشی صنعت کے اثر کی موجودگی یا عدم موجودگی کے بارے میں اصلیت خواہ کچھہ بھی ہو ' ہمارے لئے سر دست ہندی صنعت کی تاریخ زمانہ موریا سے شروع ہوتی ہی جبکہ صنعت و حرفت نے بمشکل ابتدائی مدارج ہی طے کئے تھے اور مہاراجہ ادھیراج اشوک اپنی مشہور و معروف یادگاروں کی تعمیر کے لئے ' باختر اور اوسکے گرد و نواح کے صناعوں سے کام لے رہا تھا - اس زمانے کی ہندی صنعت کی ابتدائی خصوصیات کا اون رائج الوقت دیسی سکوں سے خوب پتہ چلتا ہی جنکو عام طور پر " چھاپ شدہ " (punch-marked) کہا جاتا ہی (دیکھو نقشہ Plate II) یہ سکے بہت بھدے اور بدنما ہیں - نہ تو اونکی بے ترتیب ہیئت ہی ' اور نہ وہ نقوش ہی جو اونکی سطح پر اندھا دھند بلا ترتیب چھاپ دئے گئے ہیں

کسي صنعتي خوبي کا دعوی کرسکتے هين - برخلاف اسکے شاه سوبهوتي کے سکے ' جو چوتهي صدي قبل مسیح کے اخیر مین کوه نمک کے علاقے پر حکمران تها ' خالص یوناني طرز کے هین (دیکهو پلیٹ ۲) - یه سکے بظاهر سلجوق فاتح کے کسي سکے سے نقل کئے گئے هین اور سلجوق سے راجه سوبهوتي اوسوقت دو چار هوا تها جب اول الذکر نے پنجاب پر حمله کیا - ان سکون کو بغور دیکهنے سے معلوم هوگا که مُلکي اور غیر ملکي صنعت کے درمیان زمین آسمان کا فرق هی اور یه عجیب و غریب فرق اوس زمانے کے فن تصویرسازي مین بهي ویسا هی نمایان هی جیسا که سکون مین - مثال کے طور پر دیکهئے - آشوک کے بعض ستونون پر مکمل مجسمون اور ابهري هوئی تصویرون کے چند نهایت استادانه نمونے نظر آتے هین اور صاف ظاهر هی که یه نمونے اوس اعلی اور پخته صنعت کا نتیجه هین جو یوناني اور ایراني صنعتون کي آمیزش سے وجود مین آئي تهي - لیکن ان اعلی نمونون کے پهلو به پهلو " یک رخي ۱ "

(۱) یک رخي - Unifacial - یه اصطلاح زمانهٔ قدیم کے اون مجسمون کے متعلق ایجاد هوئی هی جنکو بناتے وقت سنگتراش ایک وقت مین تصویر کا صرف ایک هي پهلو ذهن مین جمایا کرتے تهے - کچهه عرصے کے بعد جب صنعت نے کافي

یا ایسي تصویرین بهي موجود هین جن مین ظاهري "مقابله(۱)" کے خیال کي نهایت سختي سے پابندي کي گئي هی اور جن مین تمام اصولي اور اصطلاحي عیوب صاف نمایان هین - اس قسم کي تصاویر کا ایک نمونه وه مورت هی جو پارکهم سے ملي تهي اور اس وقت متهرا کے عجائب گهر مین موجود هی - جهانتک همین معلوم هی عهد موریا کے صناعون نے اگر کسي بات مین واقعي کمال حاصل کیا تو وه جواهر تراشي ' ساده کاري اور زیور سازي کا هنر تها اور اسمین بهي اون کو اشیاء کي وضع و هیئت مین لطافت اور نزاکت پیدا کرنے مین کچهه ایسي مهارت نه تهي بلکه

(سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته)

ترقي کرلي تو تصویرین بهي یک رخي نه رهین - اور اون کو بناتے وقت اونکے تمام پهلوؤن یعني طول عرض اور موٹائي تینون کو پیش نظر رکها جانے لگا -

(۱) "Frontality" اس لفظ کا اطلاق اون قدیم مجسمون کی صنعت پر هوتا هی جن مین رسمي طریق ساخت کي اس سختي سے پابندي کي گئي هی که حرکت کا نام و نشان تک نهین پایا جاتا - اور اگر سر' ناک ' سینه اور ریڑهه سے هوتا هوا ایک سیدها خط ناف تک لے جائین تو هر ایک مجسمے کے دو پورے پورے مساوي حصے هوجائین - (اردو مین شاید اس مفهوم کو ایک لفظ مین ادا کرنا مشکل هو - مین نے فيالحال مقابله اور مواجهت دو لفظ تجویز کئے هین - مگر مین خود ان سے مطمئن نهین - مترجم)

ان کا اُستادانه کمال یه تها که سخت سے سخت پتھرون کو صفائی سے کاٹ کر انپر چمکدار جلا اور دھات کی اشیاء پر نہایت خوبصورت پچی کاری ' دندانے دار دستکاری اور جالی کا کام کرسکتے تھے - سونے اور چاندی کی چیزون پر جو کام ان لوگون نے کیا ھے اوسکی عمدگی کا نمونه ان دو زیورون مین بدرجه احسن نظر آتا ھے جو پلیٹ ۱۲ پر اشکال ۱۳ و ۱۴ مین دکھائے گئے ھین[1] - یه دونون زیور شہر بھڑ کے رقبه سے برآمد ھوئے تھے اور انکے ساتھه ھی ڈایو ڈوٹس[2] کا ایک طلائی سکه ' بہت سے مقامی چھاپ شدہ سکے اور کچھه اور مرصع زیورات اور جواھرات بھی ملے تھے - ان زیورات کے ماسوا ٹیکسله مین عہد موریه کی اور جسقدر اشیاء برآمد ھوئی ھین وہ سب کی سب بھدی ابتدائی دستکاری کا نمونه ھین - اور یہی حالت اوس زمانے کی اور بہت سی اشیاء کی بھی ھے جو دوسرے مقامات سے دستیاب ھوئی ھین -

یونانی - سیتھی اور پارتھیائی

گزشته باب سے معلوم ھوگیا ھوگا که پنجاب کے یونانی بادشاھون کے متعلق ھماری معلومات بغایت محدود اور صرف انکے سکون سے حاصل کی ھوئی ھین جو به تعداد کثیر پنجاب اور شمال مغربی

Diodotus - (۲) Plate XVI,13-14 (۱)

سرحد میں پائے جاتے ہیں - ان سکوں کی مدد سے
ہمیں قریباً چالیس بادشاہوں کے نام معلوم ہوئے
ہیں اگرچہ اونمیں سے اکثر کے متعلق سوائے اونکے ناموں
کے اور کچھہ بھی معلوم نہیں - پتھر پر کھدے ہوئے
کتبوں میں اب تک صرف ایک کتبہ ایسا ملا ہی
جس میں ٹیکسلہ کے ان یونانی بادشاہوں کا کچھہ
ذکر ہی - یہ کتبہ ٹیکسلہ سے ایک ہزار میل کے
فاصلے پر وسط ہند کے قدیم شہر ودیشا[1] میں ایک لاٹھہ
پر کندہ ہی اور اسمیں لکھا ہی کہ لاٹھہ مذکور
ایک یونانی ' ہیلیو ڈورس ولد ڈائن[2] نے قائم کرائی
تھی جو ٹیکسلہ کے یونانی بادشاہ اینٹی السی ڈس
کی طرف سے ودیشا کے دربار میں سفیر بن کر گیا
تھا - اس کتبے سے یہ پتہ بھی چلتا ہی کہ اہل
یونان اوسوقت کس ذوق شوق سے اپنے نئے وطن یعنی
ہندوستان کے مذاہب اختیار کرتے جارہے تھے - یونانی
مذہب میں گنجائش تو کافی تھی ہی - اونہوں نے
ہندی دیوتاؤں کو اپنے دیوتاؤں کے ساتھہ فوراً مطابقت

---

(۱) موجودہ قصبہ بھیلسہ واقع ریاست گوالیار (مترجم)

Heliodorus, son of Dion (۲)

دے لي اور جس طرح اٹلي مین اونہون نے میذروا[1] کو اتھینا[2] اور بیکس[3] کو ڈایونیسس[4] سمجھہ لیا تھا اوسي طرح هندوستان مین سورج دیوتا (سوریا) کو اپالو[5] کے ساتھہ اور محبت کے دیوتا (کاما) کو ایراس[6] کے ساتھہ مطابق کرلیا - پس شو یا پاربتی ' وشنو یا لکھشمي ' غرضیکه کسي هندي دیوتا کے سامنے بھی سر نیاز خم کرنے مین اونھین کسي طرح کا تامل نه تھا -

شمال مغربي هند ' جسپر اهل یونان حکمران تھے ' همیشه وسط ایشیا کي طرفسے متواتر حملون کا آماجگاه

(۱) میذروا (Minerva) قدیم اهل روما کي علم و حکمت ' جنگ و جدال اور فنون لطیفه کي دیبي - هندوستان مین اس کو سرسوتی یا بدهه دیبي کہتے هین - (مترجم)

(۲) اتھینا (Athena) یونان مین علم و حکمت کي دیبي (مترجم) -

(۳) بیکس (Bacchus) - اهل روما کے هان شراب کا دیوتا (مترجم)

(۴) ڈایونیسس (Dionysus) اهل یونان کا شراب کا دیوتا (مترجم)

(۵) اپالو (Apollo) یونانیون اور رومیون کا سورج کا دیوتا (مترجم)

(۶) ایراس (Eros) یونان مین نفساني جذبات کا دیوتا جس کو غلطي سے محبت کا دیوتا کہا جاتا هی - (مترجم)

بنا رہا ہی اور یہی وجہ ہی کہ اس حصۂ ملک میں زمانۂ قدیم کی بہت کم یادگاریں تباہی سے محفوظ رہی ہیں - لیکن جو عمارات ابہی باقی ہیں اون سے اور نیز زمانۂ سابق کی اون یادگاروں اور چہوٹی چہوٹی قدیم چیزوں سے ' جو فی زمانتا ٹیکسلہ اور دیگر مقامات سے دستیاب ہوئی ہیں ' اس امر کی کافی شہادت ملتی ہی کہ یونانی صنعت نے ملک کے اس حصے پر اپنا سکہ نہایت مضبوطی سے جما رکہا تہا - یہ گرفت ایسی مستحکم تہی کہ باوجودیکہ پنجاب کی یونانی سلطنتیں زمانے سے تباہ اور برباد ہوچکی تہیں اور اہل سیتہیا و پارتہیا ' یونانیوں کا قلع قمع کرنیکے بعد خود بہی اہل کشان کے ہاتہوں مٹ چکے تہے ' تاہم یونانی صنعت شمال مغربی ہند میں اونہی زوروں پر تہی اور پانچویں صدی عیسوی تک بہی اوس کا غلبہ کافی زبردست رہا اگرچہ اب اوسمیں زوال شروع ہو گیا تہا اور سال بسال اوسکا اثر کم ہوتا جارہا تہا -

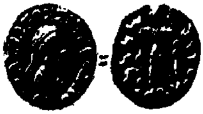
یونانی اثر کی اس دیر پائی اور آہستہ زوالی کی بہترین تشریح سکّوں سے ہوتی ہی جن کی آرائش اور طرز ساخت کی تاریخ خاص طور پر واضح اور مسلسل ہی (دیکہو نقشہ مسکوکات Plates II - III)

ان قدیم سکّوں کے تمام خط و خال یونانی ہیں - وزن

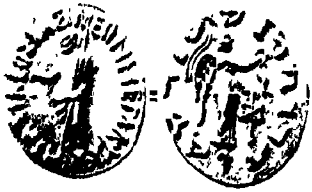
بهي وهي هى جو ایتهنز[1] مین مقرر تها ' تحریرین بهي یوناني الفاظ مین هین ' سکون پر جو تصاویر بني هوي مین وہ بهي یوناني علم‌الاصنام سے ماخوذ هین ' اور اون کي بناوٹ مین ایک خاص لطافت اور خوبي پائي جاتي هى جو پریکسٹالیز (Praxiteles) اور لسي پس (Lysippus) نامي یوناني مصورون کے زمانے کي صنعت کو یاد دلاتي هى - علاوہ برین یه تصویرین اصل کي نہایت نفیس اور صحیح نقل پیش نظر کرتي هین - یه نفیس حقیقت نمائي بلا شبه یوناني هى لیکن هندي کندہ کارون نے جو صنعت ان تصاویر مین دکهالي هى وہ بهي اپني مخصوص نوعیت رکهتي هى - کچهہ عرصے کے بعد جب یوناني حکومت هندوستان مین مستحکم هوگئي تو ایک نئي طرز نے یوناني طرز کي جگهہ لے لي جو ملک کي تجارتي ضروریات کے لئے زیادہ موزون تهي - یه طرز غالبا ایراني سکون سے اُڑالي گئي تهي - اسمین یوناني تحریر کي بجاے سکون کي عبارت دو زبانون مین کردي گئي یعني ایک طرف یوناني اور دوسري

---

(۱) یونان کا پایه تخت (Athens)



14. ZOILUS



15. MAUES



16. AZES I



17. RAJUVULA



18. GONDOPHARNES



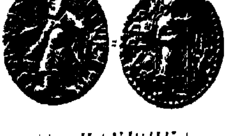
19. HERMAEUS.



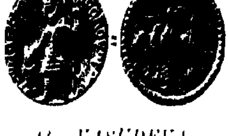
20. KADPHISES II



21. BASILEUS MEGAS.



22. KANISHKA



23. VASUDEVA

طرف کھروشٹي تحريرا - آهسته آهسته دهگر يوناني خصوصيات کم هوتي چلي گئيں اور هندي عنصر بتدريج داخل هوتا گيا - نتيجه يه هوا که وه تر و تازگي اور شادابي جو ان سکون کي تصاوير کي خصوصيت تهي زائل هوگئي - الغرض انحطاط کا يه عمل جاري رها اور گو اول اول مخلوط يونانيون مين اس کا اثر نسبتاً کم تها مگر جونهين يونانيون کي جگهه اهل سيتهيا اور اهل پارتهيا نے لي يه انحطاط بهي تيزي کے ساتهه شروع هو گيا - ان سکون کي شهادت اس ضمن مين خصوصيت کے ساتهه قابل قدر هي - کيونکه انسے ثابت هوتا هی که هندي کنده کار مغربي نمونون کو جون کا تون نقل کرنے کي بجائے اپنے ذاتي خيالات کا آزادانه اظهار کرتے تهے - مزيد بران انسے يه بهي واضح هوتا هی که اگرچه يوناني صنعت کو سرزمين هند مين سياسي تبديليون کي وجه سے ايک ناگزير تغير کا منهه ديکهنا پڑا تاهم اوسکا اثر بهت مستحکم اور دير پا تها -

---

(۱) کهروشٹي رسم‌الخط شمالمغربي هندوستان مين قريباً سنه ۳۰۰ ق - م سے سنه ۴۰۰ عيسوي تک رائج رها - يهه بهي اردو فارسي کي طرح دائين سے بائين کو لکها جاتا هی اور آرامي رسم‌الخط سے نکلا هی - ان کتبون کي زبان پالي هی جو قديم سنسکرت سے بهت ملتي جلتي هی - (مترجم)

بعینہ یہی حالت اون منقش جواهرات کي هی جو پنجاب اور شمال مغربی سرحد مین بکثرت پائے جاتے هین اور جنکي طرز ساخت کے تغیرات کي تاریخ سراسر سکون کي تاریخ سے ملتي جلتي هی - مگر یوناني صنعت کے اثر کي شهادت کا سلسلہ ان جواهرات اور سکون هی پر ختم نهین هوتا - بلکہ ان سے جو شهادت ملتي هی اوسکي تصدیق زمانہ قدیم کي اور بهت سي اشیاء سے بهي هوتي هی جو هم تک پهنچي هین - هان انمین ایک نمایان فرق ضرور هی جسکے لئے سیاسي حالات بهت کچهہ ذمہوار معلوم هوتے هین - وہ فرق یہ هی کہ هندي پارتهیائي سکے تو پارتهیائي نمونون سے مشابہ هین جس سے یہ نتیجہ نکلتا هی کہ جن بادشاهون نے یہ سکے جاري کئے تهے وہ پارتهیائي نسل سے تهے - حالانکہ اوسي زمانے کي تعمیرات اور دیگر قدیم اشیاء پر اهل پارتهیا کے نیم وحشي اثر کا غلبہ نسبتاً بهت کم پایا جاتا هی - ایشیائي یونانیون کي عمارتي یادگارون مین سے سوائے اون سادہ اور بے نقش و نگار رهائشي مکانات کے جو ٹیکسلہ مین واقع هین اس وقت تک اور کوئي آثار برآمد نهین هوئے - لیکن وہ یادگارین جو سیتهي پارتهیائي عظمت کے زمانے مین اس جگہ تعمیر هوئین اس امر مین شک و شبہ

كي گنجايش نہين چهوڑتين كه يوناني طرز تعمير مدت سے هندوستان كے اس حصے مين رواج پزير هو چكي تهي - اور گو نقش و نگار هندي لباس مين ملبوس هونے لگے تهے تاهم يوناني عنصر ابهي تلك مشرقي طرز پر پوري طرح غالب تها - چنانچه اوس زمانے كے ستوپون كي آرايش و زيبائش اصل مين كارنتهي[۱] طرز پر مبني هى ليكن نقش و نگار مين هندي عنصر كے اضافے سے كسي قدر ترميم كرلي گئي هى - ستوپون كے علاوه جو چند منادر آجكل زمين كے نيچے سے برآمد هوئے هين اونكي بهي نمايان خصوصيت يه هى كه اونمين يوناني طرز كے ستون اور آرايشين موجود هين - مثال كے طور پر اوس ستوپے كو ديكهئے جس كي تصوير پليت ۱۲ مين دي گئي هى - يه ستوپه ايزز اول كے عهد حكومت مين تعمير هوا تها اور غالباً جين مذهب سے تعلق ركهتا هى - اور گو اسكي بناوت مين هندي عناصر معمول سے زياده نمايان هين مگر يه عناصر يا تو كارنتهي ستونون كے اوپر والي بريكٹون كي صورت مين نظر آتے هين يا اون آرائشي

---

(۱) (Corinthian) يوناني طرز تعمير كي ايک قسم جس مين ستونون كے تاج يا پركالے نهايت خوبصورت نقش و نگار سے آراسته هوتے هين [ديكهو Plate XII] (مترجم)

دروازوں[1] اور محرابدار طاقچوں کی شکل میں هو ستونوں کے درمیانی فاصلوں کو مزین کرتے ھیں -

جو کیفیت اس زمانے کے فن تعمیر کی هے - وهی تصویر سازی اور دیگر صنعتوں کی بهی سمجهہ لیجئے - یہ سارے فن یونانی تہذیب کے فیض یافتہ هیں جس کا اثر هندی صنعت پر ایسا گہرا اور مستقل تھا کہ اوسکے زوال کی تکمیل کے لئے بهی صدیوں کی ضرورت پڑی - قدیم صنعت کی نفاست اور عمدگی کی توضیح دو چیزوں سے بہت اچهی طرح هوتی هے جو سرکپ سے دستیاب هوئی هیں - ان میں ایک تو هاتهی دانت کا لٹکن هے جسپر دو روش‌دار انسانی تصویروں کے سر بنے هوئے هیں (دیکھو نقشہ Plate XVI, 10) اور دوسری یونانی دیوتا دایونیسس کے سر کی تصویر هے (Plate I مقابل سر ورق) - آخرالذکر تصویر چاندی کے پترے کی بنی هوئی هے جس میں چہرے کے نقش کسی ٹھپے کے ذریعہ بنائے گئے هیں - دیوتا کے سر کے گرد حسب معمول

---

(۱) قدیم هندی دروازوں یا پهاٹکوں کے نہایت خوبصورت اور مکمل نمونے سانچی واقعہ ریاست بهوپال میں موجود هیں - ملک چین کے پیلو اور جاپان کے توری کے نقشے هندی دروازوں (تورنا) کے نقشوں سے لئے گئے هیں - یہ نقشے ان ممالک میں یقیناً اوسوقت رائج هوئے جب بدهہ مذهب مشرق کی طرف پهیلا -

انگوري بيل هی ' اوسکے کان ساتيرا سے مشابه هين اور هاتهون مين ایک ساغر[۲] (cantharus) هی جسکے دونون طرف دستے لگے هوئے هين - اس زمانے سے ذرا مابعد ' غالباً پہلي صدي قبل مسيح ' کي چيزون مين کانسي کي وہ چهوٹي سي خوشنما تصوير هی - جو نقشه نمبر ۱۵ (Plate XV) پر دکهائي گئي هی - يه هارپو کريٹيز (Harpocrates) کي تصوير هی جو اهل مصر مين خاموشي کا کمسن ديوتا سمجها جاتا تها - چنانچه خاموشي کے اظہار کي خاطر اوسنے اپني انگلي لبون پر رکهي هوئي هی - اس بچے کي بناوٹ مين عجيب دلاويز سادگي اور اسکے انداز مين بے ساختگي اور کم گوئي کي ایک ایسي ادا پائي جاتي هی جو يقيناً يوناني هی - اس عهد سے ذرا اور آگے ' يعني سن عيسوي کے آغاز کے قريب کي دستکاري مين ' هندي اور يوناني خيالات آپس مين بهت مل جل گئے هين اور صناعت پہلے سے بهي زياده مخلوط هوگئي هی - مثال کے طور پر اوس طلائي ڈبيا کو ديکهئے جو بيماران واقعه ملک افغانستان سے ملي هی - اوس سے

---

(۱) Satyr - روميون مين جنگل يا نباتات کا ديوتا هی جس کا نصف بدن انسان سے اور نصف بکري سے ملتا هی (مترجم)

(۲) Cantharus - يوناني نمونے کا دو دستون والا ساغر

معلوم ہوگا کہ بڑي اور وسطي تصويرين ' جو گوتم بدھہ اور اسکے خدام کي هين ' اپني طرز ساخت کے لحاظ سے صريحاً يوناني هين حالانکہ وہ طاقچے جنکے اندر يہ تصويرين بني هين خالص هندي صنعت کا نمونہ هين - اور ڈبيا کے نيچے کي جانب کنول کا ايک شگفتہ پهول هى جو اهل هند کے هان متبرک سمجها جاتا هى -

اهل کشان کے پر عظمت عہد حکومت مين بدهہ مذهب کي بہت سي عبادتگاهين اور ستوپے وجود مين آئے اور قديم يوناني طرز کو گويا ازسرنو زندگي ملي - اس مين کلام نہين کہ باختر اور وادئي سندهون کے طويل قيام مين اهل کشان نے ايشيائي يوناني طرز خوب اڑائي تهي اور غالباً يہي وجہ تهي کہ هندوستان مين اونکي آمد سے صنعتي کاروبار کو مزيد تحريک و تقويت حاصل هوئي - اس تحريک کا سب سے بڑا مرکز وادئے پشاور مين تها جهان کنشک نے اپنا سرمائي دارالسلطنت قايم کيا تها - اوس زمانے مين ملک کا يہ حصہ قندهار کے نام سے مشهور تها اور يہي وجہ هى کہ اهل کشان کے عہد سلطنت مين صنعت کي جو طرز يہان رائج هوئي اور

پہلی پہولی ' اوسکو طرز قندھاری کے نام سے موسوم کیا جاتا هی - اس طرز کی سنگتراشي کے بہت سے نمونے صوبۂ سرحدي سے ملے هیں جنمیں سے اکثر اس وقت پشاور ' لاهور اور کلکتے کے عجائب گهرون میں موجود هیں - خود ٹیکسلہ میں بهي اس طرز کے بے شمار نمونے دستیاب هوئے هیں جن میں سے دو کی تصویریں پلیٹ ٨ (Plate VIII) پر دي گئي هیں - مگر افسوس هی کہ قندهاري طرز کے ان هزارها نمونون میں جو همارے قبضے میں هیں ایک پتهر بهي ایسا نهیں جس پر کسي معلومہ سن کي تاریخ کندہ هو - اور نہ انکي طرز ساخت کے مطالعہ سے هم کسي ٹهیک تاریخي نتیجہ پر پہنچ سکتے هیں - تاهم ایک عام معیار یہ هی کہ یہ چیزیں جس قدر پراني هونگي اوسي قدر یوناني طرز سے ملتي جلتي هونگي اور یہ کہ ان میں سے بہت سي مورتیں ' جن میں کسي قدر جدت دکهائي گئي هی اور نقش و نگار بهي ضرورت سے زیادہ نهیں هیں ' کنشک کے عہد حکومت سے پہلے کي هیں -

E

قندھاري طرز کي تصويرين يا تو چونے يا مٹي کي هوتي تهين يا پتھر[1] پر بنائي جاتي تهين - مٹي کي تصاوير کو بعد ميں آنچ دےکر پکا ليا جاتا اور تکميل کے بعد اونکے اوپر رنگ و روغن يا طلائي ورق چڑھا دئے جاتے تھے - پتھر چونکه زياده دير پا چيز هی اس لئے پشاور، لاهور، اور ديگر مقامات کے عجائب خانون مين جو نمونے محفوظ هين وہ پتھر هي کے هين - ليکن ٹيکسله ميں پتھر کي تصاوير کے علاوه ايک بڑي تعداد ايسے مجسمون کي بهي ملي هی جو چونے سے بنائے گئے هين اور چند تصويرين مٹي کي بهي برآمد هوئي هين - ان تصاوير سے قندھاري صنعت کي تاريخ اور ان اصلاحي طريقون کے متعلق جو قندھاري صناع اپني ساخت مين استعمال کيا کرتے همارے معلومات مين معقول اضافه هوتا هی -

(۱) ان تصاوير مين ايک خاص قسم کا نرم پتھر استعمال کيا گيا هی - جس کي ساخت سلبٹي يعني طبق بر طبق اور رنگ سبزي مائل نيلا هی - يه بات ابهي تک پايه تحقيق کو نهين پهونچي که يه پتھر کس جگهه ملتا هی - ليکن عام طور پر خيال کيا جاتا هی که غالباً راوي سوات کے قرب و جوار سے آتا تها - بهر حال ٹيکسله مين کوئي پتھر تصوير سازي کے مطلب کا نهين ملتا - يهان صرف دو قسم کا پتھر پايا جاتا هی - ايک چونے کا (نيلا) پتھر جو اسقدر سخت هی که سنگ تراش کے اوزار اس پر چل هی نهين سکتے اور دوسرا نرم کهجور جو صرف موٹے کام کے لئے موزون هی -

اب تک عام طور پر یہ تسلیم کیا جاتا تھا - کہ ہندوستان میں قندھاری صنعت عہد گپتا کی صنعت کی ابتداء سے قبل یعنی تیسری صدی عیسوی کے دوران ہی میں مفقود ہو چکی تھی اور جہاں تک قندھاری صنعت کی پتھر کی تصاویر کا تعلق ہی یہ خیال اس وقت تک بھی بحیثیت مجموعی درست معلوم ہوتا ہی اس لئے کہ قندھاری صنعت کی کوئی ایسی مورت دستیاب نہیں ہوئی جو اپنی خوبیوں کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہو اور جس کے متعلق یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکے کہ وہ تیسری صدی کے بعد کی بنی ہوئی ہی - لیکن برخلاف اس کے ٹیکسلہ کی کھدائی سے اب اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہی کہ کم از کم ڈیڑھ صدی بعد تک بھی قندھاری صنعت خوب زوروں پر تھی اور چونے اور مٹی کی جو تصویریں اس وقت بنائی جاتی تھیں وہ پتھر کی قدیم تصویروں کے مقابلے میں کچھ کم دلکش اور خوبصورت نہ تھیں[1] - یہ سچ ہی کہ زمانہ مابعد کی تصویریں پہلی تصویروں سے بالکل مختلف طرز کی ہیں - ان میں نہ تو پتھر کی قدیم تصویروں کی سی ادا

---

(۱) ملاحظہ ہوں تصاویر ۲۲ و ۲۷ و ۲۸

اور شان هی ، نه اونکے خط و خال کي سي لطافت و نزاکت ، اور نه هي مجموعون کي ترتیب میں خاص اهتمام اور تخیل سے کام لیا گیا هی - لیکن اسمیں بهي شک نهین که ان تصاویر کي صنعت زیاده آزادانه اور طبعزاد هی اور چونکه یوناني روایات سے اس صنعت کو بهت کم تعلق هی اس لئے ان تصویرون میں علمي پہلو بهي کم هی - حقیقت میں ان تصاویر کا قدیم تصویرون کے ساتهه مقابله کرنیسے یه خیال پیدا هوتا هی که قدیم تصویرین سمجهه دار اور اعلی درجے کے اوستاد کاریگرون کي بنائي هوئي هین جو اپنے پیشے کي روایتي هدایات کے مطابق ، اور تصاویر کے مقصد کو بخوبي سمجهکر ، محنت اور شوق سے کام کیا کرتے تهے - اور بعد کي تصویرین هوشیار کاریگرون کي دستکاري کا نتیجه هین جنهین اپنے کام میں خوب مهارت اور مصالحه پر پوري قدرت تو حاصل تهي لیکن صنعت کے مطامح و مقاصد سے کما حقه واقف نه تهے -

یه تصویرین اپني وضع قطع اور بناوٹ کے اکثر خط و خال میں اوس زمانے کي رومي تصویرون سے بهت ملتي جلتي هین - چنانچه اسي مشابهت کي بنا پر بعض مصنفین کو یه خیال بهي پیدا هوا هی که

رومي صنعت و تہذیب نے اپنا سدہ شمالی ھند تک بڑھا رکھا تھا - لیکن یہ خیال ایک اصولی غلطی پر مبني ھی جو (عہد قیاصرہ کي) رومي صنعت کي ابتدا اور رومي اور مغربي ایشیا کي یوناني صنعت کے باھمي تعلقات کے بارے مین پیدا ھوا - حقیقت یہ ھی کہ قدیم دنیا مین، شاھان سلجوق کے زمانے سے لے کر اس وقت تک، صرف مغربي ایشیاء ہي ایسا ملک تھا جو صنعتي تگ و دو کا مرکز رھا تھا اور اس تگ و دو کا نتیجہ یہ ھوا کہ آخر کار مغربي ایشیاء کي سرزمین ایلك ایسي بھٹی بن گئي جس مین یوناني، آثیوری، پارسي اور عراقي صنعتین ڈھل کر ایلك ھوگئین اور پھر مغربی ایشیا سے صنعت کي نہرین بہ بہ کر نکلین جن مین سے کچھہ تو مغربي جانب سلطنت روم مین جا پہنچین اور کچھہ مشرق کی طرف آکر پارتھیا، ترکستان اور ھندوستان کو سیراب کر گئین - یہ فرض کرنا بڑي غلطي ھی کہ رومي خیالات نے یونان اور ایشیا کي تصویر ساري کي صنعت پر کسی بڑي حد تک اپنا اثر ڈالا - بلکہ حقیقت مین معاملہ اسکے بالکل برعکس تھا اور رومي صنعت کا یوناني صنعت کے ساتھہ وھي تعلق تھا جو قندھاري

صنعت کا یوناني صنعت کے ساتھہ - دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ قندھاري صنعت ' رومی صنعت کی بیٹي نہیں بلکہ اوسکی بہن یا زیادہ صحیح الفاظ میں اوسکي قریبی بہن ہی - اس لئے کہ دونوں کا شجرہ نسب ایک ھي جد اعلیٰ سے جا ملتا ھی - پس اگر رومي اور قندھاري صنعتوں میں ایک خانداني مشابہت پائی جاے تو ہمیں متعجب نہ ہونا چاھیئے -

هندوستان پر یوناني صنعت کا اثر

یہ سوال کہ یوناني صنعت نے هندوستان کی صنعت پر کیا اثر ڈالا - ایک ایسا سوال ھی جس پر متقدمین میں بہت اختلاف رہا ھی - بعض تو کہتے ھیں کہ یہ سوال کچھہ اھمیت نہیں رکھتا اور نظر انداز کیا جاسکتا ھی - مگر دوسرے فریق کے نزدیک یہي سوال تمام هندي صنعت کے تار و پود کی جڑ بنیاد ھی - لیکن اصلیت اور حقیقت ' جیسا کہ اکثر ہوتا ھی ' دونوں کے بین بین ھی - شمالي اور وسطي هندوستان میں یوناني صنعت نے قدیم قومي صنعت کو فروغ دینے میں بہت بڑا حصہ لیا اور نہ صرف اصطلاحی مشکلات کو صاف کردیا بلکہ نئے اور جاندار خیالات سے اوسکی نشو و نما میں بھي نئي روح پھونکی - برخلاف اس

کے شمال مغربي خطے میں اور اوسکی سرحد کے آس پاس اس صنعت نے صدھا سال تلک اپنا سکہ جماے رکھا اور ملکی صنعتی روایات کو بالکل پس پشت ڈالدیا اگرچہ اسمیں شک نہیں کہ جو صنعتی نمونے اوسنے آپ پیش کئے وہ بجاے خود بڑي خوبي کے ہیں اور یونانی ذکاوت کے سمجھنے میں قابل قدر امداد دیتے ہیں - مگر رفتہ رفتہ شمال مغربی ہند کی صنعت میں بھی ہندي عناصر داخل ہوتے گئے اور آخرکار اوس نے ترقي کرتے کرتے قندھاري صنعت کي شکل اختیار کرلي جس نے تمام مشرقي ممالک میں اہل بودھہ کی صنعت پر اپنا لازوال نشان چھوڑا ہی - لیکن باوجود اس عالمگیري کے یوناني صنعت ہندوستان میں حقیقي طور پر کبھي اوسطرح پاؤں نہ جما سکي جسطرح اٹلي یا مغربي ایشیا میں اوسنے اپنا تسلط بٹھا لیا تھا اور اسکي وجہہ یہ تھي کہ یوناني اور ہندي طبیعتیں بالکل متضاد واقع ہوئی تھیں - یونانیوں کے لئے انسان، انساني حسن، اور انساني قوت متخیلہ ہر ایک چیز سے بالا تر تیے اور مشرق میں بھي حسن اور قوت متخیلہ کي پرستش ہي یوناني صنعت کي رہنما رہي - لیکن ہندي دل و دماغ ان خیالات کو قبول نکرسکتے تیے ہندي تخیل فاني کي بجاے غیر

فاني اور محدود کي بجاے غير محدود تک پهونچتا تها - يوناني دماغ علم اخلاق کي جانب مائل تها تو هندي دماغ روحانيت کي طرف - اول الذکر معقوليت کا خواهان تها تو موخرالذکر جذبات مين غرق - اِن بلند تخيلات اور اِن روحاني جذبات پر هندي صناعون نے کچهه عرصے کے بعد اور اضافه يه کيا که اونهين صورت اور رنگ کی عبارت مين وضاحت کے ساتهه بيان کرنے کي کوشش کرنے لگے- ليکن يه اضافه خاندان گپتا کے وسيع عهد حکومت مين اوس وقت هوا جب که صنعت اور تخيل مين بهت قريبی اتصال قائم هوچکا تها اور دونون کو نئي تقويت حاصل هوچکي تهی -

روح کو مادّے کا لباس پهنانے کا بلند ' اور بقول بعض مضحکه انگيز ' خيال عهد وسطے سے قبل کبهي هندي دل و دماغ کے تصور مين بهي نه آيا تها - هندي صناعون کے لئے صنعت ايک بالکل عليحده چيز تهی يعني وه ايک ايسا مادي اور موثرالحواس اظهار تها حسن کا جو هندوستانيون کے ذوق صحيح کو تو بهلا معلوم هوتا تها ليکن قوت متخيله يا رموز تصوف کو اوس مين مطلق دخل نه تها - حقيقت يه هی که تصوير سازي کي صنعت مين اهل هند کو ساده اور عالمگير الفاظ مين اپني

مذهبي روايات اور تواريخ کے اظہار کا موقعہ هاتهہ آگيا تها اور چونکہ يوناني صنعت مين يہ امور نهايت وضاحت کے ساتهہ اور دلکش طريق پر ادا کئے جاتے تهے اس لئے اهل هند نے اپنے مقصد کی تکميل کے لئے بڑي خوشی سے اوس کا خير مقدم کيا اور نهايت ذوق شوق سے سيکها - اس کے سوا اور کوئي مقصد اونکے مدنظر نہ تها - يعني نہ تو اونهين يونانی خيالات هی سے همدردي تهي اور نہ وہ اس صنعت کو اپنے روحاني جذبات کے اظہار کا ذريعہ هی سمجهتے تهے -

باب ۴

دھرماراجیکا ستوپه[1]

آثار تیکسلا[2] کي کیفیت بیان کرنے مین هم پہلے دھرماراجیکا ستوپه سے شروع کرکے هنهیال کی پہاڑي

(۱) اس مین کلام نہین که ابتدأً ستوپ ٹیلون کي شکل مین مردون کو دفن کرنے کي غرض سے بنائے جاتے تھے - لیکن اهل بودھه کے هان ستوپے عموماً بدھه یا بدھه کے حواریون کے تبرکات کو محفوظ رکھنے کي خاطر یا کسی خاص متبرک مقام پر بطور یادگار تعمیر هوتے تھے - کسی ستوپے کي ظاهري وضع قطع کو دیکھکر یه بتلانا که اوسکے اندر تبرکات رکھے هوے هین یا نہین ' بالکل ناممکن هی - اهل بودھه کے نزدیک ستوپے کي تعمیر ایک ایسا کارخیر هی جس کے کرنے سے انسان نجات یا " سکون ابدي " کي منزل مقصود کے قریب تر هوجاتا هی - انگریزي زبان مین " ٹوپ " کا جو لفظ موجود هی وه لفظ تھوپ سے مشتق هی جو سنسکرت مین ستوپے کا مترادف هی - ملک برما مین ستوپے کو عموما پگوڈا اور جزیره لنکا مین ڈاگبه کہتے هین - موخرالذکر سنگھالي زبان کے دو الفاظ یعني " دھاتو بمعني تبرک اور گربهه بمعني جگه " سے مشتق هی - نیپال مین اس کو جتیا کہتے هین - ستوپے کي طرح اس لفظ کے معنے بھي اصل مین ڈھیر هي کے تھے لیکن بعد مین اس کا اطلاق هرقسم کي عبادتگاه پر هونے لگا [ستوپے کي تعمیر و تکریم کے مفصل حالات کے لئے دیکھو مہاونس صفحات ۱۶۹ و مابعد]

(۲) جو کھنڈرات اب ٹیکسلا مین برآمد هوے هین اون سب کو دیکھنے مین مکمل دو دن خرچ هوتے هین دھرماراجیکا ستوپه یعني چیرٹوپ ' سرکپ جنڈیال موهڑه مرادو اور جولیان جاتے

پرسے ہوئے ہوئے ستوپہ کنال پر جائینگے اور وہان سے شہر سرکپ مین ہوتے ہوئے مندر جنڈیال اور اوسکے شمالي جانب دو چھوٹے چھوٹے ستوپون کے کھنڈرات کا معاینہ کرینگے - اوسکے بعد ہم شہر سرسکھ اور اون بودھ یادگارون کي جانب روانہ ہونگے جو لال چک اور بادلپور مین واقع ہین - اور اخیر مین مواضع موہڑہ مرادو رجولیان کے ستوپون اور خانقاہون کا حال بیان کرینگے جو آج تک

(سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ)

کے لئے پختہ سڑکین موجود ہین - ٹیکسلاہ کے سٹیشن پر تانگے عموماً مل جاتے ہین لیکن پہلے سے انتظام کرلینا زیادہ مناسب ہی - اس بارے مین نیز دیگر معاملات مین اوس افسر سے جو آرکیولوجیکل بنگلے پر رہتا ہی ' ہر امداد جو اوسکے امکان مین ہی ' مل سکتي ہی - لیکن اگر سیاح صرف پانچ چھہ گھنٹے بسر اندراز کرسکتا ہی تو بہترین تدبیر یہ ہوگي کہ پہلے دھرماراجیکا ستوپے تک سواري پر آئے پھر پہاڑي راستے سے قریباً سوا میل کا سفر پا پیادہ طے کرنے کے بعد کنال ستوپہ دیکھے اور وہان سے اوتر کر شہر سرکپ مین چلا جائے - اس اثناء مین سواري سرکپ کے شمالي پہلو پر پہنچ جائے - سرکپ دیکھنے کے بعد سیاح اوسي سواري کے ذریعے پہلے مندر جنڈیال اور پھر وہان سے آثار موہڑا مرادو و جولیان تک جاسکتا ہی - آرکیولوجیکل بنگلے مین جو عجائبات موجود ہین اگر سیاح کو اوس وقت اونکے دیکھنے کي اجازت ہو تو بہتر ہوگا کہ وہ عمارات مذکور کو دیکھنے کے بعد اونکا معاینہ کرے -

نہایت اچھی حالت مین محفوظ اور بعض امور کے لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر هین -

دھرماراجیکا ستوپہ[1] عوام مین چیر ٹوپ کے نام سے مشہور هی جسکی وجہ یہ هی کہ کسی سابق محقق آثار قدیمہ نے اوسکے وسط مین کھدائی کرکے ایک وسیع شگاف کردیا تھا (دیکھو نقشہ ۹ -Plato IX) - یہ ستوپہ تمرا نالہ کی سطح سے بہت اوپر ایک بلند میدان مرتفع پر واقع هی - اهل بودھہ کے قبضے مین آنیسے پیشتر اس جگہہ غالباً کوئی گاؤن آباد تھا - چنانچہ اوس قدیم زمانے کی یادگار، یونانی بادشاہ زائیلس (Zoilus) کے عہد کے وہ ۲۸ سکے هین جو عمارت H^1 کی بنیادون کے قریب دستیاب هوئے هین ستوپۂ کلان میدان مرتفع کے وسط مین واقع اور بہت شکستہ حالت مین هی - پچاس سال کا عرصہ هوا سر الگزینڈر کننگھم نے اس عمارت کو دیکھہ کر کہا تھا کہ اس کا صرف اندرونی حصہ بربادی سے محفوظ رہا هی لیکن حال کی کھدائی مین اس عمارت کی بنیادون کے آس پاس سے قریباً

---

(۱) پختہ سڑک جو دھرمارا جیکا ستوپہ کو جاتی هی بہت چکردار اور قریباً دو میل لمبی هی لیکن بھڑ کے مشرق کی طرف ایک قریب کا رستہ بھی هی جو تمرا نالہ مین سے گزرتا هی -

تیس فٹ ملبہ ہٹایا گیا ہی جس سے عمارت کے رو کار کا بہت سا حصہ اچھی حالت میں برآمد ہوا ہی اور اور بھی بہت سی دلچسپ عمارتیں مثلاً ستوپے ، مندر اور پجاریوں اور بھکشوؤں کے رہنے کے مکانات بھی رونما ہوئے ہیں - یہ عمارات کم از کم چار صدی کے عرصے پر پھیلی ہوئی ہیں اور مقامی فن عمارت کی تاریخ کے لئے نہایت اہم معلومات بہم پہنچاتی ہیں - علاوہ ازیں وہ سکے اور دوسری چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی ، جو ان عمارات کی کھدائی کے وقت برآمد ہوئیں ، بہت قابل قدر ہیں اس لئے کہ وہ اس قدیم زمانے کی تاریخ کے متعلق اکثر مسائل کے حل کرنے میں مدد دیتی ہیں -

ستوپہ کلاں

ستوپہ کلاں کی اصل عمارت ، جو اسوقت برآمد ہوئی ہی ، شکل میں مدور ہی اور اوسکے گرد ایک بلند چبوترہ ہی جس کے چاروں طرف چار زینے بنے ہوئے ہیں - ستوپے کی اندرونی ناہموار چنائی میں انگھڑ پتھر استعمال کئے گئے ہیں اور اوس کو تین سے پانچ فٹ تک موٹی دیواروں سے مستحکم کیا گیا ہی جو وسط میں جاکر مل جاتی ہیں - یہ دیواریں ستوپے کی بنیادوں تک پہنچنے کی بجائے چبوترے کے اوپر ہی ختم ہوجاتی ہیں اور صریحاً

کسی بعد کی مرمت سے تعلق رکھتی ہیں جو غالباً اہل کشان کے عہد حکومت میں عمل میں آئی تھی - ستوپے کی بیرونی چنائی میں بڑے بڑے پتھر لگے ہوئے ہیں جنکے مابین ساز اور ستونوں کی غرض سے ترشے ہوئے کنجور(۱) استعمال کئے گئے ہیں - کسی زمانے میں ستوپے کی عمارت چونے کی استرکاری اور رنگوں سے مزین تھی - چبوترے سے کچھہ اوپر ستوپے کی چنائی میں جو پتھر اور کنجور کا زیبائشی کام تھا اوسکا ایک حصہ مشرقی پہلو پر بہت اچھی حالت میں ملا ہی - یہ کام چوتھی صدی عیسوی سے تعلق رکھتا ہی اور اسکی ممتاز خصوصیات اسکے آرائشی ساز کی نمایاں گولائیاں اور طاقچون کی مخصوص طرز ساخت ہیں - طاقچے بالترتیب محرابون اور ڈھلوان بازودار دروازون کی شکل میں ہیں اور اونکے درمیان کارنتھی طرز کے ستون بنے ہوے ہیں (تیسری، چوتھی اور پانچوین صدی عیسوی کے اور چھوٹے چھوٹے ستوپے جو اس مقام پر ملے ہیں اونپر بھی اس نمونے کا زیبائشی کام پایا جاتا ہی) - اس ستوپے کی موجودہ حالت سے ظاہر ہی کہ اصل عمارت سبتھی پارتھیائی

(۱) کنکر کی قسم کا ایک نرم پتھر جو ٹیکسلہ کے نواح میں بکثرت پایا جاتا ہی - (مترجم)

عہد میں تعمیر ہوئی تھي اور اوسکي ترمیم و توسیع کچھہ تو عہد کشان میں عمل میں آئي اور کچھہ چوتھي صدي عیسوي میں -

چبوترہ اور وہ کشادہ رستہ جو ستوپے کے گرد واقع هی دونوں زمانہ قدیم میں طواف یا پردکھشنا کا کام دیتے تھے اور دستور یہ تھا کہ زائرین ستوپے کو اپنے داہنے جانب رکھہ کر اوس کے گرد چکر لگایا کرتے - آجکل اهل بودهہ عام طور پر کسي ستوپے یا دوسري مقدس عمارت کے گرد تین دفعہ طواف کرتے هیں - لیکن اگر منت مان رکھي هو تو سات بار، چودہ بار، بلکہ بعض اوقات ایک سو آتھہ بار بھي اس طرح طواف کرتے هیں - پردکھشنا کا قدیم فرش چونے اور ریت سے بنا هوا هی - اور اوسکے شمال مغربي ربع کا ایک حصہ سندھہ کی چوڑیوں سے مزین هی جن میں سے بعض سالم هیں اور بعض نصف یا ربع دائرہ کی شکل میں - چوڑیوں کو اس طرح ترتیب دیا هی کہ هندسي شکلیں بنادي هیں(۱) اس فرش کے اوپر تین انچ کے قریب ملبہ چڑھا هوا تھا جس پر چونے کا ایک اور فرش تھا - اس

(۱) اس زیبائشي کام کو محفوظ رکھنے کي غرض سے مٹي ڈھانپ دیا گیا هی -

دوسرے فرش پر جو ملبہ جمع تھا اوس میں سے کانچ کے چوکون کے بہت سے ٹکڑے برآمد ہوئے اور اغلب یہ ھی کہ طواف کے تمام رستے کی فرش بندی کسی زمانے میں کانچ کے چوکون سے کی گئی تھی - اور بعد میں جب فرش مذکور فرسودہ ہوگیا تو بہت سے چوکے یہان سے اکھاڑ کر کمرہ (F^1) میں پہنچا دئے گئے جہان وہ بے ترتیبی کے ساتھہ فرش میں لگے ہوئے ملے ہیں -

ستوپے کے مشرقی زینے کے قریب ھی بائین جانب ایک مینار کا زیرین حصہ کھڑا ھی - سرکپ کے ستونون کی طرح غالباً اس مینار کے اوپر بھی کسی زمانے میں شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی (دیکھو صفحہ ۱۳۹) - اور اسمین کلام نہین کہ اس قسم کے مینار آشوک کے مشہور و معروف میناروں سے نقل کئے گئے ہین جو اکثر بدھہ مذہب کے بڑے بڑے ستوپون کے قریب قائم کئے جاتے تھے - پرانکھشنا سے جو چھوٹی چھوٹی قدیم چیزین ملی ہین اون مین صرف چند قندھاری طرز کے مجسمے اور سکے قابل ذکر ہین - اول الذکر کی مثال بودھی ستوا (۱) شاکی

(۱) بودھی ستوا کے لغوی معنی ایک ایسی ہستی کے ہین - جسکی غرض و غایت معرفت یا حق شناسی ہو - گوتم اپنے

منی گوتم ؟) کی وہ تصویر ہی جس میں وہ اپنے خدام سمیت ایک شامیانے کے نیچے بحالت ابھے مدرا کھڑا ہی - ثانی الذکر یعنی سکے جو تعداد میں ۳۵۵ ہیں ، مغربی زینے کے قریب کنجور کی ایک سل میں چھپائے ہوئے ملے تھے - انمیں ایزز ثانی ، سوٹر میگس ، ہوشک ، واسودیو اور ہندی ساسانی یا کشانی ساسانی عہد کے نمونے شامل ہیں -

ستوپہ کلان چھوٹے مدور کی تعمیر

یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس میدان مرتفع پر سب سے پہلے ستوپۂ کلان کی تعمیر وقوع میں آئی تھی - اسکی تعمیر کے وقت آس پاس کی زمین کو ہموار کرکے اوسپر بالو ریت کی تہ جمائی گئی اور اوسپر چونے کے پلستر کا فرش بنا دیا گیا - کچھہ عرصے کے بعد اس فرش پر ، یا بلکہ اوس

(سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ)

تمام گزشتہ جنموں میں بودھی ستوا تھا اور اپنی تاریخی زندگی میں اوس وقت تک بودھی ستوا رہا جب تک کہ وہ درجہ حق شناسی حاصل کرکے بدھہ نہ بن گیا - شمالی یا مہایانی فرقے کے نزدیک ، گوتم کے علاوہ اور بھی بے شمار بودھی ستوا ہیں جن میں کچھہ تو انسان ہیں اور کچھہ آسمانی ہستیاں - اونمیں سے مشہور نام یہ ہیں :— آولوکی تیشورا - منجوسری - مائتریہ - سمنت بھدر - وجراپانی اور سیتریا - آخرالذکر کا ظہور ابھی ہونے والا ہی اور وہ دنیا کے موجودہ دور کا آخری بدھہ ہوگا -

ملبے پر جو بمرور ایام فرش مذکور پر جمع هوگیا تها ' مرکزي ستوپے کے گرد بہت سے اور چهوٹے چهوٹے ستوپے تعمیر هوے جنمیں سے ذیل کے گیارہ ستوپے اس وقت تلک آشکار هوچکے هیں -
B[20] - B[16] - B[7] - B[3] - B[6] - S[8] - R[4]
D[10] - D[1] - D[2] اور D[3] - نقشه (Plate IV) میں یه نمبر مغربي جانب سے شروع هوتے هیں - ان چهوٹے ستوپوں کے سطحي نقشے ابتداً گول تهے مگر بعد میں بعض —— مثلاً D[3] اور R[4] —— کے گرد مربع کرسیاں بناکر اونکي توسیع کردي گئي - ان کي اندروني چنائي میں انگهڑ پتهروں کي بهرتي اور بیروني جانب مربع کنجور لگے هوئے هیں اور کرسیوں پر " کولا اور غلطه " کے سوا اور کسي قسم کا زیبائشي کام ان میں نہیں پایا جاتا - ان میں سے بعض ستوپوں کے اندر سے تبرکات برآمد هوے هیں جو اونکي بنیادوں سے پانچ چهه فٹ نیچے مدفون تهے - یه تبرکات کس قسم کے تهے اس کي توضیح ذیل کي دو مثالوں سے بخوبي هوسکتي هی :—

۱ — ستوپه B[6] کے تبرکات کا خانه چهوٹے چهوٹے پتهروں سے بنا هوا تها (۱) اور اوسکے اوپر پتهر کي ایک بڑي سل رکهي تهي - اس خانے کے اندر سے سنگ صابون

---

(۱) یه ستوپه اب نظر نہیں آتا -

کي ایک ڈبیا ' اور نہایت عمدہ نیلگون پتھر کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا ستوپہ برآمد ہوا - ڈبیا چار انچ اونچي ہی اور خراد پر چڑھا کر بنائي گئي ہی - اوسکے اندر سے سفید کانسي کي ایک اور ڈبیا بقدر ۱⅜ انچ اونچي نکلي - جسکي وضع قطع بالکل ستوپے کي شکل سے مشابہ ہی اور اوسکے اوپر ایک چھتري بني ہوئي ہی - اس چھوٹي ڈبیا کے اندر سے کچھہ جلي ہوئي ہڈي اور کچھہ راکھہ اور سونے ' یشب ' موتي اور ہڈي کے چند منکے دستیاب ہوے - نیلگون پتھر کے چھوٹے سے ستوپے کے نیچے کي طرف ایک خلا تھا جس مین لعل بلور - یشب - سنگ سلیماني - یاقوت رماني - نیلم - عقیق - فیروزہ - سبز جیسوار - لہسنیا - صدف - شیشہ پکھراج - اور ہڈي کے عمدہ عمدہ سوراخدار دانون اور نگینون کي ایک خاصي تعداد دستیاب ہوئي - انمین سے بعض دانے مختلف جانورون یا پرندون مثلاً شیرببر ' سنگ پشت ' مینڈک ' اور راج ہنس کي شکل کے ہین - بعض کي صورت ہلال

یا ترشول[1] سے ملتي جلتي هی - اور بعض کثیرالاضلاع ' بادام یا ڈھولنے سے مشابہ هین - اس ستوپہ نما ڈبیا کي ظاهري شکل و صورت سے یہ خیال پیدا هوتا هی کہ وہ اصل مین کسي اور قدیم عمارت مین رکھي گئي هوگي اور جب وہ عمارت عدم مرمت کے سبب ویران هوگئي تو اوسکو اس ستوپے مین لے آے جس مین سے وہ اب ملي هی - لیکن یقیني طور پر یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ جواهرات جو اسکے اندر سے دستیاب هوے اوسي قدیم زمانے سے تعلق رکھتے هین یا نہین -

(۲) ستوپۂ S⁶ کے تبرکات کے خانے سے مٹي کے چار چراغ جو اوس کے چارون گوشون مبن رکھے هوئے تھے ' نیز سنگ صابون کي ایک ڈبیا اور تورانی بادشاهون مائیز اور ایزز اول کے عہد کے چار سکے برآمد هوئے - سنگ صابون کي ڈبیا مین سونے کي ایک چھوٹي سي ڈبیا ' سونے کي تین سیفتي پن

---

(۱) ترشول یا ترِي رتن (تري رتن = تین رتن یا گوهر) - بدهہ مذهب کي تثلیث کي علامت هی - اس سے یہ تین چیزین مراد هیں - (۱) بدهہ (۲) دهرم یعني قانون اور (۳) سنگھا یعني مذهبي برادری

اور نيلم ' بلور ' ياقوت اور لعل (safety pins.) کے دانے رکھے هوئے تھے - اور سونیکي ڈبیا میں هڈي اور ياقوت کے منکے ' چاندي کے پترے ' مونگے کے ٹکڑے ' اور ذرہ سي يادگاري هڈي بند تھي - ماہ فروري سنه ۱۹۱۷ ع مين لارڈ چدمسفورد نائب السلطنت کشور هند نے یه تبرکات جزيرہ لنکا کے اهل بودهه کو تحفةً پیش کئے تھے جنھوں نے شہر کانڈي مين اپنے مندر دلد مولگوا (مندر دندان بدهه) مين ان کو به احترام تمام رکهه لیا هی -

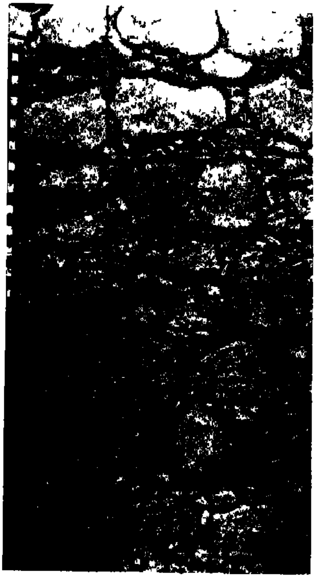
چھوٹے چھوٹے مندرونکا حلقه

مذکورہ بالا چھوٹے چھوٹے ستوپوں کے بعد ستوپه کلان کے گرد چلے تو وہ چار دروازے بنائے گئے جو ستوپے کے زینون کے بالمقابل واقع هين اور اونکے بعد وہ کمرے جو اپنی وضع قطع اور مقصد کے لحاظ سے ان مندرون سے مشابہت رکھتے هين جو جمال گڑهي واقعه صوبه سرحدي مين برآمد هوئے هين - يعني ان کمرون مين اهل بودهه مذهبي تصاوير رکھا کرتے جن کا منه هميشه ستوپه کلان کي طرف هوا کرتا - ملک برما مين کسي ستوپے يا اور چيز کو جو اصل مين ثواب کي خاطر بنائي گئي هو برباد اور تباہ کرنا بدهه

مذهب کے عقائد کے منافی سمجھا جاتا ھی - اس
هم به آساني یه نتیجه نکال سکتے هین که قدیم هند
اهل بردهه کا بهي یهي خیال هوگا - چنانچه جس وقت
یه مندر تعمیر کئے گئے تو چهوتے چهوتے ستوپون
جو اوس وقت موجود مگر نهایت هی خسته حالت
مین تهے اوسي طرح رهنے دیا اور اونکے درمیانی
فاصلون مین ملبه بهر کر نئے مندرون کي دیوارین اون
اوپر تعمیر کردي گئین -

فن تعمیر کے نمونے

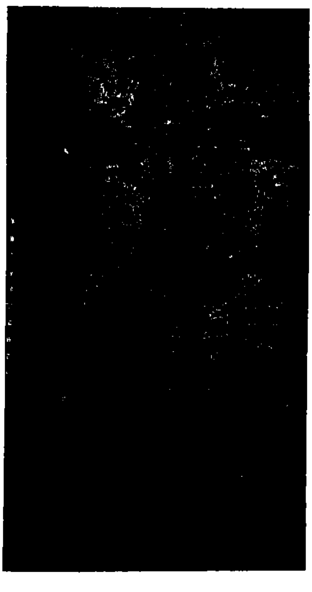
ان مندرون مین سب سے قدیم مندر اور نیز وه قد
دیوارین جو دروازون کے پهلوؤن پر واقع هین پهلی
صدي عیسوي کے آخري نصف حصے مین تعم
هوئی تهین - یه مندر اور دیوارین فن معمار
کي ایک خاص اور ممیز طرز پر بنی هوئي هی
جس کو اصطلاح عام مین ڈائیپر (diaper) کهتے هین
جس عهد سے ان مندرون کا تعلق هی اوس زما
مین اس طرز تعمیر کي خصوصیت یه تهی
کسي قدر گول اور چهوتے چهوتے پتهرون کو ایک دوسر
سے تهوڑے فاصلے پر رکهه کر اونکے درمیان
فاصلون کو نهایت صفائي اور نفاست کے ساتهه پتهر
کي بهت چهوتي چهوتي اور باریک کتلون سے بهردیا ج
تها - اس طرز کي مثالین منادر B[12] - B[16] - اور
مین دیکهي جاسکتي هین -



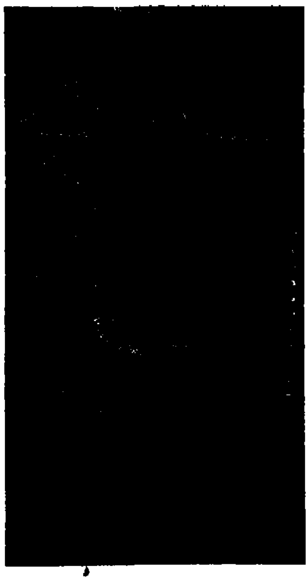
1. RUBBLE.



2. SMALL DIAPER.



3. LARGE DIAPER.



4. SEMI-ASHLAR

پہلی صدي عیسوي کے آخري حصے مین
ڈائیپر خورد یعني چھوٹے چھوٹے پتھرون والي طرز مفقود
ہوگئي اور اوسکي جگہ ایک نئي طرز نے لے لی -
جس مین بڑے بڑے پتھر استعمال کئے جاتے تھے -
فن معماري کی یہ تیسري طرز تھي جو اس
مقام پر رواج پذیر ہوئي - یہ طرز قدیم مندرون کی
مرمت اور بعد کے بنے ہوئے مندرون مین پائي جاتي
ہی اور کمرہائے D^6 اور D^8 مین اسکي بہت اچھي
تشریح ملتي ہی - بمرور زمانہ اس تیسري طرز کی
عمارات بھي تباہ و برباد ہوگئین اور اونکے درمیاني
فاصلے خود اونھي کے ملبے سے بھر گئے اور اونکے اوپر
اصلي فرش سے بھي چند فٹ کي اونچائي پر بالکل
نئي طرز کے اور مندر تعمیر کئے گئے - اس چوتھي طرز
مین ڈائیپر اور ایشلر (ashlar) کي طرز تعمیر مشترک
کردي گئي - یعني ڈائیپر کے ساتھہ ھی ترشے ہوے
پتھر بھي استعمال کئے گئے جنھین تراش کر قریباً
مستطیل شکل دے لی جاتي تھي - یہ طرز تیسري
چوتھي اور پانچوین صدي عیسوي مین رائج تھي
اور قدیم مندرون کے بالائي حصون کي مرمت اور
نئے مندرون کي تعمیر مین استعمال ہوئي ہی (دیکھو
عمارات B^1 و B^{13}) - اس طرز کی ابتدائی مثالون مین تو

ڈائیپر کلاں کے ایک ردے کے بعد ترشے ہوے پتھروں کا صرف ایک ھي ردہ لگایا جاتا تھا لیکن بعد کی عمارتوں میں دو دو اور تین تین ردے بھي لگائے گئے ھین -

الغرض ستوپۂ کلاں کے گرد ھمین فن تعمیر کی چار بالکل مختلف اور واضح طرزین ملتی ھین (دیکھو نقشہ ہ - Plate V) - اول سورانی پارتھیائی عہد کا رذیل نمونے کا کام جس میں کنکر اور پتھر استعمال کئے گئے ھین - دوم نفیس اور باریک ڈائیپر خورد کا وہ کام جو پہلي صدی عیسوي مین رواج پذیر ھوا - سوم دوسري صدي عیسوي کا ناھموار اور بھاري ڈائیپر کلاں کے نمونے کا کام - اور چہارم تیسري صدي اور بعد کی صدیون کي وہ نیم ایشلر (semi-ashlar : semi-diaper) طرز جس مین کچھہ تو ڈائیپر کا کام ھی اور کچھہ ترشے ھوئے چوکور پتھرونکا - ان چار مسلسل طرزون کي چنائی ' دھرماراجیکا ستوپہ کی عمارات میں نیز شہر سرکپ اور دیگر مقامات مین بکثرت پائي جاتي ھے -

چھوٹي چھوٹي قدیم اشیاء

قدیم چیزین جو ان مندرون مین سے دستیاب ھوئین وہ عموماً آخري زمانے کي عمارات کے اندر سے

ملی هین - اور اونمین زیادہ تر چونے اور پختہ مٹی کی مورتین هین جنکی عمدہ مثالین پلیٹ ۶ کی اشکال ب و ج (Plate VI, b-c) مین دی گئی هین :—

(b) پختہ مٹی کا سر :— ۱۱½ انچ بلند هی - اسکے خط و خال کی بناوٹ اور بالون کی آواستگی نمایان طور پر یونانی صنعت کو یاد دلاتی هی -

(c) بودھی ستوا کا چونے کا سر :— اونچائی مین ۹ انچ هی - اسکے بال ' اوشنیشا (۱) سے نیچے ' لٹون کی شکل مین بنے ہوئے هین اور انجام پر حلقون کی صورت اختیار کرلیتے هین - بالون کی ساخت کو دیکھہ کر کانسی کے کام کا گمان ہوتا هی - یہ سر مندر (B^{12}) سے دستیاب ہوا تھا -

مندر (S^{8}) کے جنوب مغربی کونے مین ایک کرسی دار چبوترے کے آثار باقی هین جس کی

(۱) اوشنیشا (ushnisha) کے معنی هین " تارک سرکا ابھار "- یہ بڑی شخصیت (مہاپرش) کی علامت سمجھی جاتی تھی -

بھرتی میں صرف مٹی بھری ہوئی تھی ۔ اس بھرتی میں سے بہت سی مٹی کی مہریں نکلی ہیں جنپر عہد گپتا کی طرز تحریر میں بدھ مذہب کا کلمہ منقوش ہی جو یے دھرما ہیتو پربھوا سے شروع ہوتا ہی ۔ اس قسم کی مہریں اکثر بدھ مذہب کے قدیم ستوپوں میں بلکہ بعض اوقات مجسموں میں بھی پائی گئی ہیں ۔

نقشہ ۴ (Plate IV) میں نقطہ‌دار خطوط دئے ہوئے ہیں ۔ اون کی پیروی کرنے سے ہم ستوپہ کلاں کے جنوبی دروازے سے پردکھشنا میں داخل ہوکر اول ستوپے کا طواف کرینگے اور پھر اوسی دروازے سے باہر نکل آئینگے ۔ اب اگر ہم بائیں طرف جائیں تو اپنی دائیں جانب ہمیں ایک اور بڑا ستوپہ نظر آئیگا جس کو نقشے میں (J^1) سے تعبیر کیا گیا ہی ۔ اس کی کرسی ۳۲ فٹ ۴ انچ مربع اور تین درجوں میں منقسم ہی جن میں سے ہر ایک درجہ نیچے والے درجے سے چھوٹا ہی ۔ کسی زمانے میں کرسی کے اوپر ایک مدور ڈھولنا اور گنبد اور گنبد کے اوپر چھتری تھی لیکن اب اون چیزوں کے نشانات معدوم ہوچکے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہی کہ قدیم زمانے میں اس ستوپے کی چند بار وسیع پیمانے پر ترمیم ہوچکی ہی

ستوپہ J^1

کیونکہ جو نقش و نگار اس پر موجود ھین وہ دو مختلف زمانون کے ھین - شمالي جانب کے زیرین درجے کا زیبائشي کام قدیم زمانے سے تعلق رکھتا ھی - اس کام مین انساني تصاویر کے مجموعون کے درمیان کارنتھي ستون بنے ھوئے ھین ' مورتین چونے کی ھین اور ارسي مصالحہ سے ستوپے کے چارون روکار مکمل کئے گئے ھین - مورتون مین دکھایا گیا ھی کہ وسط مین بدھہ آلتي پالتی مارے بیٹھا ھی اور اوسکے دونون جانب ایک ایک خادم ھندي توراني لباس پہنے کھڑا ھی - ستوپے کي مرمت کے وقت یہ تصویرین بہت خستہ حالت مین تھین اس لئے اوس بالائي افریز (۱) کو جو ستونون کے اوپر بني ھوئي تھی اپني جگھہ سے نیچا کرکے ان تصویرون کے برابر لے آئے اور بدھہ کي ان تصویرون کے کندھون پر رکھدیا جنکے سر ضائع ھوچکے تیے - اس کے علاوہ مشرقي اور جنوبي پہلوؤن پر چھوٹے چھوٹے ستونون کا ایک نیا سلسلہ اوٹھایا گیا جس کے اوپر افریز اور پرکالون کے درمیان بریکٹ (۲) بنادئے گئے - ان

(۱) یہ لفظ رسالہ " المشرق " مطبوعہ بیروت مین اکثر استعمال ھوا ھی - انگریزي لفظ (frieze) ھی - (مترجم)

(۲) آگرہ کے سنگ تراش بریکٹ (bracket) کو گھوڑي یا مورني بھی کہتے ھین (مترجم)

دونون پہلوؤن پر بدهه کا کوئي مجسمہ نہین هی -

دوسرے درجے کي زیبائش بهي بظاهر بعد کے زمانے کي توسیع سے تعلق رکهتي هی - اوسمین یکے بعد دیگرے هاتهیون کي قطارین اور انساني شکل و صورت کے ستون (Atlantes) هین جن کے مضحکہ انگیز انداز اور بعد کے زمانے کی گري هوئي صنعت خاص طور پر قابل ملاحظہ هین -

یہان سے ذرا اور مشرق کي طرف چلین تو ستوپه J² ملیگا - اس ستوپے مین سے چند ایسي قدیم چیزین دستیاب هوئي هین جو خاص طور پر دلچسپ هین - تبرکات کا خانہ سطح فرش سے دو فٹ اونچا اور عمارت کے عین وسط مین واقع تها - اوس مین سے سنگ صابون کي ایک ڈبیا ملي جو شکل و شباهت مین یوناني صندوق تبرکات (pyxis) سے ملتي جلتي هی - اس کے اندر ایک چاندي کي ڈبیا اور چاندي والي مین ایک چهوٹي سي سونے کي ڈبیا تهي جسکے اندر هڈیون کے چند باریک باریک ٹکڑے رکهے هوئے تهے - سنگ صابون والي ڈبیا مین چند منکے بهي تهے لیکن چونکہ اونکے ساتهہ کوئي سکہ نہین ملا

ستوپه J²

اسلئے ستوپے کي تعمیر کے زمانے کا تعین نہیں کیا جاسکتا - اس ڈبیا کي وضع قطع اوس ڈبیا سے بہت مشابہ ھی جس کو چند سال ہوئے مصنف ھذا نے موضع چار سدہ (ضلع پشاور) میں غزڈھیری سے برآمد کیا تھا اور جس کے ساتھہ عہد زائونیسیز (Zeionises) کا ایک سکہ بھي تھا - لیکن ستوپہ (J^2) کے ساز اور دیگر زیبائشي خط و خال سے پایا جاتا ھی کہ وہ شاہ زائونیسیز سے بعد کے زمانے کا بنا ہوا ھی -

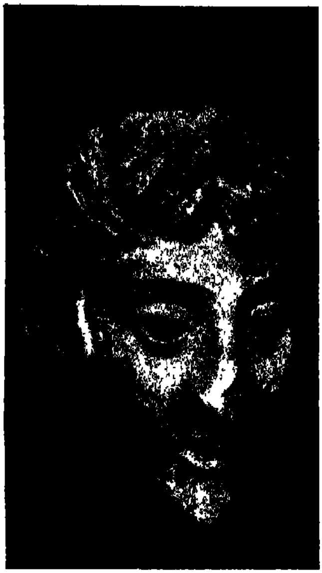
ستوپہ ھائے (N^{9-13})

ستوپہھائے (J^{3-6}) سے آگے شمالي جانب چل کر ہم اوسي قسم کے ستوپوں کے ایک اور مجموعے پر پہنچتے ھیں - یہ سب کے سب مربع الشکل اور نیم ایشلر طرز کے مطابق بنے ہوئے ھیں اور انکے موجودہ بقیات (سطح زمین سے) بقدر ۳ فٹ یا کچھہ کم بلند ھیں - ستوپہ (N^{11}) کے اندر سے سادہ سرخ مٹي کا ایک گھڑا برآمد ہوا تھا جس میں شاپور ثاني (سنہ ۳۰۹ تا ۳۷۹ ع) کے عہد کے ۱۵ تانبے کے سکے رکھے ہوئے تھے - ستوپہ (N^{10}) سے ایک اور مٹي کا برتن ملا جو اگرچہ بري طرح شکستہ ہوچکا تھا مگر اوسکي مٹي میں سے مونگے ' لاجورد ' سدھہ اور کانچ کے اٹھارہ منکے نکل آئے - ستوپہ (N^9) سے بھي چند منکے دستیاب ہوئے -

مناور (N17-18) ان ستوپون سے ذرا اور شمال کو چل کر ایک کشادہ رستہ ملتا ہی جس کے دونون جانب ستوپے اور مندر بنے ہوئے ہین - یہ رستہ اوس خانقاہ کی طرف جاتا ہی جو میدان مرتفع کے شمالی حصے مین واقع تھی اور ابھی تک کھودی نہین گئی - رستے کے دونون طرف جو مندر ہین اونمین سے (N17) اور (N18) باوجود اپنی خستہ حالت کے اسوقت بھی شاندار ہین - دونون مندر چوتھی یا پانچوین صدی عیسوی کی نیم ایشلر طرز کے مطابق بنے ہوئے ہین - ان مین بدھہ کی چند مورتون کے بچے بچائے حصے ملتے ہین جن مین صدر کی مورتین ، جو دروازون کے عین سامنے ہین ، غیر معمولی قد و قامت کی تھین - مندر (N18) مین جو مجسمہ تھا اوسکے صرف پاؤن اور لباس کا حصہ زیرین باقی رہ گئے ہین - لیکن پاؤن کی ناپ سے (جو ایڑی سے انگوٹھے تک پانچ فٹ تین انچ ہی) اندازہ لگایا جاسکتا ہی کہ پوری تصویر ضرور پینتیس فٹ کے قریب بلند ہوگی اور اس لئے مندر خود چالیس فٹ سے کم اونچا نہ ہوگا - ان تصویرون کا اندرونی حصہ اوس زمانے کی اور تصویرون کی مانند کنجور ، مٹی ، یا پتھر اور مٹی سے بنایا گیا ہی اور چونے کی استرکاری ، جس سے تصویر کے



(a)



(b)





(d)

خط و خال نمایاں کئے گئے ھیں ' خالص قلعي کے چونے کي ھی - بعض ایسي مثالیں بھی ملي ھیں جن میں سرخ رنگ اس وقت تک بتوں کے لباس پر موجود ھی اور اس میں کلام نہیں کہ سنہري اور دیگر قسم کے رنگ و روغن بھي ان تصویروں کي آرائش و زیبائش میں استعمال کئے جاتے تھے — انمیں سے بعض چھوٹي مورتوں کے پاؤں کي بناوٹ میں حسن ساخت کا بہترین نمونہ نظر آتا ھی - تصویروں کے چند سر اور ھاتھہ جو اِن مندروں کے سوختہ ملبہ میں سے دستیاب ہوئے تھے اونمیں سے ایک سر جو ۱۳½ انچ اونچا اور اوس زمانے کي مروجہ طرز کے مطابق بنا ہوا ھی غالباً اوس مورت کا ھی جو مندر (N17) میں کھڑي ھی (دیکھو Plate VI, a)

یہاں سے ذرا پیچھے ھٹ کر ستوپہ (N5) کے پاس سے ہوتے ہوئے مغرب کي جانب چلیں تو ھم ستوپہ (N7) پر پہونچ جائینگے - یہ ستوپہ کسي قدیم عمارت کے آثار پر تعمیر کیا گیا ھی - اس کے تبرکات کا خانہ صاف ستھرے کنجوروںکا بنا ہوا ھی اور منجملہ دیگر تبرکات کے اس کے اندر سے سفید بلور کا ایک شیر ملا جسکي تصویر پلیٹ ۱۶ شکل ۱۱ (Plate XVI, 11) میں دي ہوئي ھی - اس شیر کے نیچے سنگ قندھار کي ایک ڈبیا

ستوپہ N7

رکھی تھي جس میں سفید کانسی کی ایک اور ڈبیا تھی اور اوس میں هڈي کے چند بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ' کسي مصنوعي نیلگون مرکب کا ایک چمکدار منکا ' اور دو سچے موتي تھے -

ستوپه (P^7) اور (P^{10}) کي درمیاني جگهه میں سنگ قندھار کی ' اور قندھاري طرز کے مطابق بني هوئی' ایک شکسته تصویر پائي گئي جس میں ایک بندر کو مہاتما بدھه کے سامنے شہد پیش کرتا هوا دکھایا هی - اس تصویر سے ذرا اور نیچے مٹي کی ایک چھوٹي سي هنڈیا تھي جس میں سلطنت کشان کے دور آخر کے پانچ طلائي سکے ' سونیکي ایک ٹھوس اور موتیوں والي مُرکي ' چند سادے یا خیارہدار طلائي منکے ' اور سونیکا دندانےدار حاشئے والا ایك شکسته زیور تھا - معلوم هوتا هی که یه اشیاء اُسوقت یہاں رکھي گئیں جسوقت متصله عمارات گر کر دب دبا چکي تھیں -

عمارات (P^1) و (P^2)

اس مقام سے کسي قدر جانب غرب عمارات (P^1) اور (P^2) کے درمیان ایك تنگ سي گلي هی - عمارت (P^1) تو زمانهٔ کشان کا ستوپه هی اور (P^2) بعد کے زمانے کي طرز تعمیر کا مندر - درمیاني گلي میں بدھه کي دو بڑي بڑي مورتیں پتھر

کي کرسي پر رکھي ھوئي ھین - بدھہ آلتي پالتي
مارے بیٹھا ھی اور اوسکے ھاتھہ بحالت استغراق
گود مین رکھے ھین - افسوس ھی کہ ان تصویرون کے
سر ضائع ھوچکے ھین -

تالاب
یہان سے چل کر ھم ایک کھلے میدان مین پہنچتے
ھین جس مین ایک تالاب واقع ھی - اس تالاب
کے شمالی اور مشرقي پہلوون پر چار چھوٹے چھوٹے ستوپے
ھین جو اسلئے دلچسپ ھین کہ ان کا تعلق
اھل کشان کے زمانے سے ھی جس کي تعیین
مین بہت کچھہ اختلاف پایا جاتا ھی - تالاب کي
دیوارون کي چنائي بہت بھدي اور ان پر چونے کا پلاستر
ھی - شمالي جانب پختہ سیڑھیان لگي ھین جو
تالاب کي تہ تک چلي گئي ھین - (K^2) اور (K^3)
ستوپون کي بنیادین اس زینے کے بالائي سرے سے آگے
بڑھي ھوئي ھین یعني زینے کا ایک حصہ ان کے نیچے
دبا ھوا ھی جس سے یہ نتیجہ نکلتا ھی کہ
تالاب مذکور ان ستوپون کي تعمیر سے قبل ھی
غیر مستعمل ھوکر ملبہ مٹي سے بھر گیا تھا -
لیکن چونکہ تالاب پہلي صدي عیسوي یعني
تورانی پارتھیائي عہد مین تعمیر ھوا اس لئے وثوق
کے ساتھہ کہا جا سکتا ھی کہ ستوپے دوسري صدي

عیسوی سے قبل تیار نہین ہوئے بلکہ ممکن ہی
کہ اس سے بھی بہت بعد کے زمانے مین بنے ہون -

ستوپہ (K^3) اور (P^6)

ستوپہ (K^3) کے اندر سے ایک برتن دستیاب ہوا تھا جس مین کچھہ راکھہ اور عہد کنشک کے تین سکے رکھے تھے - ستوپہ (P^6) بھی بظاہر اوسی زمانے کی عمارت ہی جس سے (K^3) کا تعلق ہی - اور اس مدن سے بھی ایک مٹی کا ظرف اور ہوشک اور واسودیو کے دس سکے برآمد ہوئے جن مین سے پانچ سکے اور کچھہ راکھہ تو برتن کے اندر تھی اور پانچ سکے باہر - تاریخ ٹیکسلہ کی ترتیب کے طویل سلسلے مین یہ واقعہ ایک اہم کڑی کا کام دیتا ہی کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ اہل کشان کا زمانہ اہل پارتھیا سے قبل نہین بلکہ بعد مین واقع ہوا -

ستوپہ (K^1)

تالاب کے مغربی پہلو پر ستوپہ (K^1) بھی توجہ کا مستحق ہی - اس مین کارنس اور دیگر جزئیات کے علاوہ جن مین یونانی اثر خاص طور پر نمایان ہی بدھہ کی وہ تصویر بھی قابل دید ہی جو ستوپے کے شمالی پہلو پر طاقچے مین بنی ہوئی ہی -

ستوپہ (K^1) کی تعمیر سے کچھہ عرصہ بعد اوسکے شمالی جانب چند چھوٹے چھوٹے کمرے (غالباً مندر)

اور بنائے گئے - ان کے دروازے شمال کی طرف ہیں اور سب کمرے ایک ہی کرسی پر قائم ہیں - کرسی پر چھوٹے چھوٹے ستون اور ستونوں کے درمیانی فاصلوں میں طاقچے ہیں جن میں بدھہ کی مورتیں رکھی ہوئی ہیں - یہ طاقچے محرابوں یا ڈھلوان بازوں‌دار دروازوں سے مشابہ اور بعینہ اوسی نمونے کے ہیں جیسے ستوپہ کلاں کے چبوترے کے اوپر بنے ہوئے ہیں -

نظارہ گرد و نواح

اس مقام کے شمال میں ایک بلند میدان ہے جس پر چڑھکر ان عمارتوں کا اور گرد و نواح کا نظارہ دیکھنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا (دیکھو - Plate IX) - دو سال کا عرصہ ہوا کہ کھدی ہوئی رقبے کی سطح اس میدان کی سطح سے کچھہ ہی نیچے تھی - اور اگر اب ہم اس میدان کے کنارے پر کھڑے ہوکر دیکھیں تو اوس ملبہ کی مقدار کا معقول اندازہ کر سکینگے جو ابتدائی حفریات میں ان عمارات کو آشکار کرنے کے لئے یہاں سے اٹھانا پڑا ہی - خود ستوپہ کلاں کے گرد جس جگہہ تک یہ ملبہ چڑھا ہوا تھا اوس کا نشان عمارت کے پہلوؤں پر صاف نظر آتا ہی -

جو کھنڈرات ابھی اس میدان مرتفع کے نیچے دبے ہوئے ہیں وہ کس قسم کے ہونگے - اس کا اندازہ اون بودھہ عمارات سے ہو سکتا ہی جو اسی نزاح میں

دیگر مقامات پر موجود هیں - اگر هم اس وادي کي اور بلندیوں کی طرف نظر دوڑائیں تو معلوم هوگا که اونمیں سے بہت سي بلندیوں پر قدیم کهنڈرات کے سلسلے واقع هیں اور هر سلسلے میں پہلو به پہلو ایک گول اور ایک مربع ٹیله نظر آتا هی - انمیں مدور ٹیلے کے نیچے تو عموماً کسی ستوپے کے کهنڈرات اور مربع ڈهیر کے تلے کسی خانقاه کے آثار دبے هوئے هیں - بعینه یہي حالت دهرمارا جیکا ستوپے کي تهی جو ٹیکسله میں اپنی قسم کی سب بڑي سے عمارت سمجهي جاتي تهي - یہاں بهي همیں ماننا پڑیگا که ستوپے کی مقدس عمارت کے قریب سی پجاریوں اور بهکشوؤں کی رهائشي ضروریات کا بهی کماحقه انتظام کیا گیا هوگا - اور چونکه شمالی میدان مرتفع کي جائے وقوع اور اوسکی ظاهري هیئت اور وضع قطع سے صاف طور پر پایا جاتا هی که وه مکانات ضرور اسي مقام پر واقع تهے پس اس میدان کے مشرقی پہلو پر جو بلند اور مستحکم دیواریں برآمد هوئي هیں وه یقیناً انهي مکانات سے تعلق رکهتي هیں - لیکن بعض مقامات پر آزمائشی کهدائی کرنیسے جو نتایج برآمد هوئے اون کو ملحوظ رکهتے هوئے یه امر مشتبه معلوم هوتا هی که اس رقبه کي کهدائي سے کوئی مفید نتیجه برآمد هو سکیگا -

عمارت (I^1) اس میدان سے نیچے اترین تو دائین طرف مندر (I^1) واقع ھی ۔ یہ مندر غالباً اس غرض سے تعمیر کیا گیا تھا کہ اوسمین بدھہ کی ایسی صورت رکھی جائے جو اسکی نزع کی حالت کا نقشہ پیش اوسے اس عمارت کی تعمیر مین تین مختلف طرز کی چنائی سے صاف ظاہر ھی کہ تمام عمارت ایک ھی وقت مین پایہ تکمیل کو نہین پہنچی تھی - قدیم مندر یعنی اصلی عمارت کی چنائی ڈائیپر خورد نمونے کی ھی - لیکن بعد ازان ڈائیپر کلان کی طرز کی دو دیوارین اسمین اور ایزاد کی گئین - ایک تو مندر سے بالکل ملحق اور محض اوسکے استحکام اور توسیع کی غرض سے اور دوسری پردکھشنا اور ڈیوڑھی کے گرد احاطہ کرنیکے لئے - کچھہ عرصے کے بعد جب سطح زمین چند فٹ اونچی ھو گئی تو مندر کی عمارت مین کچھہ اور اضافے کئے گئے جنکی چنائی نیم ایشلر طرز کی ھی - اور اون سے بھی کچھہ عرصہ بعد بعض دیگر ترمیمات عمل مین آئین - اس عمارت سے جو چھوٹی چھوٹی قدیم چیزین برآمد ھوئی ھین اونمین سب سے دلچسپ یونانی بادشاہ زوئیلس (Zoilus) کے عہد حکومت کے اٹھائیس کھوٹی چاندی کے سکے ھین - (دیکھو نقشہ مسکوکات - 14 ,Plate III) - یہ سکے قدیم

مندر کی بنیاد کے نیچے سے دستیاب ہوئی تھی اور معلوم ہوتا
ہی کہ اہل بودھہ کے اس مقام پر قابض ہونیسے
پیشتر اس جگہ رکھے گئے تھے -

دو گڑھے Pits M⁴ یہ دونوں گڑھے چونہ ملانے کے لئے استعمال کئے
جاتے تھے اور ان کی دلچسپی کی خاص وجہ یہ
ہی کہ ان سے قندھاری صنعت کے عروج کے زمانے
کا کسی قدر پتہ چلتا ہی - انکے فرش مین سنگ
قندھار کی مورتین لگی ہوئی ملی ہین - جو فرش
پر الٹی جمائی گئی تھین اور اونکے نیچے کی طرف
ابھروان تصویرون کے نشان اب تک موجود ہین -
چونکہ فرش مین لگائے جانے سے قبل یہ نقش بہت
فرسودہ اور خستہ ہوگئے تھے اس لئے ہم وثوق کے ساتھہ
کہہ سکتے ہین کہ ان تصویرون کی صنعت کاری اور
گڑھون کی تعمیر مین ایک صدی بلکہ اس سے بھی
زیادہ عرصے کا وقفہ حائل ہوا ہوگا - لیکن گڑھونکی
دیوارون کی طرز تعمیر سے پایا جاتا ہی کہ وہ تیسری
یا چوتھی صدی عیسوی مین بنائے گئے تھے - پس
یہ ابھروان نقش کسی طرح دوسری یا تیسری صدی
عیسوی سے بعد کے زمانے کے نہین کہے جاسکتے
بعینہ اسی قسم کی شہادت کمرہ B17 سے بھی دستیاب
ہوئی ہی جو ستوپہ کلان کے مشرقی جانب واقع ہی -

(G⁷) سے (G⁸) تک جو مکانات کا پیچ در پیچ سلسلہ ھی وہ در اصل چند مختلف زمانوں کے مندر ھین جنکی طرز تعمیر بھي ایک دوسرے سے مختلف ھی - عمارتی نقطۂ خیال سے تو یہ مندر چنداں قابل التفات نہین لیکن مندر (G⁵) ' جو ستوپہ کلاں کے ٹھیک مغرب مین واقع ھی ' خاص توجہ کا مستحق ھی ' اس لئے کہ اس مین سے ایک ایسي دلچسپ یادگار دستیاب ھوئی جو ھندوستان سے برآمد شدہ آثار کے بہترین زمرے مین شمار کئے جانے کی مستحق ھی - یہ یادگار مندر کي عقبی دیوار کے قریب اصلي فرش سے ایک فٹ نیچے ملی اور سنگ صابون کي بنی ھوئي ایک ڈبیا کی صورت مین ھی جسکے اندر ایک اور چاندي کی ڈبیا اور آخرالذکر مین چاندي کا ایک لکھا ھوا پترا اور ایک سونیکی ڈبیا ملي جس مین ذرا سی ھڈیي رکھی ھوئي تھي - وہ پتھر کي سل جو اس امانت کے اوپر رکھی گئي تھی ایام قدیم ھی مین چھت کے گرجانیکے باعث ٹکڑے ٹکڑے ھوچکی تھی اور اوس کے صدمے سے سنگ صابون اور چاندي کی ڈبیان ٹوٹ گئي تھین - لیکن سونے کی ڈبیا کو کچھہ نقصان نہین پہنچا تھا - پترے کے کنارے کے چند ٹکڑے بھي ٹوٹ گئے تھے مگر خوش قسمتی سے

وہ سب کے سب وہیں سے مل گئے (دیکھو نقشہ -Plate VII) - اس پتھرے پر جو کتبہ کندہ ہے وہ کھروشٹی رسم الخط میں لکھا ہوا ہے اور سنہ ۱۳۶ (مطابق قریباً سنہ ۷۸ عیسوی) کا ہے - اسمیں تحریر ہے کہ یہ ہڈیاں مہاتما بدھ کی ہیں - کتبے کا ترجمہ حسب ذیل ہے :— کتبہ سنہ ۱۳۶

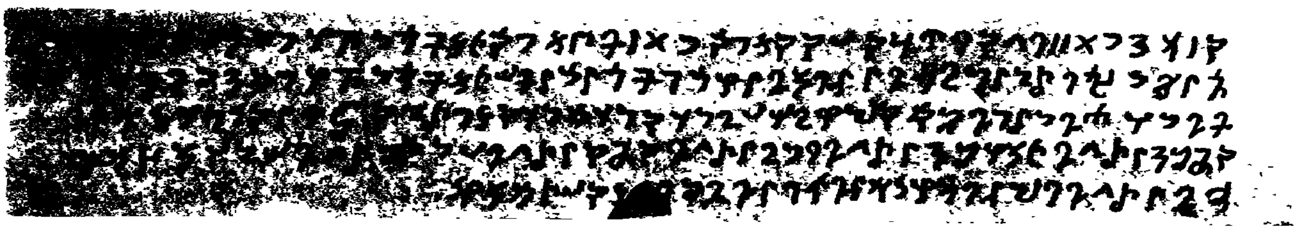
" ماہ اساڑھ سال ۱۳۶ سنہ ایزا[1] کی پندرھویں تاریخ کو یورا سکدز پسر لوتا فریا[2] ساکن بلم حال آباد قصبہ نوچا نے مقدس ہستی کی ان ہڈیوں کو نہایت خلوص کے ساتھہ محفوظ کیا - یورا سکدز نے " مقدس ہستی " کے تبرکات کو بودھی ستوا کے مندر واقعہ دھرمارا جیکا ستوپہ میں بحفاظت تمام رکھا جو ٹیکسلہ ضلع تنوروا[3] میں

(۱) پروفیسر کنو (Konow.) نے باتباع پروفیسر ہندار کر لکھا ہے - کہ پراکرت میں لفظ ایسہ زبان سنسکرت کے لفظ ادیاسہ کا مترادف ہے - اور اس کا ترجمہ یوں ہے " ماہ اساڑھ کے پہلے حصے کی پندرھویں دن "

(۲) یا شاید امتافریا

(۳) بوائر صاحب (M. Bover.) کا خیال ہے - کہ تنوروا اس مندر کا نام (سنسکرت تنوپایہ = قربانی جسم) ہے - پروفیسر ادو اس لفظ کو مندر کی بانیہ کا نام خیال کرتے ہیں -





DHARMARAJIKA STUPA SILVER SCROLL INSCRIPTION AND TRANSCRIPT.

واقع ھی - ان تبرکات کو اس طرح محفوظ کرنے سے یہ مقصد پیش نظر ھی کہ اس کار خیر کی برکت سے بادشاہ اعظم ' شاہ شاھان ' دیوتا صفات بادشاہ کشان کو صحت کلی نصیب ھو - نیز یہ کار خیر تمام بدھوں ' رشیوں اور تمام اھل ادراک ھستیوں اور بانی کے والدین ' دوستوں ' صلاحکاروں اور اعزاء و اقرباء کے اعزاز میں اس غرض سے انجام دیا گیا ھی کہ خود بانی کو کامل صحت نصیب رھے - کاش کہ اس نذرانے کی برکت سے اس زندگی کے بعد نروان میسر ھوجائے "

کمرہ (G⁴) کے سب سے بالائی فرش پر بہت سے ترشے ھوے کنجور ملے جو اصل میں کسی چھوٹے ستوپے کے اجزا تھے - یہ پتھر فرش پر ایسے بے طرح بکھرے پڑے تھے کہ اونکو نئے سرے سے ترتیب دیکر ستوپے کی وضع قطع معلوم کرنے کی کوشش محض بے سود تھی - ان میں کنجور کی ایک سل کے اندر سے سنگ صابون کی بنی ھوئی " آثار" رکھنے کی دو ڈبیاں برآمد ھوئیں - جن میں سے ایک کے اندر ھاتھی دانت کی ایک چھوٹی سی ڈبیا تھی اور ھاتھی دانت کی ڈبیا میں ایک بہت چھوٹی سونے کی ڈبیا جس پر بےڈول سی

هندسی شکلیں اور پھول پتی کی تصویریں منقش تھیں - سونے کی ڈبیا میں جلی ہوئی ہڈی کا ایک ٹکڑا ، ایک طلائی منکا ، اور مختلف جسامت اور شکل کے بہت سے چھوٹے چھوٹے موتی رکھے ہوے تھے - دوسری ڈبیا میں سے ، جو یونانی صندوق تبرکات کی ہمشکل تھی ، چاندی کی ایک چھوٹی ڈبیا برآمد ہوئی جسپر بھدے سے نقش بنے ہوے تھے - اس کے اندر ایک اور چھوٹی طلائی ڈبیا تھی جس میں سونے کے چند باریک پترے اور جلی ہوئی ہڈی کے دو ٹکڑے رکھے تھے -

منجملہ دیگر عتائق کے ان مکانات (G^{1-8}) سے مٹی کا وہ ڈاڑھی والا سر بھی برآمد ہوا ہے جس کی تصویر (Plate VI, d) میں دی ہوئی ہے - اس سر کی خصوصیت یہ ہے کہ اسکی طرز ساخت اوائل قرون وسطی کی رسمی طرز سے بالکل الگ اور مختلف معلوم ہوتی ہے -

مندر (R^1)

ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ چھوٹے گول ستوپے (R^4) کی تعمیر کے بعد اوس کی چند بار ترمیم و توسیع ہوئی - چنانچہ پہلا اضافہ جو اصلی عمارت پر کیا گیا وہ خوبصورت ترشے ہوے کنجوروں کے

ایک مربع چبوترے کی صورت میں ہوا جس کو کارنتھی طرز کے نازک ستونوں اور ایک سادہ دندانےدار کارنس سے مزین کیا گیا تھا - اسکے بعد وہ دو مربع چوکیاں بڑھائی گئیں جو اس چبوترے کے مغربی جانب بنی ہوئی ہیں اور ساتھہ ہی ستوپے کے شمال مغربی اور جنوب مغربی گوشوں سے دو چھوٹی چھوٹی دیواریں سیدھی باہر تک کھینچ کر مغربی دیوار کے سامنے ایک چھوٹی سی ڈیوڑھی بنادی گئی اور کچھہ عرصے کے بعد مغرب کی طرف اور اضافہ کرکے اس ڈیوڑھی یا منڈپ کو دو چند کرلیا گیا - اس عمارت میں خاص توجہہ کے قابل وہ خستہ مگر خوش تناسب تصاویر کے مجموعے ہیں جو چوکیوں اور ڈیوڑھی کی شمالی اور جنوبی دیواروں کی درمیانی تنگ گلیوں میں بنے ہوئے ہیں - انمیں سے ایک مجموعے میں جو جنوبی چوکی کے جنوبی رخ پر بنا ہی اوس وقت کا منظر دکھایا ہی جبکہ گوتم بدھہ کپل وستو سے روانہ ہوا ہی - بدھہ کے ہمراہ عصا بردار (وجرا پانی) بھی ہی جس کی تصویر ایسے موقعوں پر قدیماری نقوش میں عام طور پر بنائی جاتی تھی - دوسرے مجموعے میں جو شمالی چوکی کے شمالی رخ پر ہی بدھہ کے گھوڑے کنتھک کو اپنے آقا سے رخصت ہوتے ہوے دکھایا ہی -

دیکھنے جانو شہزادہ نوتم کے قدمون کو بوسہ دینے کے لئے جھکا ہوا ہی اور ایک طرف چھندک سائیس اور ایک اور شخص اور دوسری طرف سے " عصا بردار " مہوڑے کی جانب دیکھ رہے ہین -

ان تصویرون کے علاوہ چونے اور مٹی کی مورتون کے بے شمار سر بھی اوس ملبہ مین سے بر آمد ہوئے جو اس مندر کے اندر اور اسکے ارد گرد جمع ہوگیا تھا -

عمارت (L) جو مندر (R^1) کے عین جنوب مین واقع ہی دراصل دیر کہ ون والا مندر تھا اور ایک بلند کرسی پر تعمیر کیا گیا تھا جس کے شمالی جانب ایک زینہ بنا تھا - اس وقت اس عمارت کی صرف کرسی کی دیوارین ہی باقی رہ گئی ہین جو عہد اشتان مین دانہ پر دہن کے نمونے پر تعمیر ہوئی تھین - لیکن عمارت کے آس پاس سے بہت سی قندھاری تصاویر ملی ہین جو کسی زمانے مین بالائی عمارت کی زیب و زینت کا کام دیتی تھین - یہ تصاویر بلا شبہ عمارت مذکور کی ہم عصر اور عہد کشان ہی کی بنی ہوئی ہین - انمین سے دو مرقعون کی عکسی تصویرین پلیٹ ۸ پر دی ہوئی ہین - جنکی تشریح حسب ذیل ہی :-

عمارت (L)

(Plate VIII, a) - یہ تصویر اونچائی مین

DHARMARAJIKA STUPA



(a) OFFERINGS TO BUDDHA AFTER HIS ENLIGHTMENT.



(b) THE FIRST SERMON.

۱۹ انچ ھی اور غالباً اوس وقت کا نظارہ پیش کرتی ھی جب کہ حصول معرفت کے بعد بدھہ کی خدمت میں نذرانے پیش کیلئے جارہے تھے - وسط مین بدھہ نے ' جو ایلک گدی دار تخت پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ھی ' اپنا داہان ھاتھہ اظہار امان (ابہے مدرا) کے انداز مین اوتھا رکھا ھی - اوس کے دائین جانب عصا بردار دائین ھاتھہ مین عصا لیئے کھڑا ھی - سامنے تین یاتری عورتین ھین جنکے ھاتھون مین یا تو نذرانے کے پھول ھین یا کوئی اور نا معلوم شے - بائین طرف چار اور عورتین ھین جن مین سے تین کے ھاتھون مین نذرانے ھین اور چوتھی پرستش کی وضع مین ھاتھہ جوڑے کھڑی ھی -

(Plate VIII, b) - یہ تصویر بھی ۱۹ انچ بلند مگر مقابلۃً خستہ حالت مین ھی - اس مین بنارس کے قریب " مرغزار آھو " کے اندر بدھہ کے پہلے وعظ کی کیفیت دکھائی ھی - وسط مین پتون کے سائبان کے نیچے بدھہ آلتی پالتی مارے تخت پر بیٹھا ھی اور اپنے دائین ھاتھہ سے دھرم چکر(۱) کو گھما رہا ھی - یہ

(۱) دھرم چکر - " قانون کی چرخی " - بنارس کے قریب " ھرن میدان " (سنسکرت - مرگ داو) مین بدھہ کے حصول

چکر ایک ترسول (تری رتن) اوپر ٹکا ہوا ہے جو خود ایک چھوٹے سے ستون پر رکھا ہے - ستون کے دونوں طرف دو ہرن بنے ہیں جو وعظ کی جائے وقوع یعنی سارناتھ کے " مرغزار آہو " یا ہرن میدان کا اظہار کرتے ہیں - بدھہ کے دائیں بائیں ایک ایک بودھی ستوا ہے - پس پشت ' دائیں جانب عصا بردار دائیں ہاتھ میں چوری اور بائیں ہاتھ میں عصا لئے کھڑا ہے - سامنے دو جوگی بیٹھے ہیں اور اوپر ایک آسمانی گویا (گندھروا) اڑ رہا ہے -

لیکن باوجودیکہ قندھاری تصاویر کی بہت بڑی تعداد اس مقام سے دستیاب ہوئی ہے ان میں شاذ و نادر ہی کسی پر کوئی تحریر پائی جاتی ہے - اور اگر کسی پر ہے بھی تو بالکل جزوی - ان میں سب سے دلچسپ وہ تحریر ہے جو پتھر کے ایک چراغ پر کھروشتی حروف میں لکھی ہوئی ملی ہے

(سلسلہ فٹ نوٹ صفحہ گزشتہ)

معرفت کے بعد جو پہلا وعظ کیا اوس کا اصطلاحی نام دھرم چکر پرورتن ہے جس کے لغوی معنے " قانون کی چرخی کو گھمانا " ہے - اس لئے پہلے وعظ کی علامت ہی چرخی قرار پاگئی - اس چرخی کی تصویر کبھی تخت پر اور کبھی ستونوں پر بنائی جاتی ہے -

(۱) اس کی تشریح صفحہ ۸۴ کے نوٹ میں کی جاچکی ہے -

اور جس مین " اکر دھرماراجیکا ستوپہ " واقعہ " ٹکشہ شلا " (تیکسلہ) کا ذکر ھی -

Apsidal Temple, I[3]
محرابی مندر

زمانۂ قدیم مین دھرماراجیکا ستوپہ کے مغربی حصے مین سب سے اھم اور شاندار تعمیر غالباً اوس محرابی مندریا چیتیا کي عمارت تھي جہان پیروان بدھہ عبادت کي غرض سے جمع ھوا کرتے - یہ عمارت عہد کشان مین تعمیر ھوئي اور دائیپر دلان کی جو طرز عمارت (L) مین اختیار کی گئي تھي وھي اسکي تعمیر مین بھي استعمال ھوئی ھی - شکل و شباھت مین یہ مندر عام طور پر اون منادر منحوتہ کے مشابہ ھی جو مغربی اور وسطی ھندوستان مین کارلی ، اجنٹا ، ایلورا وغیرہ مقامات مین پہاڑون کو تراش کر بنائی گئے ھین مگر فرق یہ ھی کہ اس مندر کے قوسی ضلع کا اندرونی رخ بجائے گولائي دار ھونے کے ھشت پہلو ھی - مندر کے مدور حصے کے وسط مین ایک ھشت پہلو ستوپے کے بقیات ملے ھین جو کنجور پتھر کا بنا ھوا تھا - اور ستوپے کي کرسي کی سطح سے ۲½ فٹ نیچے ایک فرش ملا ھی جو یقیناً مندر کي تعمیر سے پہلے بنایا گیا تھا - مندر کے مستطیل حصے کے آثار سے معلوم ھوتا ھی کہ یہ حصہ محض رسنے

کا کام دیتا تھا - جس کا عرض مثمن کے ایک ضلع کے برابر تھا اور اس کے دونوں جانب نہایت سنگین دیواریں بنی ہوئی تھیں - اس مندر کی خاص دلچسپی کا یہ باعث هی کہ اس نمونے کی چند هي عمارات هندوستان میں پائي جاتي هیں - اور شمالي هند میں جس قدر عمارات آج تک برآمد هوئي هیں - ان میں یہ مندر اپني طرز کي پہلي عمارت هی - اگرچہ اس کي دریافت کے بعد ایک اسي قسم کا اور اس سے بھي زیادہ شاندار مندر شہر سرکپ میں برآمد هوا هی - (دیکھو صفحہ ۱۵۹)

اس نواح کي قابل ذکر عمارات میں اب صرف ان کمروں کا ذکر باقي رہ گیا هی جو میدان مرتفع کے مغربي کنارے ایک چار فٹ اونچي کرسي پر واقع هیں جس کے مشرقي جانب زینہ بنا هی - کمرهائے (E^1) و (E^2) میں دو گول ستونوں کي سنگین بنیادیں ملي هیں جو کرسی کي سطح سے ۱۰ فٹ نیچے جاتي هیں اور بظاهر کسي وزندار بالائي عمارت کے استحکام کي غرض سے اس قدر نیچي سے اٹھائي گئي هیں - بالکل اسي قسم کا ایک ستونچہ موهنرہ مرادو کی خانقاہ کي ایک کوٹھري میں بھي ملا هی جسکی بالائی عمارت جوں کی توں موجود هی - مکانات E^1, E^2, F^1



VIEW OF THE DHARMARAJIKA STUPA FROM NORTH.

کمرہ (F¹) میں کانچ کے چوکوں کا فرش لگا ہوا تھا جو چمکدار کانچ کے بنے ہوئے اور بالاوسط ½ ۱۰ انچ مربع اور ⅛ ۱ انچ موٹے ہیں - انمیں سے اکثر چوکے تو نیلگوں رنگ کے ہیں مگر بعض سیاہ ' سفید اور زرد رنگ کے بھی ہیں - ہندوستان کے ان آثار و عتائق میں جو حفریات کے ذریعے منصہ شہود پر آئے ہیں یہ فرش اپنی قسم کا پہلا مکمل نمونہ ہے اور اس ضمن میں اوس چینی روایت کا حوالہ بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا جس میں مذکور ہے کہ " شیشہ سازی " کی صنعت ملک چین میں شمالی ہند سے آکر رواج پذیر ہوئی تھی - جس بے احتیاطی اور لاپرواہی سے یہ چوکے اس کمرے کے فرش میں لگے ہوئے ہیں اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتداء جس مقام کی آرایش ان کے ذریعے کرنی مقصود تھی وہ کوئی اور ہی جگہ تھی

دھرمارا جیکا ستوپہ سے ستوپۂ کنال اور تہر سرکپ کو پیدل جانیکے لئے شمال کی طرف متھیال - پہاڑی رستہ سے گذرنا پڑتا ہے اور تھوڑی دور تک کھیتوں میں سے ہوتے ہوئے پہاڑی کے ڈھلوان پہلوؤں پر چڑھکر ستوپۂ کنال پر جا پہنچتے ہیں - یہ فاصلہ تو قریباً سوا میل ہی ہوگا لیکن رستہ ناہموار اور پتھریلا ہے -

باب ۹

ستوپہ کنال

سٹوپے کي تعین

ملک چین کا مشہور سیاح ہوان چوانگ جس زمانے مین تیکسلہ پہنچا اوس وقت شہر سرکپ کو غیر آباد ہوے پانچ صدي سے زیادہ عرصہ گذر چکا تھا - اور اوس کي فصیل اور عمارات یقیناً کھنڈر بن چکي تھیں - جس شہر مین یہ سیاح مقیم ہوا وہ آجکل سرسکھہ کے نام سے موسوم ہی اور اوس کي حدود مین عہد وسطي کی بے شمار عمارات کے آثار پاے جاتے ہین - شہر کے مضافات مین اہل بدھہ کی چار مشہور یادگارین تہین جن کا اس سیاح نے ذکر کیا ہی - انمین سے ایک تو ناگ راجہ ایلا پترا کا تالاب تھا - دوسرے وہ ستوپہ جو خاص اوس مقام پرواقع تھا جہان بدھہ کی پیشین گوئی کے مطابق چار عظیم‌الشان خزانون[1] مین سے ایک خزانہ اوس وقعہ

---

(1) جن چار خزانون کي طرف یہان اشارہ ہی - وہ حسب ذیل ہین :—

(1) خزانۂ ایلا پترا واقعہ ملک قندہار (2) خزانۂ پانڈو کا واقعہ متہلا (3) خزانۂ پنگلہ واقعہ ملک کالنگا (اڑیسہ) اور (4) خزانۂ سنکا واقعہ کاشي (بنارس)

آشکار ہوگا جبکہ میدریا (دنیا کا آخری؟) بدھہ بن کر آئیگا - تیسرے " ھدیہ سر " والا ستوپه جس کو راجه آشوک نے پایه تخت (یعنی ٹیکسله) سے ۱۲ یا ۱۳ لی (- دو سوا دو میل) جانب شمال تعمیر کرایا تھا اور چوتھے وہ ستوپه جسکی نسبت مشہور ھی که راجه آشوک نے اوس مقام پر بطور یادگار تعمیر کرایا تھا جہاں اوس کے بیٹے کنال کی آنکھیں نکالی گئی تھیں - ان میں سے پہلی اور دوسری یادگاروں کی تطبیق عرصه ہوا جنرل کننگھم صحیح طور پر کرچکے ھیں - ایلا پترا کا متبرک تالاب تو حسن ابدال میں واقع اور آجکل پنجه صاحب کے نام سے مشہور ھی - اور دوسری یادگار وہ شکسته ستوپه ھی جو موضع باوتی پنڈ کے قریب پہاڑی کے اوپر واقع ھی - لیکن باقی ماندہ دو ستوپوں کی جائے وقوع کا پته لگانے میں جنرل کننگھم کو ناکامی کا منھہ دیکھنا پڑا اور یه ہونا بھی تھا اس لئے که جنرل موصوف کے ذہن میں یه غلط خیال بیٹھہ گیا تھا که ہوان چوانگ جس شہر میں جاکر اُترا وہ بھڑے میدان پر واقع تھا - لیکن اب چونکه ہمیں یقینی

طور پر معلوم ہو چکا ہی کہ ٹیکسلہ کا سب سے پہلا شہر بھڑ کے میدان پر اور سب سے آخری سرسکھ میں آباد تھا اس لئے یہ نتیجہ نکالنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی - کہ " قربان کردہ سر" والا ستوپہ بجز بھلڑ ستوپے کے اور کوئی نہیں ہوسکتا جو سرڑا پہاڑي کي انتہائي (مغربي) شاخ کي چوٹي پر واقع ھی - اور شہزادہ کنال کي مصیبت کي یادگار اغلباً وہ ستوپہ ھی جو شہر سرکپ کے جنوب میں ھتھیال کے شمالي پہلو پر واقع اور جائے وقوع کي خوبي کے لحاظ سے بھلڑ ستوپے سے کسي طرح کم نہیں اسلئے کہ یہاں سے شہر سرکپ اور تمام وادئے ھرو کا نہایت شاندار اور دلنشین نظارہ دکھائی دیتا ھی (دیکھو Plate X) -

اس ستوپے کے ذکر کے دوران میں ھوان چوانگ بیان کرتا ھی کہ وہ ایک سو فٹ سے زیادہ بلند اور جنوبي پہاڑي کے شمالي پہلو پر شہر ٹیکسلہ سے جنوب مشرق کي طرف واقع ھی - اوس کا بیان ھی کہ نابینا اشخاص اس ستوپے پر قوت بینائی کي بحالي کے لئے دعا مانگنے آتے ھیں اور اکثر شفایاب ہوکر جاتے ھیں - اس کے بعد

* ھوان چوانگ نے وہ روایت بیان کي ھی - جو شہزادہ کنال کے متعلق مشہور ھی - یعنی یہ کہ کنال کي سوتیلي ماں تشیا رکھشیتا کو اوس سے تعشق ھوا اور (کنال کے انکار کرنے پر) اوس نے راجہ آشوک کو دم دلاسا دیکر کنال کو ٹیکسلہ کا نائب السلطنت مقرر کراکر بھجوایا ' کچھہ عرصے کے بعد راني نے شہنشاہ کے نام سے ایک جعلي مراسلہ لکھا جس میں کنال کو چند ایک الزامات کا مورد گردانکر حکم دیا گیا کہ اوس کي آنکھیں نکال لي جائیں اور ایسے وقت میں جبکہ راجہ آشوک نہایت گھري نیند میں سو رھا تھا اوس کے دانتوں کي مہر اِس حکمنامہ پر لگائي - اس حکمنامے کے ٹیکسلہ پہونچنے پر امراء وزراء اس بارے میں متامل ھوئے مگر شہزادے نے خود اصرار کیا کہ اوس کے باپ کے احکام کي تعمیل میں سرمو فرق نہ آنے پائے ' اس طرح آنکھیں نکلوانے کے بعد شہزادہ بمعہ اپني بیوي کے آوارہ و سرگرداں بصد منت و سماجت رستہ دریافت کرتا ھوا اپنے باپ کے دور دراز دارالسلطنت (پٹنہ صوبہ بہار) میں پہنچا جہاں اوس کے باپ نے اوس کي آواز اور اوسکي بانسري کي الاپ سے اوسے پہچان لیا -

* ھوان چوانگ لکھتا ھی کہ ظالم اور کینہ پرور راني

کر موت کے گھاٹ بار اوتارا گیا - اور شہزادے کی بینائی، گھوش نامي ایک رشي کي دعاء سے بودهه گیا مین اوسے پھر واپس مل گئي (۱)

---

(۱) کنال اور تشیا رکھشتا کا یہ قصہ ہپولیٹس اور فیدرا (Hippolytus and Phaedra.) کے یونانی قصے سے بہت ملتا جلتا هی - اور ممکن هی کہ اهل هند نے یہ قصہ یونانی ادبی روایات سے اخذ کیا ہو - اس امر سے تو انکار نہین هوسکتا کہ شمال مغربی هندوستان مین جو مخلوط یونانی آباد تھے وہ اس قسم کي روایات سے بخوبی آشنا تھے - مثال کے طور پر انٹی گون (Antigone) کے ناٹک کو لیجئے جس کی تصویر ایک قدیم برتن پر بنی هوئی ملی هی جو پشاور سے دستیاب هوا هی - علاوه ازین اس قصے کي بعض روایتون سے پایا جاتا هی - کہ آشوک نے اپنے بیٹے کو رانی تشیا رکھشتا کے کہنے سننے سے نہین بلکہ وزرا سلطنت کے مشورے اور امن قائم کرنے کی غرض سے ٹیکسلا مین بھیجا تھا - بعض روایات کے مطابق شہزادہ اپنے گھر آکر مرگیا - اور اوس کی بینائي کے درست هونے کا قصہ بالکل بے پا در هوا هی - شہزادے کا اصلی نام دھرموي وردهن تھا اور اوس کا باپ اسے کنال کے نام سے اسلئے پکارا کرتا کہ اوس کی آنکھین هماوت مین رهنے والے پرندے کنال کی آنکھون کی طرح چھوٹي چھوٹی اور نہایت خوبصورت تھین - شہزادے کی آنکھون کا ضائع هونا در اصل اوس کے اون اعمال بد کا نتیجہ تھا - جو کسی گذشتہ زندگی مین اوس سے سرزد هوے تھے - ایک روایت مین آیا هی کہ اوس نے پانسو هرنون کو اندھا کیا تھا - ایک دوسري روایت کے مطابق اوس نے ایک ارهت (رشی یا ولي) کی آنکھین نکلوادي تھین - اور کتاب اودان کلپ لتا کے بموجب ایک چیتیا یا ستوپے کي آنکھین یعني ابرکات نکال لئے تھے - گھوش



VIEW OF THE KUNALA STUPA FROM N.-W.

وہ جنوبی پہاڑی جسکا ھوان چوانگ نے ذکر کیا
ھی ھتھیال کے سوائے اور کوئی نہیں ھوسکتی - یہ
پہاڑی وادئ ھرو کو جنوب کی طرف سے گھیرے
ھوے ھی اور اس کی شمالی جانب سب سے نمایاں
ستوپہ وہ ھی جو اس کی شمالی شاخ پر شہر
سرکپ کی پرانی فصیل کے کھنڈرات کے عین اوپر
واقع ھی - لیکن اگر ھوان چوانگ کی بیان کردہ
سمت کو صحیح مانا جائے تو ھمیں کنال ستوپہ
کے لئے موھڑا مرادو کے نواح میں تلاش کرنی
چاھیئے - مگر اس بڑے ستوپہ کی ' جو شہر سرکپ
کے مشرقی استحکامات پر واقع ھی ' ستوپہ کنال
سے مطابقت کرنے میں میں نے ذیل کے دو امور
کو مدنظر رکھا ھی ' اول تو اس ستوپے کی
وسعت اور اس کا شاندار محل وقوع - اور دوم یہ امر
کہ ھوان چوانگ کے سفر نامے میں جو سمات و جہات
دی ھوئی ھیں وہ اکثر غلط ثابت ھوئی ھیں -

کیفیت یہ ستوپہ ایک مستطیل کرسی پر قائم ھی جو
شمالاً جنوباً ۱۰۵ فٹ ایک انچ طویل اور شرقاً غرباً

اوس رشی کا نام تھا - جس کی دعا سے کنال کو اوس کی بینائی
واپس ملی - یہی نام اس ضلع کے ایک معالج کا بھی تھا
جو آنکھوں کے علاج میں خاص شہرت رکھتا تھا -

۶۳ فٹ نو انچ عریض ہی اور اس کی شمالی جانب ایک پختہ زینہ بنا ہوا ہی - کرسی تین درجوں میں اٹھائی گئی ہی - سب سے نیچے کا درجہ مجوف اور محدب حاشیوں اور کارنتھی وضع کے چھوٹے چھوٹے ستونوں سے مزین ہی جنکے اوپر ابتداً دندانےدار کارنس (cornice) اور کوپنگ (coping) بنے ہوئے تھے - اور ستونوں کے پرکالوں اور کارنسوں کے درمیان ہندوانی وضع کے دندانےدار بریکٹ تھے - درمیانی درجہ بالکل سادہ ہی مگر اوسپر چونے کا پلستر کیا ہوا ہی - اوپر کے درجے پر قریب قریب اوسی قسم کا کام تھا جیسا کہ نچلے درجہ پر لیکن وہ آخرالذکر سے تین حصے زیادہ بلند تھا - اور اوس کے حاشیے اور ستونوں کے اوپر کے کارنس وغیرہ بھی اوسی نسبت سے بھاری اور مضبوط بنے ہوئے تھے -

اس یادگار کی بالائی عمارت کی اندرونی بھرتی کا ایک حصہ ابتک اپنی اصلی جگہ پر قائم ہی لیکن کرسی کی وضع قطع اور اوس کی زیبائشی جزئیات کی طرز ساخت اس امر میں شک و شبہہ کی گنجائش نہیں چھوڑتیں کہ ستوپۂ کنال بھی اوسی زمانے کی تعمیر ہی جس زمانے میں وادی کے دوسری جانب بھلر

ستوپہ تعمیر ہوا تھا - اور اگر ہم اون کثیرالتعداد اجزاء عمارتی سے اندازہ لگائیں جو کسي وقت بالائي عمارت میں مستعمل تھے اور اب چبوترے کے آس پاس ملبے میں پڑے ہوے ملے ھیں تو نہایت آسانی سے یہ نتیجہ نکال سکتے ھیں کہ ستوپۂ کنال کے ڈھولنے اور گنبد کی بلندي سراسر بہلتر ستوپے کے ڈھولنے اور گنبد کي اونچائي سے ملتي جلتي تھی - بالفاظ دیگر یہ کہ ڈھولنا شکل میں گول ' عمارت کے قد و قامت کے لحاظ سے نسبتاً بہت زیادہ اونچا اور چھہ یا سات درجوں میں منقسم تھا جن میں سے ہر ایک اپنے نیچے والے درجے سے کسی قدر چھوٹا تھا - یہ درجے ستونوں ' افریزوں ' اور دندانے دار کارنسوں سے قریب قریب اوسي طرح مزین تھے جسطرح چبوترے کي کرسی - بہلتر ستوپے اور اوس زمانے کے دیگر ستوپوں کے مشاھدے سے معلوم ہوتا ھی کہ حجرۂ تبرکات گنبد کے بالائي حصے میں بنایا جاتا تھا - اور ستوپہ کنال کا حجرۂ تبرکات بھي ضرور اوپر ھی بنا ہوگا کیونکہ کرسي کے اندر یا نیچے کسي ایسے خلا کا نشان نہیں پایا گیا -

اس عمارت کي قابل ذکر خصوصیت اس کی کرسي کي نفیس مجوف گولائي ھی - مثلاً

اگر مشرقي پهلو کو ایک خط مستقیم مین ایک
سرے سے دوسرے سرے تک ناپا جاے - تو وہ ۷۴
فٹ ۱۰ انچ طویل هوگا ' لیکن یه خط مستقیم کرسي
کے اصلي خط سے مطابقت نهین کهاتا جو آهسته
آهسته کرسي کے مرکز کي جانب اندر کو هٹتا هی
یهان تک که قوس اور وتر کے درمیان تین انچ کا
فاصله رہ جاتا هی - یه امر تو مسلم هی که
ستونون کے درمیاني حصون کي خفیف موٹائي اور
دوسرے خطون کي گولائي ' خواہ وہ خط افقي هون
عمودي ' یوناني فن تعمیر مین بکثرت رایج تهي -
اور اوس سے مقصد یه هوا کرتا که اون ظاهري نقائص
کي اصلاح هوجاے جو دیکهنے مین بهدے معلوم
هوتے هین - اور عجب نهین که یه خیال بهی دوسري
یوناني خصوصیات کے ساتهه ' جنهون نے ٹیکسله اور
شمال مغربي هند کے فن تعمیر پر اپنا لازوال اثر
چهوڑا هی ' مغربي ایشیا سے آکر یهان رواج پزیر هوا هو-
لیکن اگر یه امر واقعي هی تو معلوم هوتا هی
که اوس بصارتی اصول کو جسپر یه خیال مبني هی '
س ستوپے کے معمارون نے صحیح طورپر سمجها هی
نهین تها کیونکه کرسي کي مُحدب گولائي بجاے
نقص کي اصلاح کرنیکے اوس کو اور نمایان کرتي هی *

اس ستوپے کی تعمیر تیسری یا چوتھی صدی عیسوی سے منسوب کی جاسکتی ہے - لیکن اس کے اندر شمال مغربی گوشے کی طرف ایک اور چھوٹا ستوپہ دبا ہوا ملا ہے جسکی طرز ساخت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلی صدی عیسوی میں اوس وقت تعمیر ہوا تھا جبکہ فصیل شہر کا وہ حصہ جو ستوپے کے مشرقی پہلو کی جانب ہے صحیح و سالم کھڑا تھا - یہ پرانی عمارت ایک چھوٹی سی چٹان پر واقع ' ۹ فٹ ۸ انچ بلند ' اور انگھڑ پتھروں کی بنی ہوی ہے ' نیچے ایک مربع کرسی اور اوپر ڈھولنا اور گنبد ہیں اور گنبد پر ایک چھتری بھی تھی جو اب ضائع ہوچکی ہے - ستوپے کی ناھموار چنائی پر ابتداءً چونے کی لپائی کی گئی تھی جس پر حاشئے اور دیگر زیبائشی نقش و نگار بنائے گئے تھے لیکن اب یہ پلستر ضائع ہوچکا ہے -

کنال ستوپے کے مغرب میں ' مگر اوس سے کسی قدر بلند سطح پر ' ایک وسیع اور مستحکم خانقاہ نیم ابشلر طرز پر بنی ہے جو صریحاً اوس زمانے کی عمارت معلوم ہوتی ہے جس زمانے میں بیرونی ستوپہ تعمیر کیا گیا تھا - اس کی دیواریں ' جو ۱۳ سے ۱۴ فٹ تک بلند ہیں ' اب بھی خانقاہ

کہین کہین موجود هین - خانقاہ مین دو صحن هین ' بڑا صحن جانب شمال اور چھوٹا جانب جنوب - خانقاہ کي بیروني دیوار ' جو ستوپے کے بالمقابل هی ' اوسکي مجموعي لمبائي قریباً ۱۹۲ فٹ هی اور بڑے صحن کا عرض قریباً ۱۵۵ فٹ - بڑا صحن حسب معمول مربع هی اور اوس کے وسط مین ایک مستطیل آنگن هی جس کے چارون طرف کرسي دار برآمدے اور حجرے هین - حجرون مین چراغ وغیرہ رکھنے کے لئے معمولي طاقچے بھی بنے هوئے هین - اس خانقاہ کا صرف مشرقي حصہ ابھي تلک کھودا گیا هی اور اس جانب بھی کھدائي حجرون کے فرش کي سطح تک نہین پہنچي -

باب ۶

سرکپ

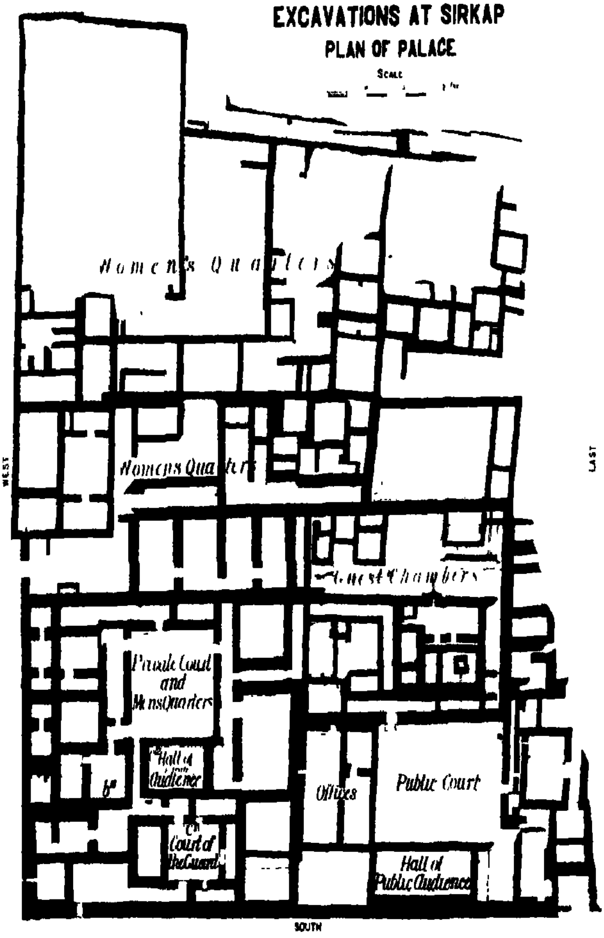
شہر زیرین یعنی سرکپ مین اترنے سے قبل هم پہلے ان استحکامات پر ایک نظر ڈالینگے جو شہر کے مشرقی پہلو پر واقع هین اور جن کا ایک قلیل حصه حال هي مین کهود کر نکالا گیا هی - یونانی اور سیتهي پارتهیائي عهد کی دیگر عمارات کي طرح یه شهر پناه بهي چهوٹے چهوٹے انگهڑ پتهرون کي بني هوئی اور ۱۵ فٹ سے ۲۱½ فٹ تک موٹي هی - فصیل کی بیروني جانب تهوڑے تهوڑے فاصلے پر ٹهوس اور مضبوط برج بنے هین - اور بعض کو ڈهلوان پشتون کے ذریعے مستحکم بهي کیا گیا هی جو بظاهر کسي بعد کے زمانے مین ایزاد هوے تهے - دیوارون اور برجون کي بلندي غالباً ۲۰ - اور ۳۰ فٹ کے درمیان تهي ' برج غالباً دومنزله تهے اور اونکي بالائي منزل ٹهوس نه تهي فصیل کي دیوارون مین تیر اندازون کے لئے روزن بهي هونگے اور اندر کی جانب محافظین کے بیٹهنے کے لئے چبوترے بهي ضرور بنائے گئے هونگے - شہر پناہ

هم پہلے باب میں بتلا چکے هیں که شہر سرکپ کا سنگ بنیاد غالباً دوسري صدي عیسوي میں اوس وقت رکھا گیا تھا جبکه هندي یوناني سلطنت اوج کمال پر تھي اور یه که شہر مذکور سیتھي پارتھیائي زمانے میں اور کشان بادشاہ ویما کیڈفائسیز کے عہد حکومت تک خوب آباد رها (اور اوسکے بعد غیر آباد هوگیا) - گذشته چند سال کي حفریات کے اثناء میں جس قدر عمارات بالائي سطح سے برآمد هوئي هیں وہ سب کي سب اوائل عہد کشان اور پارتھیائي عہد سلطنت سے تعلق رکھتي هیں - اونسے نیچے کي سطح پر جو کھنڈرات ملے هیں وہ غالباً سیتھي عہد سے منسوب کئے جاسکتے هیں - اونسے بھي نیچے دو طبق اور هیں جو یوناني دور حکومت کي یادگار هیں اور اونکے نیچے سطح زمین سے ۱۴ سے ۱۷ فٹ کي گہرائي پر بالکل صاف اچھوتي زمین آجاتي هے - پارتھیائي عہد سے قبل کے کھنڈرات کي بابت هماري معلومات نسبتہً بہت قلیل هیں اس لئے که هماري کھدائي اون کھنڈرات تک هي محدود رهي هے جو سطح سے بالکل قریب هیں - اس کي وجه یه هے که سردست جو مقصد همارے پیش نظر هے وہ یه هے که عمارات زیرین کو آشکار کرنیسے قبل همیں ان عمارات کي اوس ترتیب

کا ممکن ہے ممکن واضح اور صاف نقشہ معلوم ہوجاے جو اہل پارتھیا کے زمانے میں اور اہل کشان کے شروع عہد سلطنت میں موجود تھی - اس سے ہمیں دو فائدے متصور ہیں - ایک تو یہ کہ مختلف زمانوں کی عمارات کے نقشے آپس میں خلط ملط ہونیسے محفوظ رہینگے اور دوسری یہ کہ عمارات کی سلامتی بھی معرض خطر میں نہ پڑیگی -

ستوپۂ کنال سے شہر سرکپ کی کھدائی کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ فصیل کے شمالی حصے سے شروع ہوکر قلب شہر میں سے گزرتی ہی اور ایک وسیع رقبے پر پھیلے ہوے ہی - اور یہ کہ اوسمیں ایک وسیع شاہراہ کا بہت بڑا حصہ اور اوسکے دونو جانب مکانات کے چند بڑے بڑے سلسلے آشکار ہوئے ہیں - مکانات میں اہل بودھ کا ایک وسیع محرابی مندر اور جینیون کی یا اہل بودھ کی چند چھوٹی چھوٹی عبادتگاہیں بھی شامل ہیں لیکن زیادہ تر یا تو سکونتی مکان ہیں یا اہل شہر کی دوکانیں - مگر ایک عمارت ' جو کھدائی کے جنوبی سرے پر واقع اور ستوپۂ کنال سے سرکپ آتے ہوے سب سے پہلے ملتی ہی ' غالباً شاہی محل کا کام دیتی تھی - سرکپ کے شمالی اور مغربی دروازون سے وسط شہر کی جانب شاہی محل

آنے والے بازار غالباً اسی محل کے قریب آکر ملتے تھے اور اس طرح اسکا محل وقوع ایک تحکمانه انداز لئے هوے تھا - محل کا مغربی رو کار ' جو بڑے بازار کے بالمقابل هی ' ۳۵۲ فٹ اور جنوبی روکار فی الحال ۲۵۰ فٹ هی مگر اسکے مشرقی حصے کی کھدائی مکمل نہین هوئی - محل کے قدیم حصے ناهموار انگھڑ پتھر کے بنے هوے هین اور غالباً سیتھی پارتھیائی عہد مین تعمیر هوئے تھے - لیکن زمانه مابعد مین بےشمار مرمتین هوئین اور بظاهر چند اضافے بھی کئے گئے خصوصاً شمال کی طرف اس حصۂ مکان مین جو زنانے کے لئے مخصوص تھا - لیکن یه اضافے ایسے غیر معلوم هین که پرانی صحت کے ساتھ انکی تعیین و تمییز ذرا دشوار هی - خاص خاص اهمیت والے صحنون کی دیوارون مین (مثلاً اس وسیع صحن مین جسکو نقشے مین C12 دکھلایا گیا هی) کنجور کے بنے هوے مستطیل الشکل پتھر لگے هین - اور بعض دروازون کی دهلیزون مین پتھر کی سلین استعمال کی گئی هین - بہت سے کمرون اور صحنون کی دیوارون مین ایسے نشان بھی ملے هین جن سے پایا جاتا هی که دیوارون کی چنائی مین تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لکڑی کی کڑیان عموداً چنی


EXCAVATIONS AT SIRKAP
PLAN OF PALACE
SCALE
Women's Quarters
Womens Quarters
Guest Chambers
Private Court and Mens Quarters
Hall of Audience
Court of the Guard
Offices
Public Court
Hall of Public Audience
WEST
EAST
SOUTH

گئی تھین اور اونکے اوپر غالباً تختون سے تختہ بندی کی گئی تھی - باقی کمرون مین دیوارون پر چونے یا گارے کا پلاستر تھا جسپر یقیناً کسی قسم کا رنگ بھی چڑھایا گیا ہوگا -

محل کا جس قدر حصہ اب تک برآمد ہوچکا ہی اوس سے پایا جاتا ہی کہ اوسکے کمرے پانچ مجموعون کی صورت مین ایک وسطی صحن کے گرد ترتیب دئے گئے تھے - اون کی ترتیب کا بہترین اندازہ ' اوس دیوار پر کھڑے ہوکر لگایا جا سکتا ہی جو وسط محل مین واقع ہی اور جس پر نقشہ (Plate XI) مین ضرب کا نشان دیا ہوا ہی - مغربی پہلو کے وسط مین ایک بڑا صحن اور اسکے ارد گرد کچھہ کمرے بنے ہوئے ہین - جو غالباً سکونتی کمرے ہین - کمرہ (h-16) غسل خانہ ہی جس کے وسط مین ایک چھوٹا سا تالاب اور پانی نکالنے کی نالی ہی اور صحن مین پتھر کی مختلف شکل کی سلون سے فرش بندی کی ہوئی ہی - اسکے جنوب مین ایک کرسی دار شہ نشین ہی جس کا رقبہ ۲۷ فٹ ۱۰ انچ اور چوڑائی ۲۰ فٹ ۵ انچ ہی - یہ جگہہ (c-12) غالباً دیوان خاص کا کام دیتی تھی - اس کے جنوب مین ایک اور چھوٹا صحن C^{10} ہی - اس کے گرد بھی کمرے بنے ہوے ہین جو غالباً ملازم

پیشہ اور محافظ دستہ فوج کی رہائش کے لئے تھے - صحن کلان کے شمال کی طرف کمرون کا ایک اور مجموعہ ہی جو زنانے کیلئے مخصوص تھا اور پتھر کی مضبوط دیوارین اس کو محل کی دیگر عمارتون سے جدا کرتی ہین - ان کمرون سے ذرا آگے شمال ہی کی طرف اور کمرے ہین جو ' معلوم ہوتا ہی ' کہ بعد مین کسی وقت اضافہ کئے گئے تھے - محل کے مشرقی حصے مین کمرون کے دو مزید سلسلے ہین جنوبی سلسلے مین ایک وسیع صحن کے علاوہ مغرب کی طرف کچھہ کمرے اور جنوب مین ایک بلند شہ‌نشین ہی جس کے اوپر کسی وقت ضرور ایک کھلا دالان بنا ہوا تھا - معلوم ہوتا ہی کہ یہ صحن دیوان عام کا کام دیتا تھا اور نیم سرکاری کاروبار اور امورعامہ کی انجام دہی (public court) کے لئے مخصوص تھا - اس کے ارد گرد جو کمرے ہین وہ غالبا دفاتر تھے - دیوان عام کے شمال مین کمرون کا ایک اور سلسلہ ہی جو غالباً مہمانون کے قیام کا کام دیتے تھے - یہ کمرے کسی قدر بے ترتیب بنے ہوئے ہین اور محل کے باقی کمرون کی نسبت کچھہ چھوٹے بھی ہین -

اگرچہ یہ محل نیچ کے مکانات کی نسبت بہت

وسیع اور مضبوط بنا ہوا ہی لیکن نہ تو اس کے نقشے ہی میں کوئی خاص خوبی نظر آتی ہی اور نہ آرائش ہی میں تکلف سے کام لیا گیا ہی - محل کی اسی خصوصیت پر اپولونیس کے تذکرہ نویس فلوسٹریٹس نے اس طرح رائے زنی کی ہی - کہ ہمین وہان (یعنی ٹیکسلہ مین) کوئی پر تکلف اور شاندار عمارت نظر نہین آئی اور مردانے مکانات جلو خانے اور ڈیوڑھیان سب کے سب اپنی وضع قطع مین نہایت سادہ اور پاکیزہ تھے - فلوسٹریٹس کے یہ بیانات اس لئے قابل قدر ہین کہ ان سے اس امر کا ثبوت ملتا ہی کہ اوس نے ٹیکسلہ کے بارے مین جو کچھہ بیان کیا ہی اوسمین حقیقی صداقت کا رنگ پایا جاتا ہی - آگے چلکر معلوم ہوگا کہ اس بیان کی معقول تصدیق نیچ کے مکانات کی عجیب و غریب وضع اور انوکھی طرز ساخت سے بھی ہوتی ہی -

شہر سرکپ کا یہ محل زیب و زینت سے بالکل معرا ہی تاہم اس کے کھنڈرات خاص طور پر دلچسپ ہین اس لئے کہ وہ ایک ایسی عمارت کا نقشہ ہمارے سامنے پیش کرتے ہین جو ہندوستان کی قدیم برآمد شدہ عمارات مین اپنی طرز کی

I-1

بھی عمارت ہے - یہ دلچسپی اس وجہ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ جس قدر حصہ محل کا اس وقت تک برآمد ہوا ہے اوس کا نقشہ عراق عرب کے اون محلات سے عجیب و غریب مشابہت رکھتا ہے جن کو اہل شام نے تعمیر کیا تھا - چنانچہ عراق عرب کی کسی خاص عمارت سے اس محل کا مقابلہ کرنیسے اس اجمال کی تفصیل بوجہہ احسن ہوسکیگی - مثال کے طور پر محل سارگون واقعہ خورساباد کو لیجئے - اسمیں بھی سرکپ کے محل کی طرح وسط میں ایک بڑا صحن ہے - جس کے گرد کمرے بنے ہوے ہیں اور صحن کے ایک جانب ملازموں کے کمرے اور دوسری جانب حرم سرائے واقع ہیں - ٹیکسلا کی طرح یہاں بھی محل کا دوسرا نصف حصہ مہمانوں کی رہائش اور کاروبار سلطنت کی انجام دہی کے لئے مخصوص ہے - اس جانب ذرا آگے بڑھکر محل سارگون میں کمروں کا ایک اور سلسلہ بعینہ اوس مقام پر واقع ہے جہاں ٹیکسلا کے محل میں چند اور کمرے برآمد ہوئے شروع ہوئے ہیں - مینارہ زگورت، جس کو محل سارگون میں حرم سرا کے قریب

تعمیر کیا گیا تھا اهل شام کے مذهب کی خاص علامت هی - لیکن وثوق سے نہین کہا جاسکتا کہ اس قسم کا کوئي مینارہ ٹیکسلہ کے محل مین بھی ملیگا یا نہین - ممکن هی کہ کھدائی کے کام کي ترقی کے ساتھہ یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے کہ اس مینارے کي جگہ کوئی دوسري عمارت بنائي گئی تھی - جب هم اوس غلبہ اور اثر کي قوت اور استقلال پر غور کرتے هین جو شامي تہذیب کو ایران ' باختر اور ملحقہ ممالک مین حاصل رها هی تو یہ امر کچھہ تعجب انگیز نہین معلوم هوتا کہ ٹیکسلہ مین یونانی تورانی یا پہلوي زمانے کا کوئي محل عراق عرب کے کسی شامی محل کے نمونے پر تعمیر کیا گیا هو - بلکہ یہ واقعہ ان عمارات کي دلچسپی مین چند در چند اضافہ کرتا اور اوس زمانے کے آثار قدیمہ کي تواریخ کے مسئلے کو حل کرنے مین قابل قدر امداد دیتا هی -

چھوٹي چھوٹي قدیم اشیاء جو اس محل سے دستیاب هوئین - اونمین مٹي کے بنے هوئے مجسمے ' مٹی کے برتن ' کانسی ' تانبے اور لوهے کي مختلف اشیاء ' سکے ' جواهرات اور سلے شامل هین - ان مین

سے ۶۱ سکے اکٹھے ایک ہی جگہ سے ملے تھے اور ایزز اول ' ایزز دوم ' اسپالرما ' گوندو فرنیز ' ہرمایس اور کیڈ فائیسیز کے عہد حکومت سے تعلق رکھتے ہیں ۔

ان چیزوں کے علاوہ مٹی کے چند سانچے بھی جو سکے ڈھالنے کے کام آتے تھے ' خاص طور پر دلچسپ اور قابل ذکر ہیں - یہ سانچے ایک کمرے یا دکان سے دستیاب ہوئے ہیں جو محل سے باہر اس کے جنوب مغربی گوشے کے قریب ہی واقع ہے - ان میں سے آٹھ سانچے نا مکمل اور بیس شکستہ ہیں اور بہت سے سانچوں میں ایزز دوم کے عہد کے سکوں کے حروف صاف صاف پڑھے جاتے ہیں - غالباً یہ سانچے ' پہلوی زمانے کے کسی جعلی سکے بنانے والے کی مشین کے اجزاء تھے -

۱ نقشہ محل سے چلکر بڑے بازار میں سے ہوتے ہوئے اگر ہم شہر کے شمالی دروازے کی طرف جائیں تو مکانات کے چند بڑے بڑے سلسلے ملتے ہیں جو ایک دوسرے سے بغلی گلیوں (۱) کے ذریعے جدا کئے گئے ہیں - ان مکانات کی ظاہری وضع قطع میں بہت فرق پایا

---

(۱) یہ امر قابل لحاظ ہے کہ گلیاں اور مکانات ' جوں جوں شاہراہ سے دور ہوتی ہیں اونچے ہوتے چلے جاتے ہیں - اس کا سبب یہ ہے کہ شاہراہ تو عموماً ملبہ سے پاک صاف رہتی تھی - اور اوس کے دونوں طرف ملبہ جمع ہوتا رہا -

جاتا هی - لیکن اصل میں سب کے سب ایک هي اصول پر بنے هوئے هین - مثلاً انکے نقشے کی ایک خصوصیت یه هی که وسط مین ایک کشاده چوک هی جس کے گرد بہت سے کمرے بنے هوے هین اور یه چوک عموما اوسی نمونے کا هی جیسا که هم مذکوره بالا محل مین دیکھ آئے هین مگر مکینون کی رهائشي ضروریات کے مطابق ایک هي مکان مین اس قسم کے دو، تین، چار یا اس سے بھي زیاده چوک پائے جاتے هین - باقي رهے وه چھوٹے چھوٹے کمرے جو بازار کے بالمقابل واقع هین سو وه عام طور پر دکانون کے لئے مخصوص تھے - دیوارین پتھر کي هین اور یا تو ربل نمونے پر بني هوئی هین یا اوس ڈائیپر نمونے کي هین جو زمانهٔ کشان کے ابتداء مین رواج پذیر هوا - دیوارون پر اندرونی اور بیروني جانب چونے اور گارے کا پلستر تھا، پلستر پر رنگ آمیزي بھي کي گئي تھی جس کے نشان اب تک کہین کہین پائے جاتے هین - چھتون، دروازون اور کھڑکیون مین اور بعض جگه دیوارون کي تخته بندي مین، لکڑي استعمال کي گئي تھي - اور کسي مکان کے اندر سے کھپریل کے کھپرے برآمد نہین هوئے جس سے ثابت هوتا هی که چھتین مسطح اور کچي تھین (یعني اوپر مٹي بچھي هوئي تھي) *

اگرچه بعض مثالین ایسی بهی موجود هین جن مین اندرونی کمرون کے درمیان سلسلۂ آمد و رفت رکها گیا هی تاهم ان مکانات کی ایک نمایان خصوصیت یه هی که چوک یا گلیون مین سے ان اندرونی کمرون مین داخل هونے کے لئے دیوارون مین دروازے نهین بنائے گئے - ان دروازون کي عدم موجودگي کی بظاهر دو وجهین معلوم هوتي هین - یعني یا تو ان کمرون کو مٹی ملبے وغیره سے بهرکر ان کے ذریعے بالائي عمارت کے لئے کرسي حاصل کی جاتي تهي اور یا اگر ان سے ته خانون کا کام لیا جاتا تها تو بالائی منزل سے زیرین کمرون مین داخل هونے کے لئے زینے یا سیڑهي کا استعمال کیا جاتا هوگا - ٹیکسله مین اس قسم کے ته خانون کي موجودگي کا ذکر فلو سٹریٹس نے بهي کیا هی - وه لکهتا هی که (ٹیکسله کے) مکانات اس طرح بنائے گئے هین که اگر هم باهر کي طرف سے دیکهین تو یك منزله نظر آئینگے لیکن اگر ان کے اندر جائین تو معلوم هوگا که ان مین زمین دوز کمرے هین - جنکي گهرائي بالائي کمرون کي بلندي کے برابر هی - حقیقت مین تو یه زیرین کمرے زمین دوز نهین لیکن اگر کوئي شخص گلي مین سے کهڑے هوکر دریچون کي اکهری قطار کا

مشاهده کرے اور بالائي کمرون سے سیڑھی کے ذریعے زیرین کمرون مین اترے اور پھر ان کمرون کو زمین دوز ته خانے کہے تو اوس کی اس غلطي کو نظر انداز کیا جا سکتا ھی -

شہر سرکپ کے مکانات کی دوسري قابل ذکر خصوصیت ارنکی وسعت ھی - یعني اگر ارنمین دو سے زیاده منزلین نه هوتین تب بهی ارنمین اوس سے کہین زیاده مکانیت هوتي جتني که اوس زمانے مین ایك واحد کنبے کي رهائش کے لئے ضروري تهی - یه ممکن هی که قدیم شهر روما کی جداگانه بڑي بڑی حویلیون ' یا زمانۂ حال کے اطالوي یا دوسرے شہرون کے سلسله مکانات ، کی طرح ان مکانات مین بهي کئي کئی کنبے رها کرتے هون - لیکن یه قیاس بهي بظاهر قرین عقل معلوم هوتا هی که شہر کے اس حصے مین شاید یونیورسٹي (۱) کي عمارات واقع تهین اور ان مکانون مین یونیورسٹي کے اساتذه اور طلباء رها کرتے جنهین یقیناً اوس سے کہین زیاده

(۱) ٹیکسله کي شهرت بحیثیت دارالعلوم ایام قدیم یعنی " جاتکا " یا " قصص پیدائش بدهه " کي تالیف کے زمانے سے تعلق رکهتي هی - اگرچه بہت ممکن هی که پہلي صدي عیسوي تك بهي یه شهر علم و هنر کا مرکز رها هو -

مکانیت درکار تهی جتنی که عام مکانون مین مل سکتی هی -

شهر سرکپ کی عمارات کی تیسری ممتاز خصوصیت یه هی که متعدد مکانات مین ایک ستوپے کی عمارت پائي جاتی هی - یه ستوپے بلا استثناء ایسے صحنون مین واقع هین جو بڑے بازار یا شاهراه کے متصل هین اور جن مین بازار مذکور سے بخوبي آمد و رفت هوسکتی هی - ان مین سے دو ستوپے جو نهایت اچهي حالت مین هین سلسلهاے عمارات (G) و (F) مین واقع اور غالبا جین مذهب سے تعلق رکهتے هین (۱)- (G) وه سلسله عمارات هی جو محل سے شمال کو آتے هوئے سب سے پہلے بازار کي دائین یا مشرقي جانب ملتا هی - اس کے صحن مین جو ستوپه بنا هی اوسکي کرسی مستطیل شکل کے هی جس کے پهلوؤن پر پانچ پانچ ستون ' اونکے نیچے ایک زناري " گولا " اور اوپر " مدکے اور گٹی " کے نمونے کي کنده کاري سے مزین کارنس هی - ستوپے کا ڈهولنا ' گنبذ اور چهتري ضائع هوچکے هین لیکن اونکے چند حصے ملبے سے کهودکر

Bloci

(۱) ان ستوپون کے نقش جین مذهب کے ستوپون کے نقشون سے بهت مشابه هین جن کي تصاویر متهرا کے بعض مرقعون پر کهدي هوئي ملي هین اس سے ظاهر هوتا هی که یه ستوپے بدهه مذهب سے نهین بلکه جین مت سے تعلق رکهتے هین -

نکالے گئے هین - ان کے علاوہ جمشیدي طرز کے دو ستونون کے ٹکڑے بهي ملبہ سے درآمد هوئي هین جنکے اوپر شیرون (۱) کي تصویرین بني هوئي تهین اور جو غالباً ستوپے کی کرسي کے سرون پر قائم تھے - علاوہ ازین ایک کٹهرہے کے بهت سے ٹکڑے بهي ملے هین جو ستوپے کے چارون طرف لگا هوا تها - کرسی کے وسط مین اور ستوپے کي بالائي سطح سے قریباً ۴ فٹ نیچے ایک چهوٹا سا تبرکات کا خانہ بنا هوا تها جس مین سے ایک سنگ صابون کي ڈبیا اور ایک چهوٹي سي طلائي ڈبیا دستیاب هوئی - پہلی مین دورانی بادشاہ ایزز اول کے عہد حکومت کے آٹهہ تانبے کے سکے اور دوسري مین جلي هوئی هڈي اور سونیکے پترے کے چهوٹے چهوٹے ٹکڑے اور عقیق اور یشب کے منکے تھے - ایزز اول سنہ ۵۸ قبل مسیح مین تخت نشین هوا تها اس لئے ان سکون کي موجودگی سے ثابت هوتا هی کہ یہ ستوپہ بهی غالباً اول صدي قبل مسیح کے دوسرے نصف مین تعمیر هوا هوگا -

---

(۱) یہ شیر بلا شبهہ اون شیرون کي نقل هین جو راجہ آسوک نے بدهہ مذهب کے اکثر مشهور ستوپون کے قریب اپني لاٹهون کے اوپر قائم کئے تھے -

اس ستوپے کے زینے کے جنوبی پہلو کے قریب ہی ایک چھوٹا سا مربع چبوترہ ہی جس کی تعمیر کا اصلی مقصد اب تک معلوم نہین ہوا - اسی قسم کا ایک چبوترہ سلسلہ (F) کے ستوپے اور ایک جنڈیال کے بڑے ستوپے کے قریب بھی ملا ہی - ان چبوترون کی ظاہری ہیئت سے یہ امر غیر اغلب معلوم ہوتا ہی کہ وہ کسی ستون کا وزن برداشت کر سکتے ہون - ہان یہ ممکن ہی کہ اون کے اوپر چشمے (۱) یا دیپ دان قائم کئے گئے ہون -

مندر مقابل دوراستون واقعہ سلسلہ (F)

مکانات کے دوسرے سلسلے (F) مین جو ستونہ ہی وہ بھی پہلے ستوپ کا ہم عصر مگر نسبتہ زیادہ شاندار ہی (Plate XII) - اس کے دوار پر کارنتھی طرز کے ستون بنے ہین جنمین سے دو کے عمود گول ہین اور باقی سب کے چوکور - ستونون کے درمیانی فاصلے تین مختلف نمونون کے طاقچون سے مزین ہین - انمین سے دو طاقچے جو زینے کے قریب ہین - اون زیبائشی مثلثون سے بہت مشابہ ہین جو یونانی

(۱) مجاورون کی اصطلاح مین چشمہ اوس برتن کو کہتے ہان جس مین کسی مزار مقبرہ کے قریب کبوترون و دیگر پرندون کے پینے کے لئے پانی بھرا رہتا ہی - یہ برتن عموما اسی چبوترے وغیرہ کے اوپر قائم ہوتا ہی - اہل ہنود کے مندر مین بھی اکثر اس قسم کے چشمے دیکھے گئے ہان - (مترجم)

PLATE XII.



SIRKAP VIEW OF SHRINE OF THE DOUBLE-HEADED EAGLE.

عمارات کے روکار پر ہوا کرتی ہیں - درمیانی طاقچوں میں بنگالی جھتوں کی طرز کی لہردار محرابیں بنی ہوئی ہیں اور سروں کے طاقچے قدیم ہندی طرز کے پھاٹکوں (تورنا) کے ہم شکل ہیں جن کی بہت سی مثالیں متھرا کی تصاویر میں پائی جاتی ہیں - درمیانی اور بیرونی طاقچوں کے اوپر ایک ایک پرندہ بیٹھا ہے جو بظاہر عقاب معلوم ہوتا ہے - انمیں ایک عقاب دو سر والا بھی ہے اور ٹیکسلہ میں اس تصویر کی موجودگی خاص دلچسپی رکھتی ہے - اول اول اس قسم کی تصویریں ان ہٹائٹ(۱) نقوش پر بنی ہوئی ملی ہیں جو مغربی ایشیا سے دستیاب ہوئے ہیں - علاوہ ازیں "زمانۂ مساجت" کے ایک قدیم ہاتھی دانت پر بھی، جو ملک سپارٹا سے ملا ہے، اس قسم کی ایک تصویر کندہ ہے - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد یہ نشان اہل سیتھیا کے ساتھ خاص طور پر منسوب ہو گیا تھا اور ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اہل سیتھیا ہی نے اس نشان کو ٹیکسلہ میں رواج دیا - سیتھیا سے یہ نشان روس اور جرمنی میں پہنچکر وہاں کے شاہی جھنڈوں

(۱) Hittite - عہد عتیق میں ممالک شام کے شمالی حصے کی ایک زبردست طاقتور اور مہذب قوم جو غالباً سامی الاصل نہ تھی - پنجاب کے ہٹی شاید اسی قوم کی نسل سے ہیں - (مترجم)

کی ریست بنا اور تیکسلہ سے رجے نکر اور لنکا میں پہنچا -

اس عمارت کے چہرے کی چنائی میں کنجور استعمال کئے گئے تھے اور اس چنائي پر اور ستوپے کے حاشیوں اور دیگر آرائشی نقش و نگار پر ابتداً چونے کا پلستر کیا گیا تھا - لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا چونے کی استرکاري کی اور بہت سی باریک تہیں اوسپر چڑھتي گئیں حتیٰ کہ ستوپے کي کھدائی کے وقت سرخ ' ارغواني اور زرد رنگ کي استرکاري کے نشانات پائے گئے - ڈھولنے اور گنبد کي استرکاري پر غالباً نقش و نگار بھی بنے ہوئے تھے جنپر رنگ چڑھا ہوا تھا - اور گنبد پر تین چھتریاں قائم کی گئی تھیں - سیڑھیوں کے انجام پر اور ستوپے کي کرسي کے گرد ایک چھوٹی سی دیوار تھی جس کا بیروني چہرہ بودھہ طرز کے کٹھرے سے مزین تھا - اور اوسکے چند ٹکڑے ملبے میں سے دستیاب بھي ہوئے ہیں - اس ستوپے کي شکل و شباہت کا ' جبکہ وہ بالکل صحیح و سالم تھا ' معقول اندازہ متھرا کی ایک صورت سے کیا جاسکتا ھی جس کی تصویر مسٹر وي - اے - سمتھہ کی تالیف متھرا کے جین ستوپے اور دیگر آثار عتیقہ میں (پلیٹ ۱۲ پر) دي ہوئي ھی - معلوم ہوتا ھی کہ یہ صورت ستوپہ زیر

بحث کي تعمیر کے تھوڑے ھی عرصہ بعد تیار ھوئی تھی - لیکن اس مین جو ستوپہ دکھایا گیا ھی وہ اپني طرز ساخت مین بالکل ھندي نمونے کا ھی - حالانکہ سرکپ کا ستوپہ اوس سے مختلف ھی - اس مین زیبائشی ترتیب کا تمام تار و پود یعنی ساز ' ستون ' دندانے دار کارنسین ' اور مثلث نما طاقچے سب یونانی طرز کے ھین اور جو تھوڑا بہت ھندي عنصر ہے بھي تو وہ صرف ایسی آرائشی جزئیات مین پایا جاتا ھی جیسے پھاٹک ' محرابي طاق ' اور ستونون کے اوپر والے بریکٹ ۔

اب صرف یہ بتلانا باقی رہ گیا ھی کہ اس ستوپے کا تبرکات کا خانہ وسط ستوپہ مین اسکي موجودہ سطح سے ۳ فٹ ۲ انچ نیچے ملا تھا لیکن اوس کے تبرکات بہت عرصہ پہلے آڑ چکے تھے -

عمارات کے جس سلسلے مین یہ ستوپہ واقع ھی اوس مین ایک نہایت قابل قدر انکشاف ایک آرامی کتبے کي صورت مین ھوا ھی . یہ کتبہ سنگ مرمر کے ایک ٹکڑے پر کھدا ھوا ھی جو وضع قطع سے کسي ھشت پہلو ستون کا حصہ معلوم ھوتا ھی اور اس سلسلے کے شمال مغربي گوشے مین ' ستوپے کے قریب ھی ' کمرہھائے نشان (a^1) و (a^2) کي درمیاني دیوار مین چنا ھوا ملا تھا (دیکھو تصریر - Plate XIII, a) - اب چونکہ

آرامی کتبہ

یہ کمرے قریب قریب شاہ ایزز اول کے عہد کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اسلئے ضرور ہی کہ یہ کتبہ بھی اپنی موجودہ خستہ اور شکستہ حالت میں سن عیسوی کے آغاز سے قبل ہی اس دیوار میں چنا گیا ہو - کتبے کے حروف اور اوسکی زبان آرامی ہیں اور رسم‌الخط ایسے نمونے کا ہی جو چوتھی صدی قبل مسیح سے منسوب ہو سکتا ہی - لیکن عبارت کے معنی تا حال غیر معین ہیں - ڈاکٹر اول - ڈی بارنٹ (Barnet) اور پروفیسر کاؤلے (Cowley) کا خیال ہی کہ اسمین " دیودار اور ہاتھی دانت " کے ایک محل کی تعمیر کا مذکور ہی لیکن ایک دوسری توضیح کے بموجب اسمین ایک نج کے عہد و پیمان کا ذکر ہی اور نیز اوس قدغن کا جو اس عہد کے توڑنے سے عاید ہوگا - اس کتبے کی دریافت کھروشٹی رسم‌الخط کے مبداء کے ضمن میں خاص دلچسپی رکھتی ہی اس لئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ٹیکسلہ میں کھروشٹی حروف آرامی رسم‌الخط سے اخذ کئے گئے - اور آرامی زبان کو اخمینیون نے سنہ ۵۰۰ ق - م - میں شمال مغربی ہند پر قبضہ ودخل جمانے کے بعد اس ملک میں رائج کیا - (جس علاقے میں کھروشٹی رسم‌الخط کا رواج رہا ہی اوس میں ٹیکسلہ سب سے بڑا شہر تھا) -



(a) SIRKAP ARAMAIC INSCRIPTION.



(b) JAULIAN STUPA CASKET

چھوٹی چھوٹی قدیم اشیا جو سرکپ سے برآمد ہوئین

سرکپ کے ان مکانون اور نیز دوسرے مکانون سے جو چھوٹی چھوٹی نادر اشیاء برآمد ہوئی ھین وہ تعداد مین بہت زیادہ اور نوعیت مین بہت مختلف ھین - ایک کثیر تعداد تو مختلف شکل اور جسامت کے مٹی کے برتنون کی ھی جن مین چراغ ' پانی پینے کے پیالے ' لوبان‌دان اور بڑے بڑے گھڑے شامل ھین جو تین سے چار فٹ تک اونچے ھین اور تیل ' اناج ' یا اسی قسم کی دیگر اشیاء رکھنے کے کام آتے تھے - علاوہ ازین پختہ مٹی کی چھوٹی چھوٹی مورتین اور کھلونے ' پتھر کے پیالے ' ساغر ' اور منقش اور سادہ طشتریان ' آھنی ظروف اور دیگر اشیاء جن مین پھاوڑے ' کھلنے بند ھوجانیوالی کرسیان ' تپائیان ' گھوڑون کی لگامین ' قفلون کی ' کنجیان ' درانتیان ' تلوارین ' خنجر ' ڈھالون کے پھول ' اور تیرون کے پیکان شامل ھین ' کانسی اور تانبے کے پیالے ' چراغ ' ڈبیان ' عطر دانیان ' منقش گھنڈی‌دار سوئیان ' گھنٹیان اور انگوٹھیان ' اور مزید برآن کئی ھزار سکے اور سونے چاندی کے بہت سے زیورات بھی سرکپ سے دستیاب ھوئے ھین - ان تمام چیزون کا مفصل بیان اس رھنماء کے احاطے سے باھر ھی لیکن چاندی اور

ا

سونے کی چیزوں کے دو ذخیرے نہ صرف اپنی ذاتی قدر و قیمت اور دلچسپی کی وجہ سے خاص طور پر قابل ذکر ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ وہ سب چیزیں لاہور پہنچا دي گئی ہیں جہاں ممکن ہی کہ ٹیکسلہ آنے والوں میں سے بہت سے اشخاص کو اونکے دیکھنے کا موقع نہ ملے - یہ دونوں ذخیرے (Block - E) سے دستیاب ہوے ہیں - انمیں سے ایک تو سطح ثانی یعنی ستھی پارتھیائی عہد کی سطح پر کمرہ (C 18) سے ملا اور دوسرا درمیانی چوک کے شمالی حصے میں قدرے بلند سطح سے - (دیکھو سرکپ کا سطحی نقشہ Plate XIV)۔ان ذخیروں میں سے جو چیزیں برآمد ہوئیں - اون کی تفصیل حسب ذیل ہی :—

اشیاء برآمدہ از کمرہ (C 18)

۱ — ہارپوکریٹز (Harpocrates) نامی کمسن دیوتا کي کانسی کی مورتی :— اس دیوتا نے ایک انگلی اپنے لبوں پر رکھی ہوئی ہی جس سے خاموشی کا اظہار مقصود ہی اس کے بائیں ہاتھہ میں کوئی چیز تھي (ممکن ہی کہ پھول ہو) لیکن وہ ضائع ہو چکي ہی - یہ تصویر یونانی صنعت کے آخري دور کي یادگار ہی (دیکھو تصویر - Plate XV)



[illegible] FIGURE OF HARPOCRATES.

اس تصویر سے قریباً دو فٹ نیچے مٹي کا ایک گھڑا دستیاب ھوا جس کے منہہ پر ایک تھالي ڈھکي ھوئي تھي - یہ تھالي دو پتلے پتلے پتروں کي بني ھوئي ھی ایک لوھے کا جو نیچے کي طرف ھی اور دوسرا چاندي کا جو اوپر کي جانب ھی اور دونوں پترے چاندي کي میخوں سے جڑے ھوئے ھیں - کیا عجب ھی کہ اول اول اس تھالي سے کسي ڈھال کے پھول کا کام لیا جاتا ھو !

۲ — یوناني دیوتا ڈایونیسس (Dionysus) کا سر :— یہ سر چاندي کے پترے کا بنا ھوا ھی جس پر چہرے کے خط وخال ٹھپے کے ذریعے نمایاں کئے گئے ھیں - اور ایک ٹیک (۱) پر رکھا ھوا ھی - دیوتا کے سر پر بالوں کی بجائے انگوري بیل لپٹي ھوئي ھی ؛ کان نوکدار ھیں ؛ دائیں ھاتھہ میں شراب کا دو دستے والا ساغر اور سر کے پیچھے مذھبي عصا (thyrsus) ھی جس کے سرے پر گھنٹي لٹک رھي ھی - ٹیک کے پیش پر پھول اور کھجور کے پتے بنے ھیں اور پچھلی طرف ایک خمدار چھجہ ھی جو اس غرض سے بنایا گیا تھا کہ اگر سر کو میز پر ترچھا رکھنا چاھیں تو باساني رکھہ سکیں - طرز

(۱) تصویر میں ٹیک نہیں دکھائي گئي -

ساخت کے لحاظ سے یہ سر بالکل یونانی اور اعلیٰ درجے کی صنعت کا نمونہ هی (Plate I) -

۳ — نقرئی چمچہ :— اس کے دستے کا سرا (بکری کے) کھر سے مشابہ هی - باقی حصہ مخروطی شکل کا اور چمچے کی الٹی طرف جڑا هوا هی - دستے پر نیچے کی جانب موش دُم نمونے کا اُبھار هی - طرز ساخت یونانی هی بعینہ اسی قسم کے چمچے پامپیائی(۱) سے بھی دستیاب هوئے هیں (Plate XVI , 15) -

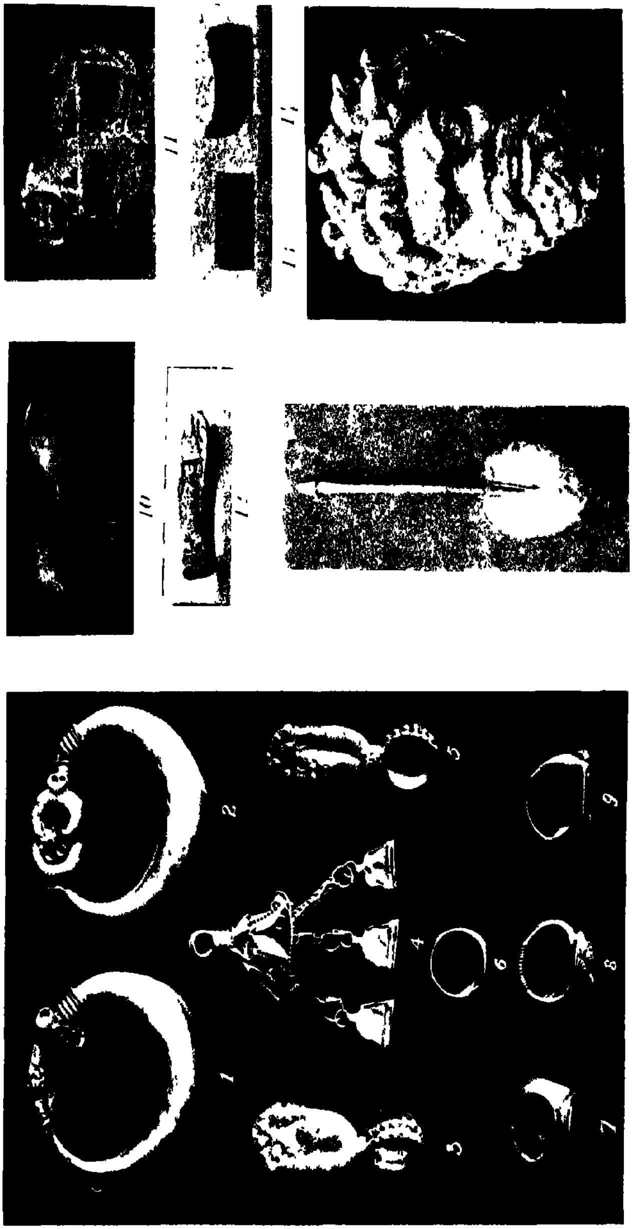
۴ — طلائی کنگنوں کے دو جوڑے :— (یہ کنگن درمیان سے پولے هیں اور) انکے منہہ سونے کے پتروں سے بند کئے گئے هیں -

۵ — طلائی بالیوں کا ایک جوڑا :— انکے کنڈوں میں قبضے لگے هوئے هیں جو گھوڑے کے دوهرے نعل سے مشابہ هیں - هر قبضے پر ایک ایک تسمہ ' دو دو پان اور ایک ایک پانچ پتیوں والا پھول بنا هی - پانوں اور پھولوں میں مصنوعی جواهر جڑے هوئے تھے جو اب ضائع هو چکے هیں - (Plate XVI, 1-2)

---

(۱) - Pompeii اٹلی کا قدیم شہر جو ایک کوہ آتش فشاں کے پھٹنے سے تباہ هو گیا تھا - (مترجم)

PLATE XVI.



SIRKAP: JEWELLERY FROM HOUSE E AND OTHER OBJECTS.

۶ — دو طلائي جهمکے :— هر جهمکے مین ایک ایک چهلا اور آویزہ هی - چهلون کے اوپر کي سطح منکون اور دانون کي دوهري قطار سے مزین هی - نیچے دندانےدار غنچه نما آویزے لٹک رهے هین - (Plate XVI, 3 and 5) -

۷ — پهول نما طلائی جهومر :— اسکے بالائی حصے مین چهه لمبي لمبی پتیان هین جنکي پشت پر دانےدار کمانیان لگي هین اور اوپر کے سرون پر چهه چهوٹے چهوٹے پان کی شکل کے پتے هین جنمین سے ایک پتے پر مصنوعی یا اصلي جواهرات جڑے هوئے هین - بڑي پتیون کے نیچے ایک دانےدار چهلا لگا هی جس مین زنجیرون کے ذریعے تین گهنٹیان آویزان هین (Plate XVI, 4)

۸ — سونے کي انگشتري :— اس کي مهر کي جگه مسطح هی - اور اوس پر کهروشٹي حروف مین الفاظ سندر لسه اور نندي پد یعني بیل کے کهر کا نشان کنده هین - (Plate XVI, 6)

۹ — سونے کي انگوٹهي جس کي مهر بیضوي هی - مهر مین عقیق کا نگینه جڑا هوا هی جسپر یوناني طرز

کے مطابق کارنو کوپیا (۱) اور ایک منقش برتن اور برچھے کی تصاویر بنی ہوئی ہیں - (Plate XVI, 7)

۱۰ — سونے کی انگوٹھی :— اس کی مہر بھی بیضوی ہی - مہر میں چاندی کا پترا جڑا ہوا ہی جس کے نقش و نگار ایسے مدھم ہو گئے ہیں کہ اونکا مطلب نکالنا ناممکن ہی - (Plate XVI, 8)

۱۱ — سونے کی انگوٹھی :— اس کی مہر مسطح ' مستطیل شکل کی ہی اور اوسکے دونوں طرف سونے کے چار چار موتی یا بوندیں ہیں - مہر میں سنگ لاجورد کا نگینہ جڑا ہوا ہی جس پر ایک سپاہی ہاتھہ میں برچھا اور ڈھال لئے کھڑا ہی - اور سپاہی کے بائیں جانب قدیم براھمی رسم الخط میں ذیل کے الفاظ کندہ ہیں :—

. . . . سمدا و سہ

نقش و نگار کی طرز یونانی ہی (Plate XVI, 9)

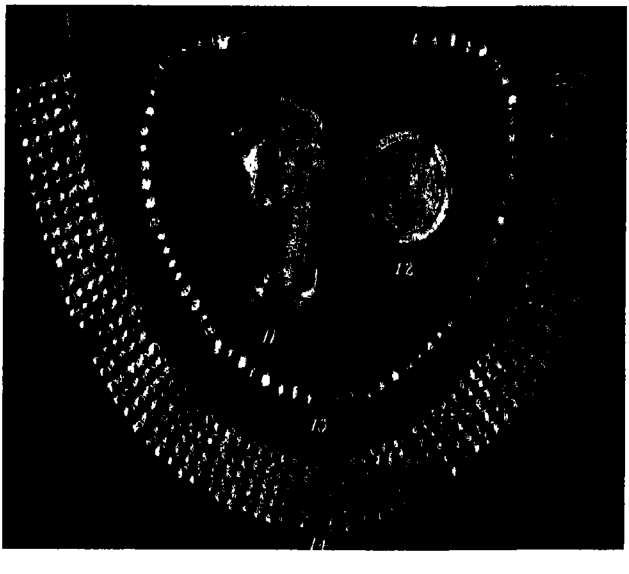
۱۲ — طلائی زنجیر جو چار دوھری زنجیروں کو

(۱) Cornucopia لاطینی علم الاصنام میں اوس بکری کے سینگ کا نام ہی جسنے مشتری (Jupiter) کو دودھہ پلایا تھا - اس تصویر کے گرد عموماً بہت سے ستارے بنائے جاتے ہیں جن سے افراط اور بہتات کا اظہار مقصود ہوتا ہی - (مترجم)

PLATE XVII.



a



b

آپس میں گوندھہ کر بنائی گئی ھی - اس کے ایک سرے پر جھلا اور دوسرے سرے پر کنڈا ھی (Plate XVII, 8)

۱۳ — طلائی ھار کے چھہ ڈھولنے کی شکل کے لٹکن :— ان کے خول پر مختلف نمونے کے جالی کے کام کی آرائیش ھی جس میں نقلی فیروزے ' جھسوار اور دیگر قیمتی پتھر جڑے ھوئے ھیں - ھر لٹکن میں دو دو کنڈے لگے ھیں (Plate XVII, 7) -

۱۴ — جالی کے کام کے سات طلائی منکے :— انپر غالباً نقلی جواھر جڑے ھوئے تھے (Plate XVII, 6) -

۱۵ — طلائی مرکیوں کا جوڑا جنکے سروں پر تار لپٹے ھوئے ھیں (Plate XVII, 4-5) -

۱۶ — طلائی مرکی جسکی ساخت بہت بھدی ھی - (Plate XVII, 3)

۱۷ — بیضوی شکل کا طلائی تعویذ :— اسکے وسط میں جو قیمتی پتھر جڑا ھوا تھا وہ غایب ھو چکا ھی -

۱۸ — دو پہلدار طلائی بندے جنمیں یاقوت کے محدب نگینے جڑے ھوئے ھیں - یہ غالباً بالیوں میں پہننے کے لئے تھے (Plate XVII, 9) -

۱۹ — مخروطی شکل کے پولے طلائی آویزوں کا جوڑا (Plate XVII, 10) -

۲۰ — ساتھہ پولے طلائی منکے :— یہ سب شکل مین مدور هین مگر جسامتین مختلف هین (Plate XVII, 13) -

معلوم هوتا هی کہ اشیائے مذکورہ پہلي صدي قبل مسیح مین سپرد زمین کي گئی تهین - لیکن اونمین سے اکثر کي فرسودہ حالت سے ثابت هوتا هی کہ وہ اس برتن مین رکھے جانیسے قبل بهي بہت عرصہ تک استعمال مین رہ چکي تهین - کانسي کي مورت میرے خیال مین پہلي صدي قبل مسیح کي بني هوئي هی - اور لاجورد والي انگوٹهي اور ڈایونیسس کا سر اوس سے ایک صدي قبل کے هین - آج تک هندوستان مین جس قدر قدیم اشیاء برآمد هوای هین اونمین ڈایو نیسس کا یہ سر یونانی صنعت کا بہترین نمونہ هی ٭

وسطي چوک کے شمالي حصے سے برآمد شدہ اشیاء

۲۱ — پردار آفرو ڈائٹي[1] یا سائکے[2] کي تصویر - یہ سونے کے پترے کي بني ہوئي ہی جسم کے اعضاء اور نقش و نگار ٹھپے کے ذریعے بنائے گئے ہیں - (Plate XVII, 11)

۲۲ — گول طلائي تمغہ :— اسکے نقش بھي ٹھپے کے ذریعے بنائے گئے ہیں - وسط میں پردار کیوپڈ[3] رقص کر رہا ہی اور دیوپڈ کے گرد منحنی خط کھنچے ہوئے ہیں ۰ یہ اور تصویر نمبر ۲۱ دونوں بہت بھدي ہیں اور بظاہر اس طرح بني ہوئي معلوم ہوتي ہیں کہ سونے کے پتلے پتلے پتروں کو سانچوں میں رکھکر اوپر سے ہتوڑي سے کوٹ لیا گیا ہی تاکہ تصویر کے خط و خال خوب واضح ہوجائیں -

۲۳ — سنگ جیسنتھہ (jacinth) کے بیضوي شکل کے نو محدب نگینے جو نیچے کي طرف سے خالي ہیں

---

(۱) Aphrodite - یوناني علم الاصنام میں محبت کي دیوي (مترجم)

(۲) Psyche - روح انساني کو مجازاً ایک خوبصورت عورت بناکر ظاہر کرتے ہیں جسپر عشق کا دیوتا فریفتہ ہی - (مترجم)

(۳) Cupid - عشق کا دیوتا (مترجم)

(یعنی مسطح نہیں) - ان پر وکٹری[1] ' ایراس[2] '
انسانی تصویروں کے اوپر کے نصف دھڑ ' وغیرہ وغیرہ
مختلف قسم کی شکلیں کھدی ہوئی ہیں -

۲۴ — عقیق کا ایک چپٹا دانہ :— اسپر بھی ایک
نصف تصویر کھدی ہوئی ہے - یہ دانہ شکستہ
ہے -

۲۵ — یاقوت کے تین محدب دانے :— جو نقطے اور
حرف ڑ کی شکل کے ہیں اور غالباً کسی چیز میں
جڑے ہوئے تھے -

۲۶ — شیشے کے دو بیضوی نگینے :— انمیں سے
ایک ہموار سطح کا ہے جس پر سبز ' سفید ' اور
نیلے رنگ کے خط ہیں - اس کے نقش بہت مدھم
ہیں - دوسرا محدب اور خاکستری رنگ کا ہے - اسکے
نقش بھی مدھم ہیں اور وسط میں بال آگیا ہے -

۲۷ — طلائی ہار کے ۷۴ دانے :— بیچ میں سے پولے
ہیں - دونوں سروں پر سوراخ ہیں تاکہ انمیں
دو دھاگے پروئے جا سکیں (Plate XVII, 14) -

۲۸ — بلور اور نقلی فیروزے کے چند مختلف الاشکال
محدب اور چپٹے ٹکڑے :— یہ ٹکڑے بمعہ ان نگینوں کے

---

(۱) Victory - یونانیوں کے ہاں فتح کی دیبی - (مترجم)
(۲) Eros - یونانی علم الاصنام میں محبت کا دیوتا -(مترجم)

جن کا ذکر اوپر آیا هی کسي چیز مین جڑے هوئے تهے -

۲۹ — نئے نمونون کے اکیس نقري سکّے :— یه سکّے پارتهیائي بادشاهون مین سے ساسان ' سپیڈ انیز اور سنارسترا کے اور کشاني بادشاه کیڈ فائسیز ثاني کے عهد حکومت کے هین -

شاهراه کي مغربي جانب Block E کے بالمقابل جو سلسله مکانات هی - اوسمین قابل ذکر عمارت وه ستوپه هی جو جنوب مشرقي گوشے مین واقع هی - اسمین داخل هونے کے لئے مشرقي جانب سات سات سیڑهیون کا دوهرا زینه بنا هی جسکي پیش کي چنائي مین مربع کنجور لگے هوئے هین - اس ستوپے کي کرسي پتهر کي بهاري بهاري دیوارون سے بني هوئي هی جو کرسي کے وسط مین آکر مل جاتي هین اور جن کے درمیاني فاصلون مین ملبه بهرا هوا تها - اس عمارت کے عین وسط مین کهدائي کرنیسے سطح زمین سے سات آٹهه فٹ گهرائي پر ایک مربع کمره برآمد هوا مگر افسوس هی که اس کے تبرکات پہلے هي کسي نے کمرے کو کهود کر نکال لئے تهے -

مندر D ستوپۂ مذکور سے اور آگے شمال کو شاہراہ کي شرقي جناب اهل بودهه کا ایک عظیم‌الشان محرابي (۱) مندر هی جس کا سطحي نقشہ (Plate XIV) پر دیا هوا هی - یہ مندر ایک مستطیل شکل کے وسیع چوک مین واقع هی اور اسکا رخ مغرب کي جانب هی - مندر کے دروازے کے پہلوؤن پر دو بلند چبوترے اور احاطے کی مغربی دیوار کے ساتھہ بھکشوؤن کے رہنے کے لئے حجرے بنے هوئے تہے - موجودہ مندر سیتھي یا پارتھیائي عهد کي کسی قدیم عمارت کے کهنڈرات پر قائم هی - چنانچہ اسکي تعمیر کے وقت اون قدیم کهنڈرات کو ملبے سے بھرکر ایک بلند چبوترہ بنا لیا گیا جس کے مغربي جانب ایک دوهرا زینہ مهیا کیا گیا - اس چبوترے کے بنانے سے دو فائدے مدنظر تہے - ایک تو یہ کہ صحن کی سطح هموار هوجائیگي اور دوسري یہ کہ مندر بھی دیکھنے مین زیادہ شاندار نظر آئیگا - چوک مین داخل هوتے هی دائین اور بائین جانب جو دو چبوترے (C^1 و C^2) هین وہ در اصل

---

(۱) Apsidal - ایسي عمارت جس کے ادک ضلع کي دیوار هلالي یا کثیر الزوایا هو (مترجم)

دو چھوٹے چھوٹے ستوپوں کی کرسیاں ھیں جنکے ملبے میں سے بہت سے چونے اور پختہ مٹی کے بنے ھوئے سر اور اور بہت سے آرائشی اجزائے عمارتی دستیاب ھوئے جن سے کسی زمانہ میں یہ ستوپے مزین تھے - ان میں سے ایک سر جسکے خط و خال عجیب و غریب ھیں (Plate XVI, 16) میں دکھایا گیا ھی - اسکے بڑے بڑے نکیلے کانوں سے ظاھر ھوتا ھی کہ یہ سر کسی یونانی ساتیر[1] کا ھی -

ان چونے اور مٹی کے سروں کی وقعت اس لئے اور بھی زیادہ ھوجاتی ھی کہ ھم ان کی ساخت کے زمانے کی قریب قریب یقینی طور پر تعیین کرسکتے ھیں - مذکورہ بالا چوک کے ملبے میں ' نیز ان صحنوں میں سے جو اسی سلسلے میں دوسری جگہ واقع ھیں ' بے شمار سکے بھی دستیاب ھوئے ھیں اور باستثنائے چند قدیم سکوں کے جو انکے ساتھ پائے گئے یہ سب سکے یا تو کدولا کیڈ فائسیز کے عہد حکومت کے ھیں یا ھرمائیس کے زمانے کے - ان سے ھم اس نتیجے پر پہنچتے ھیں کہ یہ عمارت پہلی صدی عیسوی کے آخری حصے ھی میں برباد ھونی شروع ھوگئی تھی -

(۱) Satyr - جنگل یا نباتات کا دیوتا جس کا نصف بدن انسان سے اور نصف بکری سے ملتا ھی (مترجم)

صحن کے وسط مین عظیم‌الشان محرابی مندر بنا ھی جس کو اوسي طرح کرسي دے کر سطح صحن سے بلند کیا ھی جس طرح صحن کو سطح بازار سے اونچا کیا تھا - مندر کے وسط مین ایک وسیع مستطیل کمرہ (nave) (۱) ' اوس کے سامنے ڈیوڑھي اور پیچھے ایک مدور کمرہ (apse) ھی اور تمام عمارت کے گرد پردکھشنا ھی جس مین سامنے کی ڈیوڑھي سے داخل ھوتے تھے - بحیثیت مجموعی مندر کا نقشہ بالکل اوسي قسم کا ھی جیسا کہ کوہ برابر (ضلع گیا . صوبہ بہار) مین غار سداما کا - اگر کچھہ فرق ھی تو یہ کہ غار سداما مین ڈیوڑھي اور پردکھشنا نہین بنائے گئے - مدور کمرے کا قطر ۲۹ فٹ ھی اور ابتداءً اس کے وسط مین ضرور کوئی ستوپہ بنا ھوگا جسکو کسي سابق متلاشئي خزانہ نے بالکل تباہ اور برباد کردیا - اس کی بنیادین خلاف معمول سطح فرش سے ۲۲ فٹ نیچے سے اتھائي

---

(۱) جنرل کننگھم کو اس وسطي کمرے سے سوختہ متی کي ایک غیر معمولی قد و قامت کي ' تصویر کے اجزا دستیاب ھوئے تھے - گول کمرے کو میجر کراکرافٹ نے کننگھم سے پہلے ھي کھدوالیا تھا - اور کننگھم نے اس کمرے کو کوئان ' حوض یا تہ خانہ خیال کیا - دیکھو کننگھم سروي رپورٹ جلد ۲ صفحات ۱۴۸ - ۱۴۷ و جلد ۵ صفحہ ۷۴ -

گئی ھین ' جس کے بظاہر دو سبب معلوم ہوتے ھین - ایک تو یہ کہ بالائی عمارت بے اندازہ وزنی تھی اور دوم یہ کہ خالص اچھوتی زمین پر قائم کرنے کی غرض سے بنیادون کو قدیم عمارات کے افتادہ ملبے کے نیچے تک لیجانا ضروری تھا (۱) -

قدیم فرش کی سطح کے نزدیک دیوارون مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک سیدھا افقی شگاف تھا جو اب مٹی سے بھر گیا ھی - مندر کی تعمیر کے وقت اس شگاف مین چوبی شہتیر رکھے گئے تھے جو اب ضائع ھوچکے ھین (۲) -

مندر کی اونچائی کا صحیح صحیح اندازہ لگانا تو ناممکن ھی لیکن غالب گمان یہ ھی کہ وسطی

---

(۱) جنرل کننگھم کا بیان ھی کہ گول کمرہ کوڑے کرکٹ سے بھرا ھوا تھا اور میجر کراکرافت کو ۱۸ فٹ کی گہرائی پر پتھرون کا ایک پختہ فرش ملاتھا - آگے چل کر جنرل مذکور کہتا ھی کہ گول کمرے کی دیوارون پر (غالباً حصص زیر زمین سے مراد ھی) چونے کے پلستر کے نشانات موجود تھے - پہلا بیان یقیناً غلط اور ویسا ھی نا درست ھی جیسا کہ عمارت کا وہ نقشہ جو اوس کی رپورٹ جلد ۵ مین پلٹ ۱۹ پر دیا ھوا ھی یا اوس کا یہ بیان کہ وسطی کمرہ گول کمرے کے مشرقی جانب واقع ھی -

(۲) اب اس شگاف مین چوکور تراشے ھوئے پتھرون کا ایک ردہ لگا دیا گیا ھی (مترجم)

اور گول کمررن مین مغربی دروازے سے' یا اوس کے اوپر ایک کھڑکي کے ذریعے سے' روشني پہنچائي جاتي هوگي اور پردہ نہشنا کے لئے بیرونی دیوار مین کھڑکیان لگاکر۔ (مندر جنڈیال مین بهی' جس کا ذکر آگے آئیگا' بعینه یهي طریقه اختیار کیا گیا تها) - لکڑی کے ٹکڑون' اور بے شمار آهني میخون' زنجیرون اور پتیون وغیرہ سے جو ملبے مین ملی هین' ظاهر هوتا هی که مندر کی چهت لکڑي کی بني هوئي تهي - اگر وہ چهت مسطح تهي تو ضرور هی که اوس پر مٹي بچهائی گئی هو۔ اور اگر ڈهلوان تهي تو ممکن هی که اوس کے اوپر دهات کی چادرون کے ٹکڑے لگادئے گئے هون کیونکه مٹي کا کوئي کهپرا اس عمارت سے بر آمد نهین هوا۔

ستوپه واقع صحن (A)

صحرائي مندر اور شهر کي شمالی فصیل کے مابین جو عمارات واقع هین ارن مین' سوائے ایک وسیع صحن کے جو شاهراہ کي مشرقي جانب هی اور جس کے وسط مین ایک مربع ستوپه بنا هوا هی' اور کوئي عمارت اس قابل نهین که اوس کا ذکر خاص طور پر کیا جائے - جن صحنون کا ذکر پہلے آچکا هی اونکي نسبت یه صحن بهت وسیع هی اور خلاف معمول اس کے چارون پہلوؤن پر رهائشي حجرے بهي بنے هوے هین - اس اختلاف کي وجه بظاهر

یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ ستوپہ تو عام لوگوں کی
عبادت کے لئے وقف تھا - اور جن ستوپوں کا ذکر پہلے
آچکا ہے وہ خاص خاص اشخاص کے لئے مخصوص
تھے - اس ستوپے کے تبرکات تو پہلے ہی
غائب ہوچکے تھے لیکن "تبرکات کے خانے" سے
دیگر اشیاء کے علاوہ بلور کے چند شکستہ ٹکڑے
بھی برآمد ہوئے جو بلا شبہہ بلور کی ایک نہایت
خوشنما صندوقچی کے اجزا ہیں اور جنکی خوبصورت
طرز ساخت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صندوقچی
عہد موریا کی یادگار ہوگی - اس وقت جو ٹکڑے
دستیاب ہوئے ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ
اپنی درست حالت میں یہ صندوقچی اس قدر
بڑی تھی کہ اس ستوپے کے تبرکات کے خانے
میں اس کا داخل ہونا ناممکن تھا - اس سے یہ نتیجہ
نکلتا ہے کہ صندوقچی مذکور اپنی موجودہ شکستہ
حالت ہی میں ستوپے کے اندر رکھی گئی تھی
اور غالباً جو "آثار" اس ستوپے میں دفن کئے گئے
وہ بھی کسی قدیم عمارت سے لئے گئے ہونگے - لیکن
چونکہ بلور کی صندوقچی، جس میں وہ "آثار"
رکھے تھے، ٹوٹ گئی تھی - اس لئے اس کے شکستہ
ٹکڑوں ہی کو بہ احتیاط تمام محفوظ کرلیا گیا ۔
اس قسم کے ٹکڑوں کا تبرکات کے ساتھ تعلق رکھنا

K

ہی اُنہیں خاص عظمت و عزت کا مستحق کردیتا ہی - چنانچہ دھرما راجکا کے قصے سے یہ بات خوب واضح ہوجاتی ہی - کیونکہ جب بدھہ کی سوختہ نعش کے " آثار " تقسیم کئے گئے تو درونا کے حصے میں صرف وہ برتن آیا تھا جس میں مقامی لوگوں نے " آثار " مذکور رکھے تھے - علاوہ ازیں سانچی ' سارناتھہ اور دیگر قدیم مقامات سے بھی ایسے شکستہ برتن برآمد ہوئے ہیں جن سے اس خیال کی بخوبی تصدیق ہوتی ہی -

سرکپ کے شمالی دروازے اور اوس کے استحکامات کی کھدائی مکمل ہوجانے کے بعد غالباً یہ عمارت بھی ویسی ہی دلچسپ ثابت ہوگی جیسی اس شہر کی دیگر مشہور عمارات - خصوصاً اس لئے کہ ایک قدیم شہر کا دروازہ ' شمال مغربی ہندوستان میں پہلی مرتبہ آشکار ہوگا - سردست جس قدر کھدائی ہوچکی ہی وہ ابھی اوس حد تک نہیں پہنچی کہ اوس سے ان استحکامات کے نقشے کا صحیح اندازہ لگایا جاسکے - تاہم اس قدر تو عیاں ہی کہ بڑے دروازے کے سامنے بیرونی جانب ایک پردے کی دیوار تھی - جس میں دروازے کے محاذ سے کچھہ ہٹ کر ایک دوسرا دروازہ بنایا

دروازۂ شہر

گیا تھا - بڑے دروازے کے مغرب میں ، فصیل
کی اندرونی جانب ، چند مستحکم کمرے ھیں
جن میں شاید محافظ دستۂ فوج رھتا تھا - ان
کمروں کے بالمقابل ، یعنی شاھراہ کی مشرقی جانب
ایک دمدمے کے بقیات ھیں جس کے ذریعہ
محافظین شہر فصیل پر چڑھ سکتے تھے - دروازے
کے عین اندر اور باھر سطح زمین ڈھلوان تھی -
اور جوں جوں اندرون شہر کی سطح زمین اونچی
ھوتی گئی دروازے کی اندرونی زمین کی سطح
بھی زیادہ ڈھلوان ھوتی چلی گئی - اس طرح شہر
کا پانی نکالنے کے لئے ایک گہرا نالہ بنانے کی ضرورت
پیش آئی - دروازے کے ضمن میں دلچسپی کی ایک
اور بات یہ ھے کہ مشرق کی طرف فصیل کے
بالکل قریب ایک دالان بنا ھوا ھے جہاں شہر
میں داخل ھونے والے مسافر دم لیتے اور حسب ضرورت
پانی حاصل کرسکتے تھے -

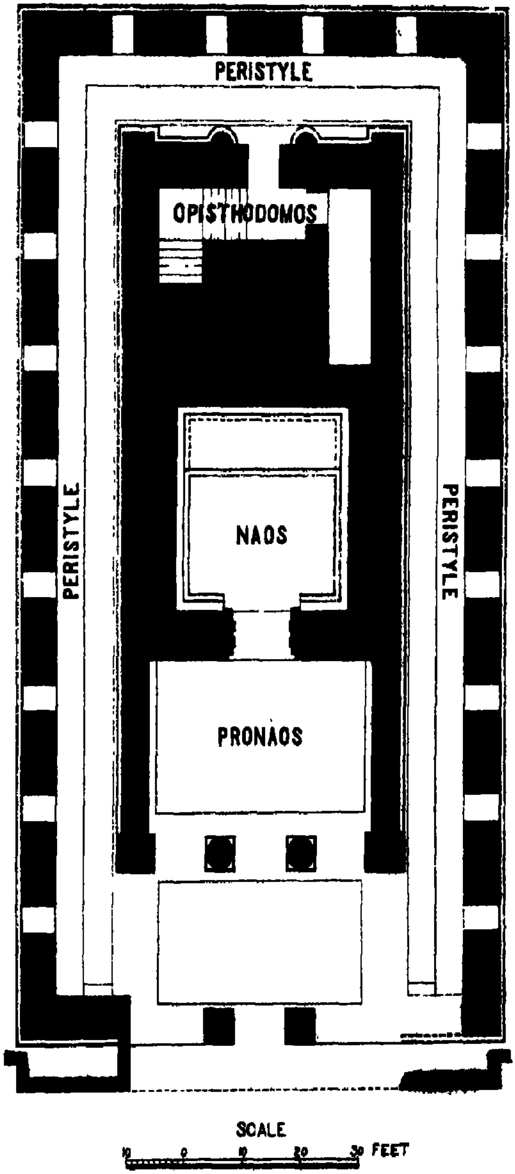
باب ۷

جنڈیال

سرکپ سے ٹہیک شمال کي طرف چل کر ہم اوس نواح شہر میں سے ہوتے ہوئے جو کچاکوٹ کے نام سے مشہور ہی ، جنڈیال کے دو اونچي ٹیلون پر پہنچتے ہیں جن کے درمیان سے غالباً حسن ابدال اور پشاور کو جانیوالي قدیم سڑک گذرتي تہي - انمیں سے مشرقي ٹیلہ جنرل کننگہم کے وقت میں ملحقہ کہیتون سے قریباً ۴۵ فٹ بلند تہا - سنہ ۶۴ - ۱۸۶۳ع میں جنرل مذکور نے اس ٹیلے میں سرسري کہدائي کي اور سطح زمین سے سات یا آٹہہ فٹ کي گہرائي پر ایک وسیع عمارت کي چند دیوارین دریافت کین - اس عمارت کي نسبت اونہے یہ خیال ظاہر کیا تہا کہ وہ کسي زمانے میں مندر کا کام دیتي تہي - اتفاق کي بات ہی کہ جنرل کننگہم کا یہ خیال ، کہ اس ٹیلے کے نیچے کسي مندر کے آثار دبے ہوئے ہیں ، بالکل صحیح نکلا - لیکن جو دیوارین (۱) اوس نے

(۱) یہ دیوارین بہت شکستہ تہین - اور کہدائي کا کام زیرین عمارت تک پہنچانے کے لئے ضروري تہا کہ اون کو توڑ کر بالکل نکلوا دیا جاے -

JANDIAL TEMPLE: PLAN.



ڈوہ ملبے منٹی کے اندر سے نکلوائی تھین وہ عہد وسطی کی ایک عمارت سے تعلق رکھتی تھین - اور قدیم مندر کے آثار ان دیوارون سے بھی آٹھہ یا نو فٹ نیچے جاکر آشکار ہوے -

یہ مندر ایک مصنوعی ٹیلے پر ' جو اس پاس کی زمین سے ۲۵ فٹ بلند ہی ' شہر سرکپ کے شمالی دروازے کے ٹھیک سامنے واقع ہی اور اس طرح اس کا محل وقوع نہایت با موقعہ اور دلکش ہی اوس نکاس کو شامل کرکے جو ڈیوڑھی کے سامنے ہی پچھلی دیوار تک مندر کا طول ۱۵۸ فٹ ہی - ایوان اگر ستونون کے سلسلے (یعنی کھڑکیون والی دیوار) کو جو اس کے چارون طرف قائم ہی نکال دیا جائے تو سو ۱۰۰ فٹ سے کچھہ ہی اوپر رہ جاتا ہی - اس وقت تک جتنے مندر ہندوستان مین دریافت ہوئے ہین ان سب سے اس مندر کا نقشہ الگ اور بالکل مختلف ' مگر یونان کے قدیم منادر سے غیر معمولی مشابہت رکھتا ہی (ملاحظہ ہو نقشہ Plate XVIII) - یونان کے معمولی ستون‌دار مندرون مین عموماً چارون طرف ستونون کا سلسلہ (peristyle) ' سامنے پیش

ڈیوڑھی (pronaos) اور عبادت گاہ (naos) اور پس پشت ایک عقبي ڈیوڑي (opisthodomos) ہوا کرتي ہی - اہل روما اس عقبی ڈیوڑھي کو پوسٹیکم (posticum) کہتے تہے - بعض مندرن مین مثلاً مندر پارتہینان واقعهٔ شہر ایتہنز (۱) یا مندر آرٹیمس واقعه ایفیسس (۲) مین عبادتگاہ اور عقبي ڈیوڑھي کے درمیان ایک زائد کمرہ بہي ہی - اور مندر "پارتہینان" مین اس کمرے کا نام پارتہینان یعني " دوشیزہ دیبی ایتہیني کا کمرہ " هي - جنڈیال کے اس مندر کا نقشه بہي ہو بہو مذکورہ بالا مندرون کے مطابق ہی اور اگر کچهہ فرق ہی تو صرف یہ کہ اس کے تین طرف ستونون کے سلسلے کي بجاے ایک پختہ دیوار ہی جس مین تہوڑے تہوڑے فاصلے پر بڑي بڑي کہڑکیان بني ہوئي ہین جنکے ذریعے وافر روشني پردکہشنا مین پہنچتي تہي - مندر کے دروازے پر، جو جنوبي جانب ہی، یوناني طرز کے دو ستونون کے بقیات نظر آتے ہین جن کے دو طرف ایک ایک مربع نیم ستون

The Parthenon at Athens. (۱)

The Temple of Artemis at Ephesus. (۲)

تھا (۱) - ان ستونوں اور نیم ستونوں پر دروازے کی بالائی کڑیوں کے سرے قائم تھے - ستونوں کے جنوب میں ایک فراخ ڈیوڑھی ھی جس کی دوسری طرف ان کھمبوں کے جواب میں اسی قسم کے در اور ستون اسی طریقے سے (یعنی دو نیم ستونوں کے درمیان) قائم ھیں - اوسکے بعد یونانی مندروں کی طرح پیش ڈیوڑھی آتی ھی جہاں سے ایک فراخ دروازے کے ذریعے عبادتگاہ میں داخل ہوتے ھیں - مندر کی پشت کی جانب ایک اور کمرہ ھی جسے عقبی ڈیوڑھی سمجھنا چاھئے - اس مندر اور یونانی مندر کے نقشے میں جو اصولی فرق ھی وہ یہ ھی کہ عقبی ڈیوڑھی اور عبادتگاہ کے درمیان جو ایک زائد کمرہ یونانی مندروں میں ہوتا ھی اوس کی بجاے اس مندر میں ٹھوس چنائی کردی گئی ھی

---

(۱) ان سے ذرا چھوٹے مگر اسی طرز کے یونانی ستون جنرل کننگھم کو بھی موضع مروڑہ ملھاران کے قریب ایک بودھ عمارت کے ملبے میں ملے تھے - دیکھو کننگھم سروے رپورٹ جلد ۵ ص ۹۹ اور تصاویر پلیٹ ۱۷ و ۱۸ -

جسکی بنیادین فرش مندر سے بیس فٹ سے بھی زیادہ نیچے چلی گئي ھین - ان بنیادون کی گہرائی سے ھم بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ھین کہ انکے اوپر جو عمارت تعمیر کی گئی تھي وہ بہت وزنی ' مندر کے دیگر حصص سے بہت زیادہ بلند ' اور غالباً ایک مینار کی صورت مین تھی - اس مینار پر چڑھنے کے لئے فراخ زینے بنائے گئے تھے جو عقبی ڈیوڑھی سے شروع ھوکر مندر کے پہلوون کے متوازی چلے جاتے تھے - ان مین سے دو زینے اس وقت تک موجود ھین اور کم ازکم تین زینے اونکے اوپر اور تھے - یہ زینے جون جون اوپر چڑھتے ' چوڑائی مین کم ھوتے جاتے تھے - مینار کي بلندي غالباً چالیس فٹ کے قریب تھی -

اس مندر کی چنائی کنجور اور چونے کے پتھر کي ھی - دیوارون پر ابتداً چونے کا پلستر کیا ھوا تھا جس کے بقیات اس وقت بھي کہین کہین نظر آتے ھین لیکن آیونی نمونے کے ستون اور نیم ستون ریتیلے پتھر کے ھین - اور اونکي کرسیان ' عمود اور پرکالے تین علیحدہ علیحدہ ٹکڑون مین بنے ھوئے اور ایک دوسرے کے ساتھہ اوسی پتھر کے چوکور ٹکڑون کے ذریعے جوڑے ھوئے تھے جو اونکے وسط مین لگائے گئے تھے -



VIEW OF JANDIAL TEMPLE.

بعینہ یہی طریقہ یونانی عمارات مین بھي رائج تھا
(دیکھو Plate XIX) - علاوہ ازین یونانی مندرون مین
عام طور پر ستونون کے مختلف حصون کي مسطح
سطحون کو گھس گھس کر نہایت صفائی کے
ساتھہ وصل کیا کرتے اور معلوم ہوتا ھی کہ
مندر جنڈیال مین بھي ستونون کي ساخت مین
یہي طریقہ اختیار کیا گیا یعنی مختلف ٹکڑون
کي چپٹي سطح کو وسط مین سے قدرے
مجوف تراش کر اور سرون پر چارون طرف کسي
قدر ابھرا ہوا کنارہ چھوڑ کر بعد مین اوس کو گھس
لیا گیا - ان ستونون کی کرسیون کے حاشئے اپنی
وضع قطع مین کچھہ ایسے نازک نہین لیکن ان کے
پرکالے جنہپر " برگ و پیکان " اور " منکے اور کٹي " کے
نمونون کي منبت کاري ھی خاصے خوشنما ہین -
بعض ستونون اور نیم ستونون کي کرسیون مین
(غالباً زلزلون کے باعث) قدیم زمانے ھي مین
درزین پڑگئي تھین جن کي مرمت بعد مین
اس طرح کي گئي کہ درزون کے قریب پتھرون کے

خستہ پہلوون کو کاٹ کر مسطح اور سیدھا بنالیا اور حسب ضرورت نئے ٹکڑے لگاکر سب کو آھنی میخون کے ذریعے جوڑ دیا -

عبادت گاہ کی دیوارون کی اندرونی جانب سطح فرش کے قریب دیوارون کے نچلے حصے پر " گولے اور غلطے " کی آرایش ہی - اور شمالی دیوار پر اس آرایش کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس دیوار کے ساتھہ جو ۴½ ہتہ اونچا چبوترہ بنا ہی وہ بعد میں ایزاد کیا گیا تھا - وہ دروازہ جس کے ذریعے پیش ڈیوڑھی سے عبادت گاہ میں داخل ہوتے ہیں اوسمیں غالباً لکڑی کے کواڑ لگے تھے جن کو لوہے کی پتیون کے ذریعے مستحکم کیا گیا تھا - چنانچہ ان پتیون کے بہت سے ٹکڑے اوس سوختہ ملبے کے اندر سے برآمد ہوئے ہیں جو فرش پر بکھرا پڑا تھا -

اب رہی اس مندر کی بالائی عمارت ، سو اوسکے افریز اور کارنس وغیرہ سب لکڑی کے اور بلا شبہ اہل یونان کی آیونی طرز پر بنائے گئے تھے تاکہ آیونی نمونے کے کھمبون ، نیم ستونون اور دیوارون کی آرایش سے مطابقت کھاسکیں - چھت بھی لکڑی ہی کی تھی لیکن یونانی مندرون کی چھتون کی طرح ڈھلوان نہ تھی - اسلئے کہ اگر ڈھلوان ہوتی تو غالباً

اوسکے اوپر کھپریل ڈالی جاتی (۱) اور اوس صورت مین دو چار کھپرے تو ضرور هی افتاده ملبے مین سے دستیاب ہوتے - حالانکه فرش مندر پراسی قسم کی چیزون کا نشان تلک نہین پایا گیا - بخلاف اس کے بہت سی لمبی لمبی آهنی میخین اور دروازون کے قبضے اور لکڑی کے جلے ہوئے شہتیر ملبه مین سے برآمد ہوئے هین اور فرش پر ملبے کی مٹی کی ایک موٹی ته بھی ملی هی - جس مین دیوارون کے پلستر کے بڑے بڑے ٹکڑے اور کوئلے ملے ہوئے هین - ان امور کی بنا پر هم اس نتیجه پر پہنچتے هین که اوس مینار کو چھوڑ کر جو عمارت کے وسط مین بنا تھا مندر کی باقی چھت اکثر ایشیائی عمارات کی طرح مسطح اور هموار تھی - جس کی کڑیون کے اوپر (تختے اور اون کے اوپر) مٹی کی صرف پانچ چھه انچ موٹی ته جمادی گئی تھی -

وثوق کے ساتھه یه کہنا بہت مشکل هی که یه بے نظیر مندر کس مذهب کی عبادت کے لئے وقف تھا - اهل بودهه سے تو کم از کم اس کا کوئی واسطه نه تھا اس لئے که نه تو اس کے

(۱) یه بھی ممکن هی - که چھت پر تانبے یا پیتل کی چادرون کے ٹکڑے استعمال کئے گئے هون لیکن ادهه جلی مٹی کی موٹی ته جو فرش پر ملی هی اس خیال کی تردید کرتی هی -

اندر بدھہ مذھب کي کوئي مورتي ملي اور نہ اس کے ملنے مین سے کسي قسم کے " آثار " هي برآمد ھوئے - علاوہ ازین اس کي غیر معمولي ساخت بهي اهل بودهه کے تمام ،علومہ مندر کے نقشون سے بالکل مختلف هی - اور انهي وجوہ کي بنا بر ھمین اس مندر کے برهمني یا جیني مذھب سے تعلق رکہنے کا خیال بهي رد کرنا پڑیگا - برخلاف اس کے ' عمارت کے وسط مین اور عبادت گاہ کے عین پس - پشت ' ایک عالیشان مینار کي موجودگي بہت معني خیز هی - اور میرا ذاتي خیال یہ هی کہ یہ مینارہ اصل مین " زگرت " تھا جو اهرام کي طرح مخروطي شکل کا اور عراق کے زگرتون کي طرح بلند تھا - پس اس مینار کي موجودگي ' ور تصویرون کي قطعي عدم موجودگي ' کو مدنظر رکھتے هوئے مین اس نتیجہ پر پہنچا هون کہ یہ مندر آتش پرستون کے مذھب سے تعلق رکھتا تھا - اس مینار کي چوٹي پر بیٹھہ کر وہ لوگ چاند ' سورج اور ان تمام اشیا کي پرستش کیا کرتے جو اونکے خیالات کو آئین قدرت کي طرف متوجہ کرسکتي تھین - اندروني عبادتگاہ مین آگ کي متبرک قربانگاہ تھي اور اوسکے پہلو مین ایک چبوترہ تھا جہان

کھڑے ہوکر پجاری اوس میں ایندھن ڈالا کرتے (۱) ۔ ہمیں معلوم ہی کہ شاہی زگرت کے نقشے سے اہل فارس بخوبی آشنا تھے ۔ پس اس سے زیادہ قرین قیاس اور کیا بات ہوسکتی ہی کہ اونھوں نے اپنے آتشی مندر کے لئے اوس زگرت کا نقشہ اختیار کرلیا ہو ۔ فیروز آباد (واقعہ ایران) میں جو زگرتی مینار ہی اوس کی نسبت بہت سے محققین کا خیال ہی کہ وہ درحقیقت آتشین قربانگاہ تھی ۔ مزید برآن میرے دعوے کی تائید میں یہ امر بھی فراموش نہ ہونا چاہئے کہ یہ مندر نورانی پارتھیائی عہد میں

---

(۱) اس ضمن میں مشہور پارسی فاضل ڈاکٹر جے ۔ جے ۔ مودی کا وہ مضمون ملاحظہ ہو ۔ جو اخبار ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۱۵ع میں نکلا تھا ۔ اول اول میرا خیال تھا کہ آتشین قربانگاہ زگرت کی چوٹی پر واقع تھی اس لئے کہ ہخمنی زمانے میں اہل فارس کے آتشکدے اونچے مقامات پر بنائے جاتے تھے ۔ لیکن ڈاکٹر مودی کو اس میں کلام ہی کہ ٹیکسلہ میں ' جس کے مضافات میں مختلف مذاہب کے لوگ آباد تھے ' آتشین قربانگاہ ایسی بلند جگہہ بنائی دگئی ہو جہان سب کی نظر اس پر پڑ سکتی ۔

اوس وقت تعمیر ہوا تھا جبکہ ٹیکسلہ (۱) میں زرتشتیون کو بڑا غلبہ حاصل تھا

بہت ممکن ہی کہ عمارت زیر بحث وہی مندر ہو جسکا ذکر فلوسٹریٹس نے اپنی کتاب " لائف آف اپولونیس " مین کیا ہی اور جہان وہ خود اور اوس کا ہم سفر ڈیمس شہر میں داخل ہونے کے لئے شاہی اجازت کے انتظار مین ٹھیرے تھے - فلوسٹریٹس کا بیان ہی کہ " ہم نے فصیل شہر کے بالمقابل سنگھ کی طرح کے پتھر کا ایک وسیع مندر دیکھا جس کا طول سو ۱۰۰ فٹ کے قریب تھا - اور اوس کے ارد گرد ستونون کے سلسلے اور اندر ایک استہان تھا جو نسبتاً بہت چھوٹا مگر بحیثیت مجموعی قابل تعریف تھا کیونکہ اوسکی ہر ایک دیوار کے ساتھ پیتل کی تختیان میخون کے ذریعے جڑی ہوئی تھین جنپر پورس اور سکندر اعظم کے کارنامون کی تصویریں کندہ تھین " مذکورہ بالا

(۱) جو زمانہ اس مندر کی تعمیر کے لئے معین کیا گیا ہی وہ اس کی طرز تعمیر سے ظاہر ہوتا ہی - علاوہ ازین اسکی تائید اہل بودھہ کے مندر واقعہ موہڑا ملم‌ران سے بھی ہوتی ہی جہان سے جنرل کننگھم کو ایک عمارت کی بنیاد کے قریب عہد ایزز کے بارہ سکے ملے تھے -

بیان مین جو الفاظ " فصیل شہر کے بالمقابل "
واقع ہوئے ہین اون سے مندر جنڈیال کي جائے
وقوع بالکل واضح ہوجاتي ہی کیونکہ شمال کي طرف
سے ٹیکسلہ آنے والے مسافرون کو قدرتاً شہر کے شمالي
دروازے کے باہر انتظار کرنا پڑتا تھا - اندروني
عبادت گاہ یعني استھان کا غیر متناسب طریق پر
چھوٹا ہونا بھي معني خیز ہی اس لئے کہ مندر
جنڈیال کي یہ ایک نرالي خصوصیت ہی - علاوہ
ازین اگرچہ مندر کا طول سو ۱۰۰ فٹ سے کہین زیادہ
ہی لیکن اگر ستونون کے سلسلے کو نکال دیا جائے
تو سو ۱۰۰ فٹ کے قریب ہي رہ جاتا ہی - کونی بیئر
(Conybeare) اور دیگر مولفین نے جن یوناني الفاظ
کا ترجمہ " سنگ سماق " کیا ہی میرے خیال
مین اون کا ترجمہ یون ہونا چاہئے " پتھر جس پر چونے
کا پلستر کیا ہوا ہی " - یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ
ہندوستان مین چونا بنانے کے لئے سیپ ، گھونگے وغیرہ کا
استعمال قدیم الایام سے ہوتا رہا ہی -

ٹیلہ (B) کا ستوپہ اور خانقاہ

دوسرا ٹیلہ ، مندر جنڈیال والے ٹیلے سے ذرا مغرب کي
طرف واقع ہی - اس پر ایک موٹي موٹي دیوارون والي
اور بہت بڑي عمارت کے آثار موجود ہین جو قریب قریب

آتش پرستون کے مندر کی ہم عصر تھي - لیکن اس عمارت کي بناء فوقاني بالکل ضائع ہوچکي ہی اور سوا ے چند پیچ در پیچ بنیادي دیوارون کے اور کچھہ باقي نہین رہا - اس ٹیلے سے ذرا اور شمال کو' اور مندر سے قریباً چار سو گز کے فاصلے پر' دو اور چھوٹے چھوٹے ٹیلے ہین جو پلیٹ ۳۰ پر اشکال الف و ب مین دکھائے گئي ہین (Plate XXX. A-B) - (B) جو (A) کے مشرق مین ہی اوس کے اندر سے ایک درمیاني جسامت کے ستوپے کے کہنڈرات برآمد ہوے ہین جو ایک خانقاہ کے مربع چوک مین بنا ہوا اور دو مختلف زمانون سے تعلق رکھتا ہی - اول اول یہ ستوپہ سیتھي پارتھیائي عہد مین تعمیر ہوا تھا مگر اوس کے بعد غالباً تیسري صدي عیسوي مین' دوبارہ بنایا گیا - قدیم ستوپہ شکل مین مربع ہی اور اوس کي موجودہ دیوارین اس وقت پرانے فرش کے اوپر دو فٹ سے کچھہ ہي زیادہ بلند ہین - اس کے جنوبي روکار پر آگے کو بڑھا ہوا زینہ اور وسط مین ایک مربع "حجرہ تبرکات" ہی - کرسي پر معمولي طرز کا "ساز" اور "سار" کے اوپر چارون طرف چھہ - چھہ نیم ستون ہین جن کے اوپر اسي زمانے مین دندانے دار کارنس بني ہوي تھی - ستوپے کے مشرقي جانب بھي ایک

زینه هی حس کے قریب هي ایک چهوٹي سي مربع کرسي هی - یه کرسي وضع قطع مین ان کرسیون سے ملتي جلتي هی جو سرکپ کے مندر واقع سلسله (G) کے زیلے کے پہلوؤن پر بني هوئي هین -

جب یه ستوپه اور اسکے متعلقه حجرے گر گرا گئے تو ان کے کهنڈرات پر ایک دوسرا ستوپه اور حجرون کا ایک نیا سلسله تعمیر کیا گیا جن کا نقشه بالکل مختلف تها - اس دوسرے ستوپے کي کرسي گول اور نیم ایشلر طرز کے مطابق بني هوئي هی - کچهه عرصه هوا کننگهم صاحب نے اس ٹیلے کو کهدوایا تها لیکن معلوم هوتا هی که وه صرف بعد کے زمانے کي مدور عمارت تک هي پہنچ سکے - ان کا بیان هی که یه عمارت قطر مین چالیس فٹ هی لیکن وه غلطي سے اس عمارت کو وه ستوپه سمجهے جو راجه اشوک نے اوس مقام پر تعمیر کرایا تها جہان کسي گذشته جنم مین مہاتما بدهه نے اپنا سر نذر کردیا تها (دیکهو صفحه ۲۲۴) - کننگهم صاحب کي کهدائي سے قبل "حجرهٔ تبرکات" کو نور سقے نے کهول لیا تها لیکن لا علمي مین ان تبرکات کو جو اس کمرے مین پوشیده تهے باهر پهینک دیا تها - چنانچه

اوس مٹي اور ملبے مین سے جو اوس نے ستوپے کے قریب چھوڑا ' مجھے ایک محدب شکل کي چھوٹی سی نقرئي ڈبیا ملي جس کے اندر اوسی شکل کي مگر اوس سے چھوٹي ایک اور طلائي ڈبیا تھي اور طلائي ڈبیا مین ھڈي کا ایک ذرہ سا ٹکڑا رکھا ہوا تھا وہ بڑا برتن جس کے اندر یقیناً یہ ڈبیان رکھي ھوئي تھین غائب ھوچکا تھا -

ستوپہ (ب) دوسرا ٹیلہ جو نسبتاً چھوٹا ھی ستوپہ (B) سے کوئي سو فٹ کے فاصلے پر جانب غرب واقع ھی - جنرل کننگھم کا بیان ھی کہ اس کو دیہاتیون نے اون سے پہلے ھي کھول لیا تھا - کننگھم صاحب لکھتے ھین کہ اس ٹیلے مین بھي ایک ٹوٹا پھوٹا " مندر " مدفون تھا - لیکن درحقیقت اس مین سے ایک ستوپے کے آثار برآمد ھوے ھین جو وضع قطع مین بالکل ویسا ھی ھی جیسا کہ مذکورہ بالا ستوپون مین سے قدیم ستوپہ اگرچہ اس کي چنائي اور آرائشي جزئیات اوس قدیم ستوپے کی نسبت کسي قدر بھدي ھین - اس ستوپے کے اندر سے نہ تو تبرکات ملے اور نہ اس کے ملبے مین سے دلچسپي کي کوئي اور چیز دستیاب ھوئي -

باب ۸

سرسکھہ - لال چک - بادل پور

سرسکھہ کا محل وقوع

شہر سرسکھہ میں پہنچنے کے لئے ہمیں آتش پرستوں کے مندر کی طرف لوٹنا اور وہاں سے پختہ سڑک پر ۱½ میل کے قریب خانپور کی طرف جانا پڑیگا - ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ ٹیکسلہ کے تینوں شہروں میں سرسکھہ (۱) سب سے آخری اور جدید شہر ہی اس لئے کہ اسکو راجگان کشان اور اونمیں سے غالباً راجہ ددشک نے آباد کیا تھا - وہ ٹیلے جن کے نیچے اس شہر کی جنوبی اور مشرقی فصیل دبی ہوی ہی لنڈی نالے کے پار اس وقت بھی سڑک سے بخوبی نظر آتے ہیں لیکن شمالی اور مغربی دیواریں یا تو کھیتوں کی موجودہ سطح کے نیچے پوشیدہ ہیں یا توڑ پھوڑ کر برباد کردی گئی ہیں جس کا نتیجہ

---

(۱) جنرل کننگہم کا خیال ہی کہ چونکہ چھترپ کا لفظ بدل کر سترپ (Satrap.) ہوگیا ہی (اور چھہ اکثر س سے بدل جاتی ہی) اسلئے سرسکھہ کا موجودہ نام غالباً قدیم چھہر چھکسہ سے بگاڑا ہوا ہی - جس کا ذکر لیاکاکشولکا (صوبہ‌دار متھرا) کے کتبہ میں آیا ہی -

یہ ہی کہ ان دو ضلعوں کی حدود کی تعیین میں بڑی دقت پیش آتی ہی - مشرقی استحکامات کا تھوڑا سا حصہ شہر کے جنوب مشرقی گوشے کے قریب کھود کر ظاہر کیا گیا ہی اور پہلے ہم اسی کھدائی کا ذکر کرینگے - شہر کی فصیل ۱۸ فٹ ۲ انچ موٹی اور انگھڑ پتھروں کی بنی ہوئی ہی لیکن اوس کے چہرے پر بڑے ڈائیپر نمونے کی صاف چنائی ہی سطح فرش کے قریب اس دیوار کی ساتھہ ساتھہ اندرونی اور بیرونی جانب ایک گول پشتہ بنا ہوا ہی جو فصیل کی تکمیل کے بعد بظاہر اوس کی بنیادوں کو مضبوط کرنیکے لئے ابزاد کیا گیا تھا - فصیل کی بیرونی جانب ۹۰ - ۹۰ فٹ کے فاصلے پر برج ہیں جن کا سطحی نقشہ نصف دائرہ کی شکل کا ہی اور جن میں داخل ہونے کے لئے دیواروں کی موٹائی میں تنگ رستے بنائے گئے ہیں - برجوں اور دیواروں میں روزن بھی رکھے گئے ہیں جو قدیم فرش کی سطح سے کچھہ کم پانچ فٹ کی بلندی پر گول پشتے کے عین اوپر واقع ہیں - برجوں کے روزن باہر کی طرف کو زیادہ فراخ ہیں اور دیوار کے بیرونی پدش پر ان کو مثالثی محرابوں کے ذریعے اسطرح بند کیا ہی کہ وہ بالکل مغربی نمونے کے معلوم ہوتے ہیں - روزنوں کے نیچے، برجوں کے اندر کی طرف، دیوار میں ایک لمبا افقی شگاف ہی جو اب مٹی سے

سرسکھ کے استحکامات

اٹ گیا ھی اور اوس مقام کو ظاھر کرتا ھی جہان فصیل کی تعمیر کے وقت چنائی کے اندر لکڑی کے شہتیر دئے گئے تھے - اس سے اور نیچے ' یعنی قدیم فرش کی سطح پر ' اور برجون کے دروازون کے بالمقابل ' بعض برجون مین ایک اور سوراخ بھی ملا ھی جو بلا شبہ بدر رو کا کام دیتا تھا - برجون کا فرش پختہ یعنی چونے کا تھا جس مین بالو ریت کی بڑی مقدار ملی ھوی تھی -

ان استحکامات کا مقابلہ سرکپ کے استحکامات سے کیا جاے تو معلوم ھوگا کہ چند اھم خصوصیات مین وہ ایک دوسرے سے بہت مختلف ھین اول تو یہ کہ سرسکھہ کی دیوارون کے چہرے پر ربل چنائی کی بجائے ' جو یونانی اور تورانی عہد مین رائج تھی ' ڈائپر کلان کے نمونے کا کام ھی جو ابتداے عہد کشان سے تعلق رکھتا ھی - دوم - سطح فرش پر کھڑے ھوکر لڑنے والے محافظین کے لئے سرسکھہ کے استحکامات مین روزن رکھے گئے ھین - سوم - بیرونی برج بجائے مستطیل اور ٹھوس ھونے کے گول ھین اور ان مین خلا ھی

بعد کے زمانے کے ھندی قلعون کے برجون کی مانند غالباً سرکپ اور سرسکھہ کے برج بھی دو یا دو

سے زیادہ منزلوں میں اوٹھائے گئے تھے اور اونکی بالائی منزل سرسکھہ کے برجوں کی نیچے والی منزل کی طرح پولی تھی - علاوہ ازین یہ امر بھی قرین قیاس ھی کہ دونوں شہروں کی فصیل کے ساتھہ ایک بلند چبوترہ بھی تھا جس کے ساتھہ ساتھہ روزنوں کی قطارین بنی ھوی تھین تاکہ اوس چبوترے پر بیٹھہ کر مدافعین حملہ آور افواج پر تیر باری کرسکین -

شہر سرسکھہ دو اور امور مین بھی سرکپ سے مختلف ھی - یعنی اول تو سرسکھہ کا عام نقشہ قریب قریب مستطیل شکل کا ھی - اور دوسرے وہ ایک کھلی وادی مین واقع ھی - معلوم ھوتا ھی کہ سرسکھہ کے بانیوں کو اون قدرتی فوائد کی نسبت جو پہاڑوں سے اونھین حاصل ھوسکتے تھے بظاھر اپنے مصنوعی ذرائع حفاظت پر زیادہ اعتماد تھا - ھماری موجودہ علمی اور عمارتی تحقیقات اس قدر وسیع نہین کہ اون کی امداد سے اس امر کا قطعی فیصلہ ھوسکے کہ آیا یہ نئی خصوصیات خود ھندوستان کے فوجی علم التعمیر کی ترقی کا نتیجہ تھین یا ان کو بیرونی حملہ آور یعنی اھل کشان وسط ایشیا یا دوسرے ممالک سے اپنے ساتھہ لائے تھے -

چھوٹی چھوٹی قدیم اشیاء مین جو سرسکھہ کے برجون مین دستیاب ہوئین ہرمالیس اور کیڈ فالیسیز اول کے عہد حکومت کے تانبے کے سکے جو سطح فرش پر ملے ' اور ہاتھی دانت کا بنا ہوا ایک آئینے کا دستہ ' اور اکبر اعظم کے عہد کے ۵۹ پیسے جو سطح زمین کے قریب ہی برآمد ہوئے تہے ' قابل ذکر ہین -

مرضع ترفکیان

سرسکھہ کی اندرونی حالت ' سرکپ کی نسبت ' کھدائی کے لئے کم موزون واقع ہوئی ہی - کیونکہ اول تو وہ تمام رقبہ جو چاردیواری کے اندر محدود ہی نشیب مین واقع ہی اور اوس پر کثرت سے آبپاشی ہوتی رہی ہی جس کا لا بدی نتیجہ یہ ہوا کہ قدیم کھنڈرات سطح زمین کے بہت نیچے دب گئے ہین - دوم وہ چند ٹیلے جو مزروعہ کھیتون مین ادھر اودھر نظر آتے ہین اور بلا شبہہ نسبتاً زیادہ اہم عمارات کی جائے وقوع کا پتہ دیتے ہین اونپر اب یا تو قبرستان اور زیارات واقع ہین یا موجودہ زمانے کے دیہات (مثلاً پنڈکاتھرا اور پنڈورہ وغیرہ) آباد ہوگئے ہین - قبرستانون اور زیارتون مین تو کسی قسم کی دست اندازی کرنی ہی غیر ممکن ہی اور موجودہ دیہات کو غیر آباد کرنے کے لئے بے اندازہ

مصارف کي ضرورت - الغرض شہر سرسکھ مین جس مقام پرکھدائي کا کام شروع کیا گیا ھی وہ موضع ٹوملیان[1] اور پنڈورا کی ٹیلون کے مابین واقع ھی - اس جگہ کسانون کو اثنائے قلبہ رانئ مین اکثر ترشے ھوئے پتھر اور مٹي کے برتن ملا کرتے اور خیال تھا کہ کچھہ قدیم عمارات سطح زمین کے قریب ھي برآمد ھوجائیگي - چنانچہ گزشتہ کھدائي کے اثنا مین اسجگہ ایک پیچ در پیچ سلسلۂ مکانات آشکار ھونا

(۱) دیکھو " کننگھم سروے رپورٹ " جلد ۲ - صفحہ ۱۳۳ اور جلد ۵ - صفحہ ۶۷ - اس موضع کے قریب ایك ٹیلے مین سے کننگھم کو تانبے کا وہ مشہور لکھا ھوا پترا دستیاب ھوا تھا جس پر سنہ ۷۸ کي تاریخ دي ھوئي ھی - لیکن کننگھم کو بھي پورا یقین نہ تھا کہ یہ کتبہ ٹھیك کس مقام سے ھاتھہ لگا - جگہ تو وہ کہتا ھی کہ " جس مقام سے یہ کتبہ ملا وہ سرسکھہ سے جنوب مغرب کي طرف قریباً ایک ھزار گز کے فاصلے پر واقع ھی " - اور دوسري جگہ لکھتا ھی کہ " کتبۂ مذکور موضع ٹوفکیان سے ملا تھا " جو شہر سرسکھہ کے اندر واقع ھی - ان متضاد بیانات کي اصل وجہ یہ ھی کہ یہ کتبہ کننگھم کو نہین بلکہ نور بہشتي کو ملا تھا جس نے مختلف اوقات مین اس کے متعلق مختلف بیانات دئے جو سب کے سب نا قابل اعتبار ھین - موضع ٹوفکیان کے قریب جو کھنڈرات اس وقت تك برآمد ھوئے ھین وہ اس کتبے سے بہت بعد کے زمانے کے ھین - اور یہ امر زیادہ قرین قیاس معلوم ھوتا ھی کہ کتبہ مذکور اندرون سرسکھہ سے نہین بلکہ موضع گانگو کے کسي ستوپے سے ملا ھوگا -

شروع ہوا ہی جو ممکن ہی کہ آیندہ بے حد دل چسپ ثابت ہو - سردست صرف دو صحنون کے حصے برآمد ہوئے ہین - بڑا صحن مغرب مین اور چھوٹا مشرق کی طرف واقع ہی - ان کے ارد گرد کمرون کے سلسلے ہین اور دونون صحن ایک رستے کے ذریعے ملے ہوئے ہین - اس عمارت کے نقشے اور اس کی وسعت کی بابت سردست صرف اتنا کہا جاسکتا ہی کہ یہ عمارت بھی اونھی اصولون پر تمیر کی گئی تھی جن کے مطابق سرکپ کی قدیم عمارات بنی ہین - یعنی اس مین بھی ایک کھلا صحن اور اوس کے چارون طرف کمرون کی قطارین ہین - عمارت کا جو حصہ اس وقت تک برآمد ہوچکا ہی اوسکی جسامت اور عمارتی خط و خال سے اندازہ لگایا جائے تو یہ قیاس قرین عقل معلوم ہوتا ہی کہ یہ عمارت بھی بالآخر ایک شاندار اور وسیع تعمیر ثابت ہوگی اور بہت ممکن ہی کہ اوس قدیم عمارت سے مشابہ ہو جس کو شہر سرکپ مین محل کے نام سے موسوم کیا گیا ہی - لیکن ایک حیثیت سے ان دونون مین قابل لحاظ فرق پایا جاتا ہی - اگر سرکپ کے محل کا اوسی شہر کے دوسرے مکانات سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ بخلاف ان مکانات کے ، محل مذکور مین ایسے دروازے بنائے گئے ہین

جن کے ذریعے صحن سے سطح زمین کے کمرون مین آمد و رفت ہوسکتي تھی اور ایک کمرے سے دوسرے کمرے مین بھی آجا سکتے تھے - برخلاف اس کے سرسکھہ کي اس شاندار عمارت کي دیوارون مین اس قسم کے دروازون کا کوئي نشان نہین پایا جاتا - اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ سرکپ کے معمولي مکانات کی طرح ' اس عمارت مین بھي بالائي منزل سے نچلي منزل کے کمرون مین آمد و رفت زینون یا سیڑھیون کے ذریعے ہوتي تھی -

اب صرف چند باتین بیان کرني باقي رہ گئي ہین :— اول وہ دیوار جو صحن کے شمالي حصے مین ہی کسي کرسي دار چبوترے کي بنیاد معلوم ہوتي ہی جسپر غالباً ایک ستون‌دار برآمدہ قائم تھا - دوم - سطح فرش سے اوپر تو دیوارون کي چنائي نیم‌ایشلر طرز کي ہی لیکن نیچے قریب ربل نمونے کي ہی - سوم - بعض کمرون کے اندر سے متي کے بڑے بڑے متکے ' کیڈ فائیسیز ثاني ' کنشک اور واسودیو کے عہد کے سکے ' اور مختلف قسم کي چھوٹي چھوٹي اشیا دستیاب ہوئي ہین - یہ متکے بالکل اون متکون سے مشابہ ہین جو عام طور پر غلہ ' تیل اور پاني وغیرہ رکھنے کے کام آتے تھے -

PLATE XX.



VIEW OF LALCHAK MONASTERY.

لال چک

سرسدھہ کے شمال مشرقي گوشے سے قریباً ڈیڑھ سو گز' اور اوس پگڈنڈي پر جو موضع گڑھی سیدان کو جاتي هی' چار چھوٹے ٹیلون کا ایک مجموعہ تھا جو في زمانتا لال چلک کے نام سے مشہور تھا - ان ٹیلون کے نیچے اهل بودھہ کي ایک بستي کے آثار دستیاب هوئے هین جن مین ستوپے' مندر اور خانقاهین شامل هین - یه عمارات غالباً چوتھي صدي عیسوي مین تعمیر هوئی تھین اور ان مین سب سے اهم اور نمایان عمارت وہ چھوٹي سي خانقاہ هی جو لال چلک کے شمالي حصے مین واقع هی (دیکھو Plate XX) - یه خانقاہ سطح زمین سے سات آٹھہ فٹ کے قریب بلند هی - اسمین سامنے ایک ڈیوڑھي اور چار رهائشی کمرے هین جنمین داخل هونے کے لئے ڈیوڑھي مین سے رستے جاتے هین - جنوبی پہلو پر ایک اور چھوٹا سا کمرہ هی - جو غالباً گودام کا کام دیتا تھا - جنوبي ضلع کے وسط مین خانقاہ کا دروازہ هی جس کے سامنے پتھر کے چار قدمچون کا زینه هی - ڈیوڑھي کے مغرب مین پتھر کا ایک اور زینه هی جس کے ذریعے بالائي منزل پر' جو ضائع

ستوپه اور خانقاہ

هوچکی هی، آمد و رفت هوسکتي تهي - اسمین شك نهین که بالائي منزل کی دیوارین بهی بتهر هی کی بنی هوئي تهین - لیکن راکهه، جلي هوئي متي، آهني میخون، قبضون اور اسی قسم کي دوسري چیزون سے جن کي ایك بڑي تعداد ملبے مین سے دستیاب هوئي هی، ثابت هوتا هی که چهت کهڑکیان اور کواڑ وغیره لکڑی کے تهے اور بالائي منزل کي چهت پر جو لکڑي هي کي تهي، حسب معمول متي بچهي هوئي تهي -

جو زمانه مین نے اس خانقاه کی تعمیر کے لئے معین کیا هی - وه اس کی طرز تعمیر کی بنا پر کیا هی کیونکه اس کی بنیادون یا دیوارون کے قریب اس قسم کی کوئي قدیم چیز دستیاب نهین هوئي جس کي مدد سے کسي خاص زمانے کی تعیین هوسکتي - برخلاف اس کے ٹیلے کي سطح سے چند هي فت نیچے، ملبے کے اندر، سفید هنون کے عهد حکومت کے چار نقرئي سکے برآمد هوئے جن سے اگرچه پوري طرح تو ثابت نهین هوتا مگر یه خیال ضرور پیدا هوتا هی که یه عمارت چهتي یا ساتوین صدي عیسوي سے قبل هي جلاکر پیوند زمین کردي گئي تهي - حقیقت مین تو یه بهت

ممکن ھی کہ یہ خانقاہ صدی کے چند عشرات سے زیادہ استعمال مین نہ رھي ھو - کیونکہ گو زینہ بہت سے قدمون کي آمد و رفت سے گھس گھساکر صاف اور چکنا ھوگیا ھی تاھم اس کو اس حالت تک پہنچانے کے لئے نصف صدي کا عرصہ بہت کافی ھوسکتا ھی -

ان چھوٹی چھوٹي قدیم چیزون مین جو یہان سے برآمد ھوئین ایک خوبصورت ترشول ' تانبے کا پھول ' کانسی کی انگوٹھي ' اور لوھے کي کدال اور پیکان ھین - علاوہ ازین عقیق ' یاقوت ' یشب بلور ' سبزہ ' لاجورد ' سونے ' موتي ' اور سیپ کے دانون کا ایک ھار بھي دستیاب ھوا ھی -

ستوپہ نمبر ۱ خانقاہ مذکور کے جنوب مشرق مین ' قریباً چالیس گز کے فاصلے پر ایک مستطیل صحن (۱) کے وسط مین ایک مربع ستوپہ واقع ھی جس کے شمالي پہلو پر ایک فراخ زینہ اور کرسي پر بھدے کارنتھي نمونے کے چھوٹے چھوٹے ستون بنے ھوئے ھین جو اب شکستہ حالت مین ھین - ستونون کے اوپر ھندسي طرز کے بریکٹ ھین جو بعد کے زمانے کي عمارات مین عام طور پر پائے جاتے ھین -

---

(۱) یہ صحن ' نیز دو چھوٹے چھوٹے مندر جنکا ذکر ابھي آئیگا ' اور ستوپہ نمبر ۲ سب دوبارہ مٹي مین دبا دئے گئے ھین -

اس ستوپے کے چوک میں ' دروازے کی دائیں اور بائیں جانب دو چھوٹے چھوٹے مندروں کے آثار تھے - مشرقی مندر میں بدھ کا مجسمہ رکھنے کے لئے ایک مربع عبادت‌گاہ اور اوس کے سامنے ایک ڈیوڑھی تھی جس میں پتھر کی سلوں کا فرش لگا تھا - دوسرے مندر کا جو حصہ باقی ہے وہ اس قدر تھوڑا ہے کہ اوس سے کوئی مفید مطلب بات نہیں نکل سکتی - اس مندر کے نقشے سے ' اور جس عمارت کا ابھی ذکر آئیگا ' ان دونوں کے نقشے اور طرز ساخت سے پایا جاتا ہے کہ دونوں عمارتیں اوس خانقاہ کی ہم عصر تھیں جس کا ذکر اوپر آچکا ہے - اس ضمن میں یہ بیان کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اس ستوپے کی اندرونی بھرتی میں سے مختلف نمونوں کے ایکسو چالیس سکے دستیاب ہوئے جن میں سے کچھ تو شہر ٹیکسلہ کے مقامی سکے ہیں اور باقی اینٹی آلسیڈس ' کیڈ فائیسز ثانی ' ہندی ساسانی بادشاہوں اور سامنتا دیو کے عہد حکومت کی یادگار ہیں - جس بے ترتیبی سے یہ سکے مٹی میں جا بجا پڑے ہوئے ملے ہیں اوس سے یہ امر بہت غیر اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ستوپے کی تعمیر کے وقت ارادتاً اس میں رکھے گئے ہوں بلکہ اس جگہ ان

کي موجودگي کي یہ وجہہ ہو سکتي هی کہ ستوپے
کي اندروني بهرتی کے لئے جو ملبہ استعمال کیا گیا
وہ تیکسلہ کے کسي قدیم شہر کے کهنڈرات سے لیا گیا
ہوگا جہان اس قسم کے سکے بہ افراط ملتے هیں -

ستوپہ نمبر ۲ ستوپہ نمبر ۱ اور خانقاہ کے درمیان ایک اور ستوپے
کے آثار ملتے هیں جس کي صرف بنیادیں هی
باقي رہ گئي هیں - ان بنیادون کي چنائي نیم‌ایشلر
طرز کی هی اور انکے عین وسط میں " آثار " رکھے ہوئے
تھے جن کو حسن اتفاق سے اب تک کسي نے نہیں
چهیڑا تها - مٹي کا وہ برتن جس میں یہ " آثار " محفوظ
تھے بالائي ملبے کے بوجهہ سے توٹ گیا تها لیکن " آثار " جون
کے تون موجود تھے - انمیں سونے ' یاقوت ' لعل ' یشب
اور سیپ کے تیس منکے دستیاب ہوئے لیکن یادگاري
هڈي جو ضرور ان کے ساتهہ رکهي گئي ہوگي گل سڑ کر
خاک ہو چکي تهي -

بادل پور

بادل پور کا بڑا ستوپہ موضع بهیرہ کے قریب واقع
هی اور اسکے متعلق کچهہ زیادہ لکهنے کي ضرورت
نہیں - طرز تعمیر اور وضع قطع میں یہ ستوپہ بهلڑ اور
ہڈال ستوپون سے بہت ملتا جلتا هی اور اس میں

کلام نہیں کہ کسی وقت ٹیکسلہ کی شاندار عمارات میں شمار ہوتا ہوگا - لیکن متلاشیان خزانہ کی دستبرد سے اس ستوپے کو بہت نقصان پہنچا ہے اور ایک بھاری کرسی کے سوائے ' جو اسی ۸۰ فٹ طویل اور اس وقت صرف بیس انچ بلند ہے ' اس شاندار عمارت کا بہت ہی کم حصہ باقی رہ گیا ہے - اس کے شمالی اور جنوبی اطراف میں کمروں کی دو قطاریں ہیں جن کے سامنے تنگ برآمدے ہیں - یہ کمرے مندروں کا کام دیتے تھے اور ان میں بت رکھے جایا کرتے - ستوپے سے قریباً ستر گز جانب مشرق ایک وسیع خانقاہ کے کھنڈرات مدفون ہیں -

اس عمارت کی کھدائی کے اثناء میں جو سکے دستیاب ہوئے وہ سب کے سب شاہان کشان یعنی کنشک ' ہوشک اور واسودیو کے عہد حکومت کے ہیں - ان سکوں سے اور نیز ستوپے ' خانقاہ اور کمروں کی طرز تعمیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی تعمیر اغلباً تیسری صدی عیسوی کے آخری نصف حصے میں عمل میں آئی ہوگی -

---

باب ۹

موهڑہ مرادو - جولیان - وغیرہ

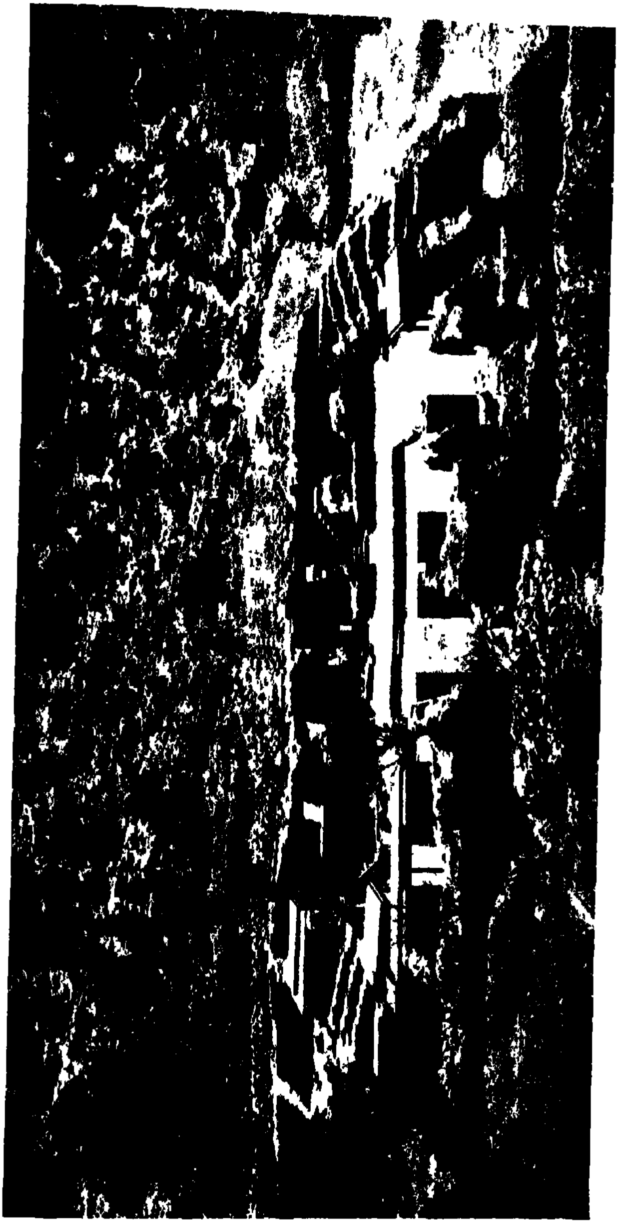
موہڑا مرادو کا محل وقوع

ان اشخاص کے لئے جو ٹیکسلہ کی سیر کو آتے ہین مگر تمام نواح مین پھرنا پسند نہین کرتے بہتر ہوگا کہ تودیان ، لال چک ، اور باداپور کے کھنڈرات کو جو دلچسپی کے لحاظ سے دوسرے درجے پر ہین چھوڑ دین - اور سرسکھ کے استحکامات سے براہ راست بودھ عمارات کے ان دو سلسلون کی طرف روانہ ہون جو مواضع موہڑہ مرادو و جولیان کے قریب واقع ہین یہ عمارات نہایت محفوظ حالت مین برآمد ہوئی ہین اور بعض امور کے لحاظ سے شمال مغربی ہندوستان مین اپنی قسم کی عمارتون مین سب سے زیادہ دلچسپ یادگارین ہین - موہڑہ مرادو کی عمارات شہر سرسکھ سے قریباً ایک میل جنوب مشرق کو موضع موہڑہ مرادو کے پیچھے ایک چھوٹے سے درے مین واقع ہین - اس درے مین (اگر ہم مشرق کی طرف چلین تو) پہاڑی کے پہلوؤن پر سبزہ زار کی ایسی افراط نظر آئیگی کہ توجہ بے اختیار اوس طرف کھنچیگی - چارون طرف جنگلی

M

زیتون اور سنتھا بکثرت اگے ہوئے ہیں اور میٹری کی تنگ اور ناہموار گھاٹی ' جس میں سے آثار کی طرف جانے والی پگڈنڈی گذرتی ہی ' خاص طور پر دلکش اور دلفریب واقع ہوئی ہی - اس درے میں ' جس کو پہاڑوں کے مابین ایک پیالے سے تشبیہ دینی زیادہ موزوں ہی ' بدھ مذہب کے معماروں نے ایک وسیع مستطیل چبوترہ بنا کر اوس کے مغربی سرے پر ایک ستوپہ اور مشرقی جانب خانقاہ تعمیر کی تھی - جب اول اول یہ عمارتیں دریافت ہوئیں تو فرسودہ پتھروں وغیرہ کے بہت بڑے انبار کے نیچے دبی ہوئی تھیں جو آس پاس کی پہاڑیوں سے بتدریج گر گر کر جمع ہوتا رہا تھا اور صرف بڑے ستوپے کے ٹوٹے ہوئے گنبد کا ۵ فٹ کا ٹکڑا مٹی کے باہر نظر آتا تھا - اس ستوپے کو بھی دولت کے متلاشیوں نے نادر اشیاء کی تلاش کی غرض سے اسکے وسط میں کھدائی کرکے دو حصوں میں کاٹ ڈالا تھا اور اس کھدائی سے دھرماراجیکا ستوپے کی مانند اس ستوپے کو بھی سخت نقصان پہنچا تھا - لیکن جب اس انبار کے نیچے سے عمارتیں برآمد ہوئیں تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت محفوظ حالت میں ہیں اور اونکی دیواروں پر ' جو ۱۵ سے ۲۰ فٹ تک بلند ہیں ' چونے کی

PLATE XXI.



GENERAL VIEW OF MOHRA MORADU MONASTERY.

ی خوبصورت مورتین ابهي تک موجود هین -
- (Plate XXI

ستوپه نمبر ا تعمیر کے لحاظ سے اس ستوپے مین کوئی ایسی
ین پائي جاتي جو خاص طور پر قابل ذکر هو
طرز کی دوسري عمارات کے مقابلے مین ' جو
چوتهي صدي عیسوي مین تعمیر هوئین ' اس
از نقش - لیکن شدر کا مقام هی که پہاڑون کے
ں کی محفوظ جائے وقوع اور دیگر موافق حالات کے
ت سی چونے کی مورتین ' جن سے اس کي
آراسته تهین خاصی محفوظ حالت مین هین -
دوسري هم عصر عمارات مین قریب قریب سب
ب مورتین ضائع هو چکي هین - اور اگرچه
ے اکثر کے رنگ و روغن از چکے هین تاهم ان
کچهه نه کچهه اندازه اس امر کا کرسکتے
ه جس وقت صناع ان تصاویر کو پایه تکمیل
ا چکے هونگے اوس وقت ان کی کیا شان هوگي -
یسا معلوم هوتا هی که کرسي سے لیکر ڈهولئ کي
ک ستوپے کي تمام سطح پر تصویرین هي تصویرین
وئی تهین - کرسی پر جو آرائشی ستون بنے هین
درمیاني فاصلون مین مهاتما بدهه اور بودهي
ب تصویرین هین جن مین سے بعض کهڑے اور

بعض بیٹھے هین (Plate XXII) ' ستونون پر بھی
نیچے سے اوپر تک بدھ کی کئی کئی مورتین
بنی ہوئی هین میدھی یا چبوترے سے کسی قدر
اوپر ڈھولنے پر یہی تصویرین پھر دھرائی گئی هین
اگرچہ یہان اون کو ذرا چھوٹے پیمانے پر بنایا هی اور
زینے کے دونون جانب بھی ڈھلوان کارنس کے نیچے
تصویرون کی مسلسل قطارین تھین جو یونانی منادر
کی مثلثی محرابون کی تصاویر کی طرح بتدریج چھوٹی
ہوتی جاتی تھین - بلا شبہ جن صناعون نے یہ تصویرین
بنائی هین اونھون نے ' کیا بلحاظ طرز ساخت اور
کیا بلحاظ اصطلاحی خصوصیات کے ' اپنے کام کا
نہایت هی اعلیٰ نمونہ پیش کیا هی - ان
سب تصاویر کی نسبت عموماً ' اور اون تصویرون کی
نسبت خصوصاً ' جو کرسی کے جنوبی پہلو پر آرائشی
ستونون کے درمیانی فاصلون مین واقع هین ' جو
بات نہایت عجیب اور دلچسپ معلوم ہوتی هی وہ اون
کی حرکت ' اونکے خط و خال مین زندگی کی سی
جھلک اور انکے انداز نشست وغیرہ مین متانت و وقار کی
موجودگی هی - یہ صفات اون خدام بردھی سنوارون
کی تصاویر مین خاص طور پر نمایان هین جن کے کپڑون
کے شکن ' اور کپڑون کے اندر سے نظر آنے والے اعضاے
جسانی کی بناوٹ عجیب و غریب طور پر حقیقت

PLATE XXII.



MOHRA MORADU: RELIEFS ON STUPA.

نما اور واقعیت کا رنگ لئے ہوئے ہی - پھر بدھ کی تصویروں کے پہلوؤں میں آرے والی ہستیوں کو دیکھنے جو پیچھے سے نکلتی ہوئی نظر آتی ہیں وہ تصویریں نہایت نفیس اور حد درجے کی موثر اور دلکش ہیں اور ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ گویا دیواروں میں سے نکل رہی ہیں - علاوہ ازیں وہ کامیاب طریقہ بھی ' جو لباس کے شکن دکھلانے میں استعمال کیا گیا ہی ' نہایت دلچسپ ہی اور اس کی اصطلاحی خوبیاں بہترین یونانی روایات سے بالکل مطابقت کھاتی ہیں اور نہایت صحیح مشاہدے کا اظہار کرتی ہیں (۱)

تصاویر کے بہت سے سر ' جو جسموں سے علیحدہ ہوگئے تھے ستوپے کی کرسی کے آس پاس سے دستیاب ہوے اور مقامی عجائب گھر میں رکھے ہوے ہیں - ان میں سے بعض سر نہایت اچھی حالت میں ہیں - ان کی تکمیل اس طرح کی گئی

---

(۱) بہترین زمانے کی یونانی مجسموں میں پتھرکی تمام سطح کو تراش کر صاف کرلیا جاتا اور لباس کے شکن ابھرے ہوے چھوڑ دیے جاتے تھے - لیکن رومی تصویروں میں اور ان بتوں میں جو یونانی صنعت کے زوال کے زمانے سے تعلق رکھتے میں محض سے پہلو تہی کرکے پتھر پر صرف نالیاں سی بناکر لباس کے شکن ظاہر کردیا کرتے تھے حالانکہ ایسا کرنے سے تصاویر سے مماثلت اور مشابہت بالاصل ' بہت کچھ مفقود ہوجاتی تھی -

هی که خط و خال کی آخري درستي سے پہلے سطح سر پر نفیس پلستر کي باریک تہه چڑھائی هی اور اس کے اوپر رنگ آمیزي کی هی - چہرے کي رنگت تو سفید هي رکھی ہے - لیکن هونٹ ' نتھنوں کے کنارے ' پپوٹے اور اونکے شکن ' بالوں کے سرے ' اور گردن اور بنا گوش کے شکن ' سرخ رنگ کے اور بال هلکے سیاه رنگ کے هیں -

ستوپه نمبر ۲

ستوپه کلاں کے زینے کے جنوبی پہلو پر اسي نمونے کا ایک اور چھوٹا ستوپه (نمبر ۲) هی - یه بھی ستوپه کلاں کا همعصر هی اور اس کی عام شکل و شباهت ' طرز ساخت اور زیبائشی خط و خال بھي بڑے ستوپے سے بہت مشابه هیں - لیکن چونے کي تصویروں کے بہت هي تھوڑے اجزا اس کے جنوبی اور مغربی پہلوؤں پر باقي ره گئے هیں -

خانقاه

ان ستوپوں کے متعلق جو خانقاه هی وه بھی کچھه کم دلچسپ نہیں - اس میں کشاده مستطیل صحن کے علاوه (جو خانقاهوں میں عام طور پر پایا جاتا هی) مشرقي پہلو پر چند وسیع کمرے بھي بنے هوے هیں - صحن کا دروازه شمال کي طرف هی - دروازے کے ساتھه ایک فراخ زینے کي چوٹي پر ایک مسطح چبوتره هی جس پر سے گزر کر ایک چھوٹي سي

ڈیوڑھی مین داخل ہوتے ہین - ڈیوڑھی کی مغربی دیوار مین ایک محرابی طاقچہ ہی جس مین چونے کی ادہوران تصویرون کا ایک مجموعہ نہایت درست حالت مین موجود ہی - اس مجموعے مین بدھہ کو وسط مین اور چار یاتریون کو اوس کے دونون طرف دکھایا ہی -

ڈیوڑھی سے خانقاہ مین داخل ہون تو ایک وسیع صحن نظر آتا ہی جس کے چارون پہلوؤن پر ستائیس حجرے بنے ہوے ہین - صحن کے وسط مین ایک وسیع مربع نشیب ہی جو دو فٹ گہرا ہی - اور اوسکے چارون طرف ایک ایک زینہ اور جنوب مشرقی گوشے مین ایک مربع چبوترہ ہی جسپر کسی زمانے مین ایک کمرہ بنا ہوا تہا - یہ کمرہ غالباً غسل خانہ تہا جس کا ہر ایک بردھہ خانقاہ مین ہونا ضروری تہا - نشیب کے چارون طرف پانچ پانچ فٹ کے فاصلے پر پتھر کی سلون کا ایک سلسلہ ہی جنکی بالائی سطح صحن کی سطح کے ساتھہ بالکل ہموار ہی - یہ سلین ایک فراخ برآمدے کے ستونون کی کرسیون کا کام دیتی تہین جو از سر تا پا

لکڑی کا بنا ہوا تھا (۱) - برآمدے کی تعمیر سے دو مقصد زیر نظر تھے - ایک تو نیچلی منزل کے حجرون کے سامنے سایہ بہم پہنچانا اور دوسرے بالائی منزل کے حجرون کے ساتھ سلسلہ آمد و رفت قائم کرنا - برآمدے کے چھجے اوس کے ستونون سے کسی قدر آگے کو نکلے ہوئے تھے تاکہ بارش کا پانی اوس نشیب مین جاکر گرے جو وسط صحن مین واقع ہی اور وہان سے ایک پٹی ہوئی نالی کے ذریعے باہر نکل جاے - جنوبی پہلو کے حجرون کی عقبی دیوارون مین جو خسنے اور سوراخونکی قطارین بنی ہوئی اون سے پایا جاتا ہی کہ منزل زیرین کی بلندی بارہ فٹ کے قریب تھی - قیاس تو یہ چاہتا تھا کہ بالائی منزل کے ساتھ آمد و رفت کا سلسلہ ڈیوڑھی کے قریب ہی ہوتا لیکن برخلاف اس کے اس خانقاہ مین جو زینہ اس مطلب کے لئے تعمیر کیا گیا وہ عمارت کے جنوبی پہلو کے ایک حجرے مین بنایا گیا ہی - نیچے کی منزل مین جو روشندان ہین وہ زمین سے آٹھہ فٹ کے قریب بلند اور اوپر کی جانب کسی قدر تنگ ہین اور باہر کی طرف تو بہت ہی چھوٹے رہ گئے ہین - سب

---

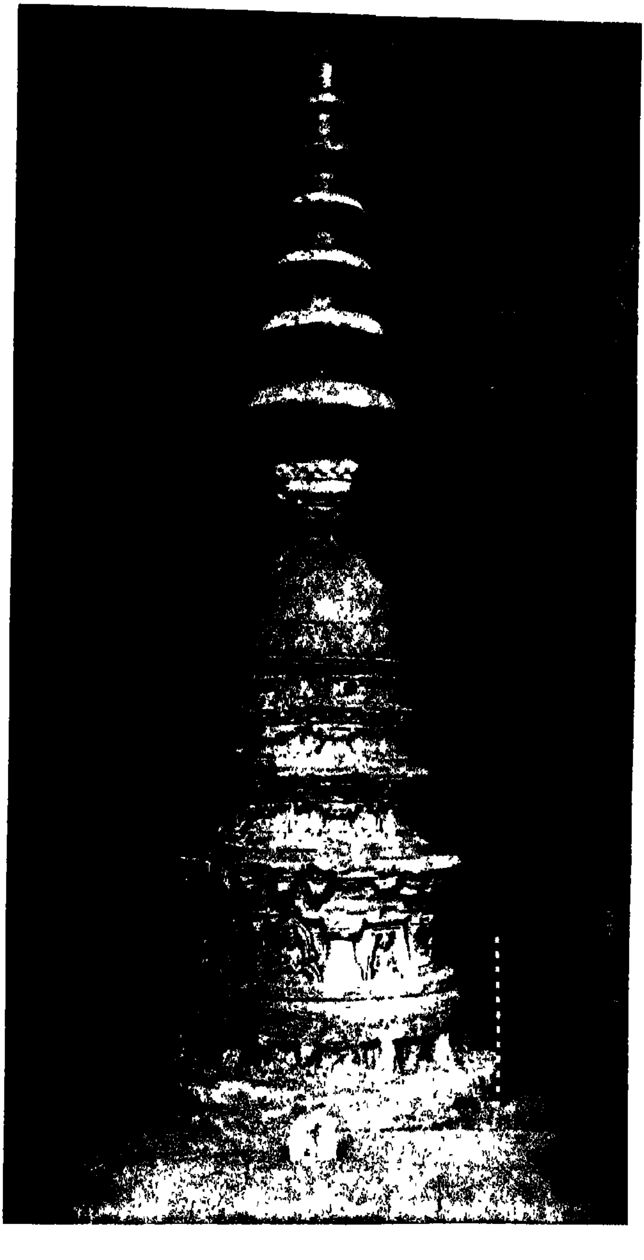
(۱) لکڑی کے استعمال کی شہادت کیلون ، آہنی قبضون ، میخون وغیرہ کی موجودگی سے ملتی ہی جو ملبہ مین سے دستیاب ہوئے ہین -

مین تو نهین لیکن بعض حجرون مین ' چهوتے چهوتے
طاقچے بهی بنے هوئے هین جو خانقاه لال چک اور ستوپه کنال
کی ملحقه خانقاه کے طاقچون سے بهت مشابه هین -

جن حجرون مین راهب یا بهکشو لوگ رها کرتے
اون مین اندر کی طرف باقی خانقاه کی طرح قلعی
کا پلستر تو تها مگر کسی قسم کے نقش و نگار نه
تهے - برخلاف اس کے معلوم هوتا هی که
برآمدے کی دیوارون پر رنگین گلکاری کی هوی تهی -
چوبی حصص پر یقینا کهدائی کا کام تها جسپر
سنهرا یا کوئی دوسرا رنگ چڑها دیا گیا تها - حجرون کے
سامنے کی دیوارون کے ساتهه بدهه کے بڑے بڑے مجسمے
علیحده کرسیون پر رکهکر ' یا اون دیوارون مین طاقچے اور
طاقچون مین تصویرون کے مجموعے بناکر صحن
کی خوبصورتی مین مزید اضافه کیا گیا تها - بڑے
بتون مین سے صرف سات ٹوٹے پهوٹے بت صحن مین
دستیاب هوے هین اور اون مین بهی صرف تین
ذرا اچهی حالت مین هین - ان کی کرسیون کے
پیش پر چهوٹی چهوٹی تصویرین بنی هوئی هین جو
اس لحاظ سے نهایت دلچسپ هین که ان سے اون
ملبوسات کی تشریح هوتی هی جو چوتهی پانچوین

صدي عیسوي میں اوپاسک (یعنی دنیادار اہل بودھ) بہنا کرتے تھے - طاقچوں والے تین مجموعوں میں سے صرف ایک مجموعہ اچھی حالت میں ملا ھی اور یہ خانقاہ کی بائیں جانب حجرہ نمبر ۴ کے سامنے ھی - اس مجموعے میں دکھایا گیا ھی کہ بدھہ بحالت استغراق (دھیان مدرا میں) بیٹھا ھی اور اوس کے دائیں بائیں چار خادم کھڑے ھیں -

ان بتوں اور مورتوں کے علاوہ اس خانقاہ کی کھدائی کے اثناء میں ایک اور قیمتی انکشاف بصورت ایک ستوپے کے ہوا ھی جو اپنی جزئیات کے لحاظ سے قریباً مکمل ھی - یہ ستوپہ (دیکھو Plate XXIII) جو خانقاہ کے جنوبی پہلو پر حجرہ نمبر ۹ کے اندر ملا ھی شکل و صورت میں مدوّر اور بارہ فٹ بلند ھی - اس کی کرسي پانچ درجوں میں منقسم ھی - سب سے نیچے کے درجے پر تو یکے بعد دیگرے ھاتھی اور انسانی صورت کے ستون بنے ہوئے ھیں اور بالائی درجوں میں اسي ترتیب کے ساتھہ بدھہ کي مورتیں اور مربع شکل کے نیم ستون ھیں - ستوپہ سراسر کنجور کا بنا ہوا ھی اور اس کے زیبائشي نقش اور ساز چونے کے ھیں جن پر



کسی وقت ارغوانی ، نیلے ، اور زرد رنگ کے نقش و نگار تھے جن کے نشانات اس وقت بھی نظر آتے ھیں - ستوپے کے اوپر کئی چھتریاں تھیں جنکو ایک آھنی سلاخ میں پرو دیا گیا تھا لیکن بمرور ایام یہ سلاخ بوسیدہ ھوگئی اور چھتریاں ستوپے کے قریب پڑی ھوئی ملی ھیں - جھنڈیوں کے کناروں پر سوراخ ھیں جو بظاھر جھنڈیوں اور ھاروں کے لٹکانے کا کام دیتے تھے - شمالی ھندوستان میں اس وقت تک جتنے ستوپے دریافت ھوچکے ھیں اون سب میں یہ ستوپہ اپنی قسم کی مکمل ترین عمارت ھے اور اس حیثیت سے قدیم اشیاء کی تحقیق و تفتیش کے ضمن میں نہایت غیر معمولی قدر و قیمت رکھتا ھے -

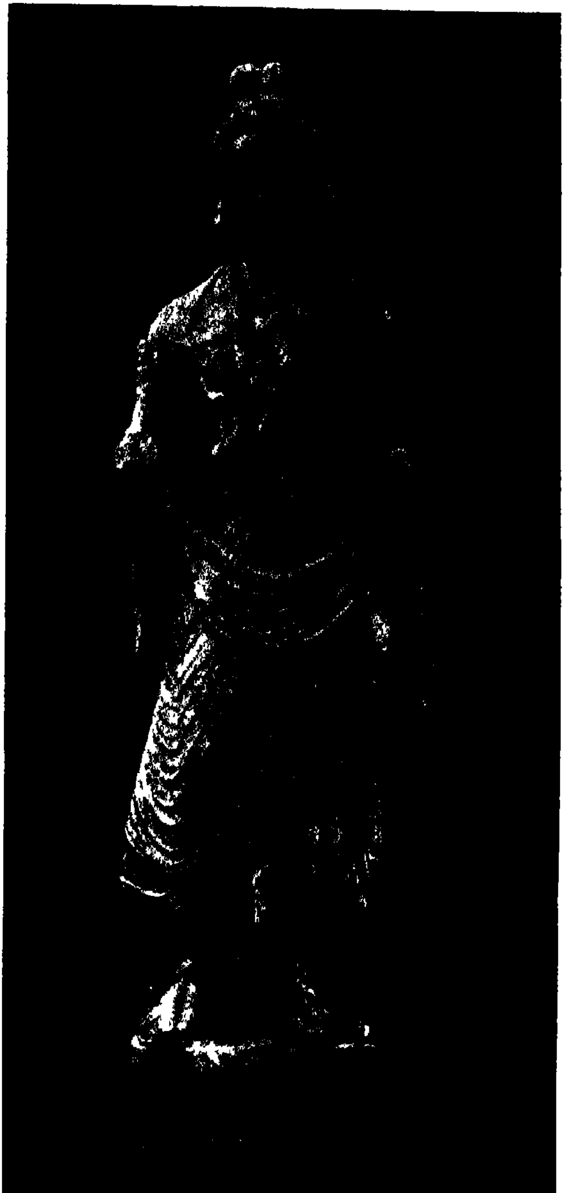
غسل خانے اور بھکشوؤں کے حجروں کے ماسوا قرون وسطی میں بودھ خانقاھوں کے ضروری حصے حسب ذیل ھوا کرتے تھے :—

۱ — مجلس خانہ (Hall of Assembly)
۲ — نعمت خانہ (Refectory)
۳ — باورچی خانہ (Kitchen)
۴ — انبار خانہ (Store-room)

اور

۵ — بیت الخلا (Latrine)

خانقاہ موجودہ مراد و مین مذکورہ بالا کمرے صحن کے مشرق مین ھین اور جس دروازے کے ذریعے ان مین داخل ہوتے ھین وہ حجرہ نمبر ۷ مین واقع ھی - ان مین سے مجلس خانے کی شناخت مین کوئی دقت پیش نہین آتی جو بعینہٖ وہ مربع اور وسیع شمالی کمرہ ھی جس کی چھت کسی وقت چار ستونون پر قائم تھی - لیکن باقی کمرون کی تعیین ایسی آسان نہین خصوصاً اس لئے کہ خانقاہ کا یہ حصہ بعد مین از سر نو تعمیر ہوا اور اس مین متعدد اضافے کئے گئے - تاہم اگر ان کمرون کا خانقاہ جولیان سے مقابلہ کیا جائے جو اس خانقاہ کی ہم عصر اور بالکل اسی نقشے کے مطابق بنی ہوئی ھی تو ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ھین کہ جو کمرہ مجلس خانے کے ساتھ لگا ہوا ھی - وہ باورچی خانہ تھا جس کے ساتھ ایک بھنڈارہ اور گودام بھی ملحق تھا - گودام تو وہ چھوٹا اور موٹی موٹی دیوارون والا گول کمرہ ھی جو جنوب مشرقی گوشے مین واقع ھی - اور بھنڈرہ وہ مستطیل شکل کی کوٹھڑی جس کے دو پہلوؤن پر اونچے اونچے چبوترے بنے ہوئے ھین - مزید برآن یہ امر بھی قرین قیاس ھی کہ جنوبی گوشے مین جو دو کمرے ھین وہ اول اول



MOHRA MORADU MONASTERY: GANDHARA

تو نعمت خانے اور انبار خانے کا کام دیتے تھے لیکن بعد میں موخرالذکر کے فرش کو آٹھہ فٹ بلند کرکے اور اس کے اندر ایک حوض تعمیر کرکے حمام کی صورت میں تبدیل کرلیا اور پانی کے نکاس کے لئے ایک نالی بنالی جو درمیانی کمرے میں نکل جاتی تھی - جس زمانے میں یہ تبدیلی واقع ہوئی غالبا اوس وقت نعمت خانے کو بھی مجلس خانے کے ساتھہ ملاکر ایک کردیا گیا تھا -

اب صرف اس قدر بیان کرنا باقی رہ گیا ھی کہ اس خانقاہ کی اصلی دیواریں بعد کے زمانے کے بڑے ڈائپر نمونے کی ھیں اور اس شہادت ' اور نیز دیگر شہادتوں کی بنا پر ' ھم اس خانقاہ کی تعمیر کو دوسری صدی عیسوی کے آخری حصے سے منسوب کرسکتے ھیں - بعد کے زمانے میں جو اضافے اور مرمتیں خانقاہ میں ہوئیں وہ نیم ایشلر (semi-ashlar) نمونے کی ھیں اور قریباً دو سو سال بعد عمل میں آئیں - خانقاہ کے فرش پر شاھان کشان یعنی ھوشک اور واسودیو کے بہت سے سکے دستیاب ہوئے ھیں اور چھوٹی چھوٹی قدیم اشیاء میں جو یہاں سے ھاتھہ لگیں ' گوتم بودھی ستوا

کی ایک نہایت خوبصورت قندھاری طرز کی تصویر ھی جو قریباً بالکل صحیح و سالم ھی (ملاحظہ ھو - Plate XXIV) ' بدھہ کی چند مٹی کی مورتین ھین جو طاقچون مین سے گرگئی تھین ' اور ھریشچندر نامی ایک شخص کی ایک بہت بڑی مُہر ھی جو عہد گپتا سے تعلق رکھتی ھی اور سنگ صابون کی بنی ہوئی ھی -

جولیان

بودھہ عمارات کے آثار کا دوسرا سلسلہ جس پہاڑی کی چوٹی پر واقع ھی وہ تین سو فٹ کے قریب بلند ھی - یہ پہاڑی موھڑہ مرادو سے جانب شمال مشرق ایک میل سے کچھہ کم اور موضع جولیان سے قریباً نصف میل کے فاصلے پر ھی - موھڑہ مرادو سے چل کر اس پہاڑی پر پہنچنے کے لئے دو رستے ھین - یا تو سیاح پاپیادہ اوس تنگ پگڈنڈی سے جائے جو خانقاہ موھڑہ مرادو سے مشرق کی طرف جاتی ھی - یا جس رستے سے آیا تھا اوسی پر واپس آکر بذریعہ گاڑی پختہ سڑک سے جائے - بصورت اول پیدل سفر نہایت خوشگوار ثابت ہوگا اور قریبا پچیس منٹ مین منزل مقصود پر پہنچادیگا - دوسرا رستہ ذرا لمبا اور چکردار ھی -

جولیان کی عمارات ' موھنزہ مرادو کی عمارات کی نسبت بہت زیادہ منقش اور بہتر حالت میں ہیں - اس کی وجہ یہ ھی کہ اون میں سے بہت سی عمارات کی تعمیر اور بعض کی ترمیم اور اون کے نقش و نگار کی تجدید بمشکل ختم ھی ھوئی تھی کہ اون پر وہ آفت ناگہانی آپڑی جس نے اون کا تختہ ھی الٹ دیا - لیکن برخلاف اس کے ' آثار جولیان کے نقش و نگار اپنی صنعت کے لحاظ سے عمارات موھنزہ مرادو کے نقش و نگار سے نسبتاً بہت کم درجے کے ھیں کیونکہ نہ تو ان تصاویر کے طریق ساخت میں وسعت پائی جاتی ھی اور نہ تصویریں ویسی زندہ ' متحرک اور جاندار ھی معلوم ھوتی ھیں - نہ اونکی ترتیب میں ویسی لطافت ھی اور نہ اظہار تناسب میں وہ نفاست - یہ عمارات تیسری صدی کے آغاز اور اھل کشان کے عہد حکومت میں تعمیر ھوئیں اور تھوڑی صدی بعد ھی تباہ اور برباد ھوگئیں (۱) - سرکپ اور بھڑ کے قدیم شہر تو عہد کشان سے پہلے ھی

---

(۱) ان عمارات کی چنائی میں طرز تعمیر کے دو نمونے صاف نظر آتے ھیں - ایک ڈابپر کلاں جو اصلی چنائی میں استعمال ھوا ھی - دوسرا ایم ایشلر جو بعد کی مرمتوں اور اضافوں میں استعمال کیا گیا ھی -

قطعاً چھوڑے جاچکے تھے اور اس زمانے مین
ٹیکسلہ کا دارالحکومت سرسکھہ تھا - پس یہ
اغلب معلوم هوتا هی که جولیان ' موهڑه مرادو
اور بادلپور کے گرد و نواح مین جو خانقاهین
اور سٹوپے واقع هین اونمین سے اکثر دارالحکومت
کے سرسکھہ مین تبدیل هونے کے بعد تعمیر هوئے تھے
اور دهرماراجیکا ستوپه اور بدهه مذهب کی دیگر
بستیان جو مغرب کي طرف واقع هین ' شهر سرکپ
کي هم عصر هین - لیکن واقعات خواه کچهه بهي
هون اسمین کلام نهین که جولیان اور موهڑه مرادو
کے برآمد شده کهنڈرات ' شهر سرسکهه کے کهنڈرات کے
هم عصر هین اور یه اندازه لگانا کچهه مشکل نهین
که اس قسم کا مقام اراکین بودهه سنگها کے لئے بے حد
دلفریبیون اور دلچسپیون کا موجب هوتا هوگا - وه لوگ
اس مقام کے بلند اور باموقع محل وقوع ' اس کے
نظارے کي همه‌گیر وسعت ' اس کی خاموشانه
عزلت ' اور اس کی ٹهنڈي اور صاف هوا کے گوناگون
فوائد سے لطف اٹھانے کے بے حد آرزومند هونگے -
لیکن باوجود ان تمام دلاویزیون کے وه اس بات کے بهي
اوتنے هی خواهشمند هونگے که شهر کے لوگون سے بهي '
جن کي روزانه خیرات پر ان کي گذران کا دارومدار تها '

سلسلۂ تعلقات منقطع نه هونے پائے - اس مقام کے متعلق ایک قباحت تو ضرور هوگي اور وہ پاني بهم پهنچانے کی دقت تهي - لیکن یه ایسی مشکل هی که اهل بودهه یا جینیون نے کبهی اس کی پروا نهین کی اور اپنی عبادتگاهون کو همیشه دور دراز بلکه بعض اوقات ایسے ایسے مقامات مین جاکر آباد کیا که اون تلک رسائي بهی قریب قریب ناممکن معلوم هوتی هی - اس مین شک نهین که اپنی ضروریات کے لئے اونهین پانی کی بهت کم مقدار درکار هوتی هوگي اور اس کے لئے بهی ممکن هی که وہ اپنے اون معتقدین کي امداد پر بهروسه کرتے هون جو زیارت کي غرض سے اکثر پهاڑ پر آیا کرتے - خانقاہ مین نوعمر چیلے بهي هوا کرتے اور غالباً غلام بهی هونگے جنکے فرائض منصبی مین پانی بهم پهنچانا بهي شامل هوگا - بهر حال ایام قدیم مین یه مشکل اتنی بڑي نه تهی جتنی که موجودہ زمانے مین هی - ابهی ایک هی نسل کا وقفه گزرا هی که اس پهاڑي کے جنوبي دامن مین چند قدیم کنوون کے کهنڈر موجود تهے اور اس امر مین شک و شبه کي گنجائیش نهین که وہ اس خانقاہ کے هم عصر تهے - ان کنوون کو زمینداررن نے بهردیا هی اور اب اونپر کاشت هوتي هی -

عمارات جولیاں کي ترتیب نقشہ (Plate XXV) سے بخوبي واضع هوجائیگي - اس مین درمیاني پیمانے کي ایک خانقاه هی جس کے سامنے ستوپون کے دو صحن مختلف سطحون پر واقع هین - بالائي صحن جنوب کي طرف اور زیرین صحن شمال کي جانب اور ایک اور چهوٹا سا صحن ان کے مغرب کي طرف هی - ان پیچ در پیچ عمارات مین داخل هونے کے لئے تین دروازے رکھے گئے تھے - ایک صحن زیرین کے شمال مغربي کونے مین دوسرا بالائي صحن کے جنوب مشرقي گوشے مین اور تیسرا خانقاه کے مشرقي پهلو مین -

ستوپون والے چوک

پہلے دروازے سے داخل هوکر هم ایک وسیع اور کشاده چوک مین پہنچتے هین جس کے پهلوؤن پر چند چھوٹے چھوٹے کمرے ' جن مین پرستش کے لئے بت رکھے جاتے تھے ' اور پانچ درمیاني جسامت کے ستوپے هین - ان ستوپون پر حفاظت کي غرض سے اب چھتین ڈال دي گئي هین لیکن اصل مین انپر چھتین نہ تھین (Plate XXVI) - تمام ستوپون کے گنبد اور ڈھولنے ضائع هوچکے هین لیکن اونکي مربع کرسیون پر اسوقت بھي چارون طرف چونے کي خوبصورت اور قابل دید تصویرون کي قطارین موجود

PLATE XXVI



JAULIAN. GENERAL VIEW OF STUPA COURTS.

ہین - مثلاً بدھ اور بودھی ستوا کی ان تصویرون کو دیکھئے جو طاقچونمین بنی ہوئی ہین اور جن کے پہلوؤن مین خدام کھڑے ہین - نیز ہاتھی ' شیر اور اٹلانٹیز (Atlantes) کی تصویرون کے بھی عجیب و غریب انداز ملاحظہ ہون جو بالائی درجے کو اٹھائے ہوئے ہین - علاوہ ازین ستوپہ (D^6) پر کھروشٹی زبان کی عبارت بھی قابل التفات ہی جس مین تصویرون کے عنوان اور ان کے بنوانیوالون کے نام مندرج ہین - کھروشٹی زبان کے کتبے ' خواہ وہ کسی قسم کے ہون ' ہندوستان مین بہت کمیاب ہین اور یہ پہلا موقعہ ہی کہ اس قسم کے کتبے چونے کی تصویرون پر کھدے ہوئے پائے گئے ہین - اس صحن زیرین کی تمام عمارات چوتھی یا پانچوین صدی عیسوی مین ' بڑے ستوپے کی مرمت اور اس کے نقش و نگار کی ازسرنو تجدید کے وقت ' تعمیر ہوئی تھین اور ان کی چنائی بھی بعد کے زمانے کے نیم ایشلر نمونے کی ہی -

ستوپۂ کلان — یہ ستوپہ بالائی صحن مین استادہ ہی - اس کی اصلی تعمیر تو غالباً عہد کشان مین عمل مین آئی تھی لیکن موجودہ عمارت اور چونے کی زیبائشی تصویرین دو صدی بعد کے زمانے سے تعلق رکھتی

هین - اس کے شمالی رکار پر بڑھے ہوئے زینے سے ذرا بائین جانب مہاتما بدھہ کی ایک تصویر بحالت نشست هی - جس کی ناف کے مقام پر ایک گول سوراخ اور نیچے کرسی پر کہروشٹی رسم الخط مین ایک نذری کتبہ کندہ هی جسمین لکھا هی کہ یہ تصویر ایک شخص بدھہ مترا نامی نے بنوائی تھی ' " جسکو دھرم (کے کامون) سے مسرت حاصل ہوتی تھی " - ناف کے سوراخ کا یہ مقصد تھا کہ جب کوئی شخص کسی جسمانی مرض سے شفا حاصل کرنے کی غرض سے یہان آکر دعا مانگتا تو وہ اپنی انگلی اس سوراخ مین رکھہ لیا کرتا - یون تو بڑے ستوپے کے گرد بہت سے چھوٹے چھوٹے ستوپے قطار در قطار واقع هین اور اونپر نقش و نگار بھی افراط سے هین مگر ستوپہ (A[11]) جو جنوبی پہلو پر بنا هی خاص دلچسپی رکھتا هی - اس کی کرسی کے مشرقی پہلو پر بودھی ستوا کی ایک تصویر نہایت اچھی حالت میں موجود هی - ستوپے کا " تبرکات کا خانہ " خلاف معمول بہت گہرا اور تنگ تھا اور اوس کے اندر ایک چھوٹا سا مگر نہایت عجیب و غریب ستوپہ ملا (Plate XIII, b) - یہ ستوپہ ۳ فٹ ۸ انچ بلند اور سخت چونے کا بنا ہوا هی جسپر نیلا اور ارغوانی

رنگ چڑھایا گیا ھی - اور اس کے گنبد کے گرد یاقوت ' عقیق ' لاجورد ' فیروزہ ' لعل ' یشب ' نیلم ' اور بلور کے مختلف شکل کے نگینے جڑے ھوئے ھیں - اس عجیب و غریب یادگار کی صنعت بے شبہ بھدی اور نا تراشیدہ ھی لیکن اس کی بناوٹ اور اسکے نگینوں کے روشن اور فوق البھڑک رنگوں میں ایک انوکھی دلاویزی پائی جاتی ھی - اس کے بیچوں بیچ ایک خلا ھی جسکے اندر ایک تانبے کی ڈبیا میں ' جسپر سونے کا ملمع تھا ' تبرکات رکھے ھوئے تھے -

ستوپہ (A^{II}) کے عقب میں ستوپہ کلاں کی جنوبی دیوار پر بدھہ کی چند دیو ھیکل مورتیں بنی ھیں - یہ مورتیں نسبتاً بعد کے زمانے کی (یعنی قریباً پانچویں صدی عیسوی کی) ھیں - ان کے جسم بہت بھاری اور بناوٹ میں بھدے ھیں لیکن سروں پر ' جو نہایت عمدہ چونے کے بنے ھوئے ھیں ' پلستر اور روغن بھی ھی - اور ان کی ساخت میں جہاں صنعت کا خیال رکھا گیا ھی وھاں محسوسات کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا - یہ سر فرش پر پڑے ھوئے ملے تھے اور اب مقامی عجائب خانے ' میں رکھہ دئیے گئے ھیں - اسی صحن میں ایک اور چھوٹا ستوپہ

بهي ترجه کے قابل هی جو بڑے ستوپے کے مغربي پہلو پر واقع اور نقشے میں (A^{15}) سے تعبیر کیا گیا هی - اس پر بهي کهروشٹي طرز تحریر میں چند نذري کتبے کندہ هیں - مثلاً مشرق کی جانب ذیل کي عبارت هی :—

سنگها مرتوسه بدهه دیواسه بهچوسه دانه مکهر

جس کا ترجمه هی " مقدس برادري کے دوست بدهه دیو نامي بهکشو کي طرف سے عاجزانه نذر" -

خانقاه

اب هم پهر صحن زیرین کي طرف لوٹ کر اوس خانقاہ میں جائینگے جو مشرقي پہلو پر واقع هی - خانقاہ کے دروازے کے باهر قریب هي بائیں جانب ایک چهوٹا سا کمرہ هی جس میں چونے کي تصویروں کا ایک نہایت خوبصورت مجموعه بنا هوا هی - یه تصاویر ایسی عمدہ حالت میں هیں که آج تک هندوستان میں چونے کی تصویریں ایسی محفوظ حالت میں برآمد نہیں هوئیں (Plate XXVII) - اس مجموعے کے وسط میں بدهه بحالت استغراق (یعني دهیان مدرا میں) بیٹها هی ' اوسکی دائیں اور بائیں جانب ایک ایک بدهه اور اونکے پیچهے دو خادم کهڑے هیں ' بائیں طرف کے خادم کے هاتهه



JAULIAN: RELIEF IN NICHE

مین چوري هی ' اور دوسرا خادم جس کے بائین هاتهہ مین عصا هی وجرا پانی معلوم هوتا هی - درمیانی تصویر پر سرخ اور سیاہ روغن اور طلائی ورق کے بہت سے نشانات اب تک باقی هین اور کسی زمانے مین یقیناً ان سب تصویرون پر سونے کے ورق چڑهے هوئے تہے - اس طاقچے کی بائین جانب تصاویر کا ایک اور مجموعہ هی - جو سوء اتفاق سے بہت خراب و خستہ هوگیا هی لیکن پهولون اور پهلون کی ٹوکری ' جو ایک خادم کے هاتهہ مین هی اور نیز خادم کا لباس دیکهنے کے قابل هین -

جولیان کی خانقاہ اگرچہ کسی قدر چهوٹی هی لیکن سطحی اور ارتفاعی نقشون کے لحاظ سے خانقاہ موهنزہ مرادو کے ساتهہ بہت ملتی جلتی هی (دیکهو صفحات ۱۹۸ تا ۲۰۶) - اس مین بهی وسط مین اوسی قسم کا کهلا صحن اور صحن کے چارون طرف حجرون کی قطارین تهین ' وسط صحن مین اوسی نمونے کا نشیب اور اوس کے ایک گوشے مین غسل خانہ بنا هوا تها ' ویسا هی مجلس خانہ تها ' اور باورچی خانہ ' نعمت خانہ ' انبار خانہ اور دیگر کمرے بهی بالکل اوسی قسم کے تہے اور حجرون والے صحن کے مشرقی پہلو مین واقع تہے - خانقاہ کے ان مختلف

حصون كي ترتيب پليت ۲۵ (Plate XXV) كے نقشے ' سے اچهي طرح واضح هوتي هى - يهان بهي همين حجرون كے سامنے اسي قسم كے طاق اور تصويرين اور حجرون كے اندر ويسے هي طاقچے اور كهڑكيان نظر آتي هين يهان تك كه وه زينه[1] بهي جو بالائي منزل كو جاتا هى بالكل اسي نمونے كا هى - ليكن جو معلومات همين خانقاه موهڑه مرادو سے حاصل هوئے هين اونمين خانقاه جوليان كي بدولت كئي لحاظ سے قيمتي اضافه هوتا هى - مثلاً بعض حجرون كے دروازے جو اب تك بدستور قائم هين توقع سے زياده نيچے هين - علاوه ازين صحن كے شمالي پهلو پر جو حجره زينے كے مين بائين جانب واقع هى ' اور جس مين سے پخته مٹي كى چند مورتون كے شكسته ' مگر روغن اور سنهرے رنگ سے آراسته ' حصے برآمد هوئے هين مندر كا كام ديتا تها - اس حجرے كے دروازے پر كئي قسم كى پهول پتيون كے بهدے مرقعے

(۱) دروازے كا قرب و جوار زينے كے لئے زياده موزون تها اس لئے كه يهان سے بالائي منزل مين رهنے والے بهكشو براه راست اپنے حجرون مين جاسكتے تهے - مندر كے نزديك زينه ركهنے سے غالباً يه مقصد تها كه بهكشو لوگ اپنے حجرون مين جانيسے قبل مندر مين عبادت كرليا كرين -

(۲) مشرقي ديوار كے ساتهه جو مورتين بني هين اونمين سے ايك تصوير ' جس كے بائين هاتهه مين صراحي هى ' ميتريا كي معلوم هوتي هى -

بنے هیں - اندرونی تصویرون کی طرح یہ مرقّعے بهی پختہ مٹی کے بنائے گئے هیں لیکن دونون حالتون میں یہ مٹی کسی خاص اهتمام سے نہین پکائی گئی بلکہ اوس عام آتش زدگی کا نتیجہ معلوم هوتی هی جس میں یہ تمام خانقاہ پانچوین صدی عیسوی کے دوران میں مبتلا هوئی - مگر آثار جولیان کی تحقیق و تفتیش کے اثناء مین جو نیا مصالحہ هاتهہ لگا هی اوس مین تصویرون کے وہ بے نظیر مجموعے سب سے زیادہ اهمیت رکهتے هیں جو بعض حجرون کے سامنے بڑے بڑے طاقون مین بنے هوئے هیں - انمین سے اکثر تصویرین مٹی کی هین اور اونپر چونے اور نفیس پلستر کی ایک ایک تہ چڑها کر اوپر سنهری رنگ کردیا هی - ازانجملہ چند مجموعونکی تشریح سطور ذیل مین کیجاتی هی :—

حجرہ نمبر ۱ کے سامنے کا طاق

بدهہ کی صورت بحالت تلقین :— بدهہ ایک تخت پر بیٹها هی جو انسانی شکل کے ستونون (۱) (Atlantes) پر قائم هی - اوس کے دونون طرف دو دو

---

(۱) Atlantes - انسانی تصویرین جن سے ستونون یا نیم ستونون کا کام لیا جائے یعنی بظاهر اونکے اوپر بالائی حصص عمارت قایم هون -

خادم هین جن مین سے سامنے کے دونون خادمون کي تصویرین بہت ضرر رسیدہ هین - پچھلے خادمون مین بائین جانب تو ایک عورت کي تصویر هی جس کے سر کے بال زیور اور هارون سے آراستہ هین - اور دائین طرف غالباً ایک مرد هی جس کے بال سادہ ڈورے سے بندھے ہوئے هین جو صرف ایک گول زیور سے مزین هی - وسطي یعني بدھ کي تصویر کا ڈھیلا ڈھالا لباس قابل ملاحظہ هی -

حجرہ نمبر ۲ کے سامنے

بدھ بحالت استغراق (دھیان مدرا مین) تخت پر بیٹھا هی - اوس کي دائین جانب چار مورتین هین جن مین سے سامنے والی تصویر' جو نسبتہً بڑے قد کي هی' ممکن هی کہ اس مجموعے کے بنوانے والے کي هو - اس کے پاس هي ایک اور چھوٹي تصویر هی جو اس کی بیوي کي معلوم هوتي هی - انکے پیچھے ایک ملبوس تصویر استادہ هی جس کا صرف نیچے کا حصہ باقی رہ گیا هی اوسکے اوپر بدھ کي ایک چھوٹي سي ضرر رسیدہ تصویر بحالت نشست هی - بدھ کی بائین طرف سامنے ایک بھکشو کي تصویر هی - اس کے پیچھے ایک اور بھکشو کھڑا دعا .



JAULIAN MONASTERY. FIGURE OF FOREIGNER FROM CLAY GROUP IN FRONT OF CELL 29

مانگ رہا ہی - اوپر کو غالباً اِندر دیوتا دائین ہاتھہ مین چوری لئے ' جواہرنگار پگڑي باندھے اور جوشن وغیرہ زیب تن کئے کھڑا ہی - مُعطي کي تصویر پر سنہرے رنگ کے نشانات پائے جاتے ہین - ان تصویرون کو دیمک نے بہت نقصان پہنچایا ہی -

حجرہ نمبر ١٧ کے سامنے

وسط مین بدھہ بحالت تلقین بیٹھا ہی - سامنے دو استادہ تصویرون کے حصص زیرین نظر آتے ہیں جن مین دائیں طرف مرد اور بائین جانب ایک عورت تھي - ان کے پیچھے اور چھوٹي چھوٹي تصویرون کے بقیات ہین -

حجرہ نمبر ٢٩ کے سامنے

وسط مین بدھہ غالباً بحالت اظہار امان (ابہے مدرا مین) کھڑا ہی - اوس کے دائین بائین بارہ تصویرین تھین جن مین سے چند ضائع ہوچکي ہین - باقي ماندہ مین ایک درمیانے قد کے آدمي کي تصویر ' جو بدھہ کي دائین جانب کھڑا ہی ' سب سے زیادہ دلچسپ ہی - اس نے گھٹنون تک کا لمبا کرتہ اور بٹن دار پاجامہ پہن رکھا ہی ' سر پر کلاہ ہی اور ایک منقش پیٹي زیب کمر ہی - اس تصویر کے لباس ' اس کي

ڈاڑھي ' اور اسکے چہرے کے خاص نقش و نگار سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ کسي غیر ملک کا آدمي ہی - (Plate XXVIII) - اس کے اور بدھہ کے درمیان ایک چھوٹي سي تصویر ہی جس نے جبّہ اور زیورات پہن رکھے ہیں اور بدھہ کي بائیں جانب غالباً ایک بھکشو چادر (سنگھاٹي) پہنے کھڑا ہی - باقي تصاویر بہت شکستہ حالت میں ہیں -

یہ مجموعہ اور نیز جولیاں کي دیگر تصاویر ' بعد کے زمانے کی قندھاري صنعت کي تاریخ پر قابل قدر روشني ڈالنے کے علاوہ اپني اصطلاحي خوبیوں کے لحاظ سے بھي خاص دلچسپي رکھتي ہیں - اسمیں کلام نہیں کہ تصویر سازي کے لئے مٹّي بہترین مصالحہ مانا گیا ہی - یہ مصالحہ چونے سے بدرجہا بہتر اور کم خرچ ہی اور اگر اسکو رنگ کرنے کے بعد چھت کے نیچے حفاظت سے رکھہ دیا جائے تو دیر پا بھي ہی - لیکن بارش کا اس پر پڑنا غضب ہی ' اس لئے کہ بھیگتے ہي اس کے اجزا الگ الگ ہو جاتے ہیں - یہي وجہ ہی کہ قدیم خانقاہوں اور ستوپوں کي زیب و زینت میں غیر محفوظ مقامات میں تو چونا استعمال کیا جاتا تھا اور محفوظ مقامات میں مٹّي - لیکن باوجودیکہ مٹّي کا استعمال

اوسی افراط سے ہوتا ہوگا جیسا کہ چونے کا، اور پتھر کے مقابلے میں تو مٹی بہت ہی زیادہ مستعمل ہوگی تاہم شمال مغربی ہندوستان میں اب تک ایک بھی مٹی کی مورت برآمد نہیں ہوئی - اور اگر جولیاں کی عمارات اوس تباہ کن آتش زدگی سے محفوظ رہتیں جس نے معمولی خام مٹی کی تصویروں کو پختہ مٹی میں تبدیل کردیا تو انمیں سے ایک تصویر بھی ہم تک نہ پہنچتی - یہی واقعہ اس امر کی بھی توضیح کرتا ہے - کہ کیوں صحن ستوپہ کے مندروں کی (مٹی کی) مورتیں تو بالکل ضائع ہوگئیں اور وہ مورتیں جو اندرون یا حوالئے خانقاہ میں واقع تھیں محفوظ رہیں - وجہ یہ ہے کہ مندر تو یک منزلہ تھے اور اس لئے اون کی چھوٹی سی چھت میں جلنے کے لئے لکڑی بھی نسبتاً بہت کم تھی - لیکن برخلاف اس کے خانقاہ چونکہ دو منزلہ تھی اور اوس میں بڑے بڑے برآمدے بھی بنے ہوئے تھے اس لئے لکڑی بافراط استعمال کی گئی تھی - نتیجہ یہ ہوا کہ آتش زدگی کے وقت یک منزلہ مندروں میں آگ کی تپش اوس درجے تک نہ پہنچ سکی کہ خام مٹی کی تصویروں کو پختہ کردیتی -

باقي رها يه امر که مذکورهبالا آگ پانچوين صدي عيسوي سے قبل نهين لگی ' اس کا ثبوت اون چند چهوٹي چهوٹی قديم چيزون سے ملتا هی جو حجرون کے اندر سے دستياب هوئي هين - ان مين ايک تو ياقوت کي جلي هوئي مُهر هی جس پر عهد گپتا کي براهمي رسمخط مين الفاظ سري کليشورا داسي کهدے هوئے هين اور دوسري اوسي عهد کي ايک دستاويز هی جو صنوبر کي چهال (بهوج پتر) پر اوسی خط مين لکهي هوئي هی - يه دستاوبز اپنی قسم کی پهلي تحرير هی يعني هندوستان کے قديم مقامات کي کهدائي سے اس قسم کي تحرير پہلے کبهي دستياب نهين هوئي بد قسمتي سے آگ نے اس تحرير کو بهت بري طرح نقصان پهنچايا هی ليکن جو حصے بهی اس کے باقي بچے هين اون سے معلوم هوتا هی که اس مين بدهه مذهب کي کسی منظوم سنسکرت کتاب کي عبارت لکهی هوئي تهی (۱) - دلچسپي کي ديگر قديم اشياء مين ' جو خانقاه سے دستياب هوئين ' در سو ۲۰۰ سے کچهه اوپر کشاني ساساني نمونے کے کهوٹے سکے هين جو چوتهي

---

(۱) يه دستاويز حجرة نمبر ۲۹ سے ملي تهي -

PLATE XXIX.



VIEW OF BHALLAR STUPA.

اور پانچویں صدی عیسوی سے تعلق رکھتے ہیں - علاوہ بریں بہت سی اصلی میخیں ' قبضے ' اور دیگر اوزار ' تانبے کے زیور ' پختہ مٹی کی مورتیں ' اور مٹی کے بے شمار برتن بھی ملے ہیں - مٹی کے برتنوں میں بڑے بڑے غلہ رکھنے کے مٹکے بھی شامل ہیں جن میں سے چند اس وقت بھی بعض حجروں میں موجود ہیں -

بھلڑ ستوپہ

بدھ مذہب کی یادگاروں کا ایک اور اہم مجموعہ بھلڑ ستوپے کے قریب کھودا جارہا ہے جس کا ذکر قبل ازیں صفحہ ۱۱۶ پر آچکا ہے - یہ مجموعہ کوہ سرڑا کی آخری شاخ پر سرائے کالا حویلیان ریلوے کی لائن کے قریب سرائے کالا سے پانچ میل اور دریائے ہرو سے نصف میل کے فاصلے پر نہایت با موقع اور دلکش مقام پر واقع ہے (Plate XXIX)- سرڑا وہ پہاڑی ہے جو وادی ہرو کو شمال کی طرف سے گھیرے ہوئے ہے - ستوپے تک پہنچنے کے لئے ٹرالی یعنی ریلوے کی ٹھیلہ گاڑی نہایت ہی مناسب ذریعہ سفر ہے اور بعض اوقات سرائے کالا ریلوے اسٹیشن سے مل سکتی ہے - سرائے کالا سے بھلڑ تک رستہ ڈھلوان ہے اور قریباً چالیس منٹ

مین طے هوتا هی - واپسي سفر مین ایک گهنٹے سے
زیادہ لگ جاتا هی -

هوان چوانگ نے لکها هی که بهلر ستوپے کو اول اول شهنشاه آشوک نے تعمیر کرایا تها اور اس کي تعمیر سے اوس مقام کو بطور یادگار محفوظ کرنا مقصود تها جهان کسي سابقه جنم (۱) مین مهاتما بدهه نے اپنا سر قربان کردیا تها - لیکن اگر آشوک نے کبهي اس مقام پر کوئی یادگار قائم کي بهي تهي - تو اب اوس کا کوئي نشان نظر نهین آتا کیونکه موجوده ستوپے کی تعمیر تیسري یا چوتهی صدي عیسوي سے پہلے کي نہیں - ستوپهٔ کنال کي مانند یه ستوپه بهي ایک بلند اور مستطیل کرسی پر تعمیر کیا گیا تها جس کي مشرقی جانب ایک فراخ زینه تها ' بالائي عمارت مین حسب معمول ڈهولنا اور گنبذ اور گنبذ پر ایک یا زیاده

(۱) اس خاص جنم مین بودهي ستوا بشکل راجه چندر پربها پیدا هوا تها - اور جس ٹیکسله پر وه حکمران تها وه اوس زمانے مین بهدرشلا کهلاتا تها - ممکن هی که اوس مقام پر جهان اس وقت بهلر ستوپه بنا هی - کسي زمانے مین کسي قومي هیرو چندر پربها نامي کا کوئي ستوپه موجود هو جس کی عبادت بعد مین بدهه مذهب مین شامل کرلي گئي هو -

چھتریاں تھین ' ڈھولنا ستوپے کے قطر کے تناسب سے بہت زیادہ بلند اور چھہ یا سات درجوں مین منقسم تھا - یہ درجے جون جون اوپر چڑھتے جسامت مین کم ہوتے جاتے تھے اور اوپر کارنتھی نمونے کے بھدے ستون ' افریز ' اور دندانےدار کارنس بنے ہوئے تھے - اسوقت ستوپے کا شمالی نصف بالکل گرچکا ہی اور تبرکات کا خانہ جو ڈھولنے کے اوپر بنا تھا صاف نظر آتا ہی - ستوپے کے سامنے ایک کشادہ صحن ہی جس کے گرد بہت سے کمرے اور دیگر عمارتین اب نمودار ہو رہی ہین اور صحن کے مشرق مین ایک وسیع خانقاہ کی مستحکم دیوارین کچھہ کچھہ نظر آنے لگی ہین - لیکن جب تک کھدائی کے کام مین کسی قدر اور ترقی نہ ہولے اوس وقت تک ان کا ذکر کرنا قبل از وقت ہوگا - ہوان چوانگ کا بیان ہی کہ فرقۂ سوترانتک کے بانی کمار لبدھہ نے اسی خانقاہ مین بیٹھہ کر اپنے رسالے اور کتابین تصنیف کی تھین - نیز وہ یہ بھی کہتا ہی کہ تھوڑے ہی دن ہوئے اس ستوپے کے صحن مین ایک معجزہ رونما ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہی کہ ایک عورت جو جذام کے مرض مین مبتلا تھی ' اس ستوپے پر دعا مانگنے آئی اور یہ دیکھہ کر کہ تمام صحن میلا اور خس و

خاشاک سے بھرا ہوا ھی اوس کو صاف کرے اور عمارت کے گرد پھول بکھیرنے لگي - اس خدمت کی برکت سے اوس کا جذام جاتا رہا اور وہ پھر ویسي ھي حسین ھوگئي جیسي بیمار ھونے سے پہلے تھي -

بھڑ کا میدان مرتفع

ٹیکسله کی قدیم یادگارون کے اس تذکرے کو ختم کرنے سے قبل اون چند اشیاء کا ذکر کرنا باقي رہ گیا ھی جو شہر بھڑ کی کھدائی سے دستیاب ھوئین - یہ مقام ٹیکسله کے تینون شہرون مین ' جنکا ذکر اوپر آچکا ھی ' سب سے پرانا ھی لیکن کھدائي کا جو کام اس شہر مین ہوا ھی وہ اب تک آزمائشي خندقون اور گڑھون تک محدود رہا ھی جو مختلف مقامات پر کھودے گئے اور جن مین سے بعض دوبارہ بھر دئے گئے ھین - سردست (سنه ۱۹۲۰ع) صرف ایک مقام کی کھدائي دیکھي جاسکتي ھی (۱) اور وہ موضع بھڑ درگاھي کے شمال مین ' بنگلۂ محکمۂ آرکیالاجی سے قریباً سات منٹ کی مسافت پر

(۱) اس کھدائي کو عنقریب شمال کی طرف وسیع کیا جائیگا - تا کہ عہد موریا کی آبادي اور دیگر قدیم شہرون کے تھوڑے تھوڑے حصے برآمد کئے جائین جن سے ان شہرون کے نقشے اور طرز تعمیر وغیرہ کا پتہ چل سکے -

جانب جنوب واقع هی - اس خندق میں ' اور نیز دیگر خندقوں کی کھدائی میں ' جو کھنڈرات آشکار ہوئے ہیں وہ گلیوں اور مکانوں کے حصے ہیں جنکی چنائی بھدے ربل نمونے کی هی - یہ عمارات اگرچہ بظاہر سرکپ کی عمارات سے ملتی جلتی ہیں لیکن اون سے بہت پہلے کی ہیں * چھوٹی چھوٹی قدیم اشیاء میں جو یہاں سے ہاتھہ لگیں مٹی کے برتن ' ابتدائی صنعت کی مٹی کی بنی ہوئی چھوٹی چھوٹی مورتیں ' اور سکے اور زیورات شامل ہیں - لیکن خاص طور پر قابل ذکر قدیم چیزوں کا وہ قیمتی مجموعہ هی جو بنگلۂ آرکیولوجی کے صحن سے برآمد ہوا تھا - اس میں کھوٹی چاندی کے ۱۶۰ " چھاپ شدہ " سکے ' اور ڈایو ڈوٹس کے وقت کا ایک نہایت نفیس طلائی سکہ جو ایدتی اوکس ثانی والئی شام کے نام پر مضروب ہوا تھا ' نیز ایک طلائی چوڑی ' شیر کے ناخن کی شکل کا طلائی آویزہ ' تبرکات رکھنے کی سونے کی ڈبیا ' سونے اور چاندی کے چند زیور ' موتی ' نیلم ' یاقوت ' مونگے ' اور دیگر قیمتی پتھروں کے بہت سے دانے یا منکے شامل ہیں - طلائی آویزہ اور سونے کی ڈبیا صنعت

زرگری کے نہایت خوبصورت نمونے ہین اور اون کی سطح پر نہایت نازک اور نفیس میناکاری ہی اینتی اوکس کے سکے سے اور نیز مقامی چاپ شدہ سکون سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ زیورات تیسری صدی قبل مسیح کے دوسرے نصف حصے مین اس جگہ رکہے گئے تہے - اور طلائی آویزہ اور سونیکی ڈبیا چونکہ باقی زیورات کی نسبت زیادہ فرسودہ حالت مین ہین وہ غالباً کم و بیش نصف صدی پیشتر کی ہونگی - جواہرات کے قریب ہی ایک اور چیز ملی جو کسی سنار کی کٹھالی معلوم ہوتی ہی - اس کے پہلوؤن پر قدیم براهمی رسم‌الخط مین کچھہ لکہا ہوا بہی تہا - ایک دوسرے کمرے کے اندر ایک تنگ و تاریک کنوان برآمد ہوا جس مین بہت سے خالی مٹکے ایک دوسرے کے اوپر اوندھے رکہے ہوئے تہے - یہ کنوان اٹھارہ فٹ گہرائی تک کہودا گیا اور اس مین سے پچاس مٹکے نکالے گئے - اِن اشیاء مین سے اکثر سلطنت موریا کے زمانے کی معلوم ہوتی ہین جب کہ شہر تیکسلہ بلاشبہ بہڑ کے میدان مرتفع پر واقع تہا -

چونکہ یہ کہنڈرات سطح زمین کے بالکل قریب تہے اور انکے نیچے ابہی کم از کم دو اور مختلف زمانون کی

عمارات کے آثار پائے جاتے ھیں جنکی دیواروں کی بنیادیں پندرہ سے بیس فٹ گہرائی تک چلی گئی ھیں اس لئے ھمیں کامل یقین ھے کہ وہ وقت دور نہیں جب کہ اس جگہ بہت ھی قدیم زمانے کے کھنڈرات رونما ھونے شروع ھونگے -

تمام شد

صنعتي و عمارتي اصطلاحات وغيره

Monuments.	آثار - عمارات
Remains.	آثار - بقيات - کهنڈرات
Relics.	آثار يا تبرکات
Aramaic.	آرامی
Dado.	اجارہ
Atlantes.	انساني صورت کے ستون
Achaemenians.	ايران کا اخميني خاندان - هخامنشي
Frieze.	افريز
Ionic	آئيونی
Bactria.	باختر
Superstructure.	بالائي عمارت - بناء فوقاني
Bastion.	بُرج
Bracket.	بريکٹ - (ڈهوڑي يا موڑي)
Parthian.	پارتهيائي - اهل پارتهيا
Terra-cotta.	پخته مٹی
Capital.	پرکاله - تاج ستون
Survey map.	پيمائشي نقشه
Relic-chamber.	تبرکات کا خانه
Scythian.	توراني - سيتهي يا اهل سيتهيا
Identification.	تطبيق - تعيين - مطابقت
Pedestal.	ٹيك
Bell-shaped.	جرس نما
Persepolitan.	جمشيدي
Cameo.	جواهرات پر ابهروان تصاوير
Intaglio.	جواهرات پر کهدئي هوئي تصاوير
Punch-marked.	"چاپ شده"
Stucco.	چونا
Coping.	حاشيه - مدير - کوپنگ

Moulding.	ساز
Excavation.	حفريات - کهدائي
Retaining wall.	ديوار پشته - محافظ ديوار
Dentil.	دندانے دار کنده کاري
Granulated.	دانے دار يا دندانے دار کام
Doric.	دارري
Drum.	ڈهولنا
Course (of masonry.)	رده
Shaft (of pillar.)	ساق ستون - ڈنڈا
Pillar.	ستون - کهمبه - لاٹهه
Pilaster.	ستون جسکا نصف حصه چنائي مين پوشيده هو - نيم ستون
Plan.	سطحي نقشه
Block (of houses.)	سلسله يا مجموعهٔ مکانات
Steatite.	سنگ صابون
Oxus.	سيحون (دريا)
Style, School.	طرز - نمونه
Niche.	طاق - طاقچه
Double-headed Eagle.	عقاب ذوراسين
Shaft (of Pillar.)	عمود ستون
Antiquities.	علائق - قديم اشياء
Mediaeval Period. / Mediaeval age.	عهد وسطیٰ - قرون وسطیٰ / ازمنهٔ وسطیٰ
Technique.	فن سنگتراشي مين تصوير کا اصطلاحي طريق تکميل - اصطلاحي امور - عملي دستکاري
B. C.	ق - م - (قبل مسيح)
Corinthian.	کارنتهي

Cornice.	كارنس - چهجه
Balustrade. Railing.	كٹهرا - جنگله
Plinth.	كرسي (عمارت كي)
Pedestal.	كرسي (ستون وغيره كي)
Ribbed or Fluted.	كهارے دار - خيارے دار
Column.	لاٹهه - ستون - مينار
Vault.	لداو
Eurasian Greeks.	مخلوط يوناني - ايشيائي يوناني
Chapel.	مندر
Bezel.	مهر
Statue.	مجسمه - مورتي - تصوير - بُت - مورت
Figure.	مورتي - تصوير
Image.	مُجسمه - بُت
Statue in the round.	مكمل مجسمه
Apsidal Temple.	محرابي مندر
Satrap.	مرزبان - صوبهدار
Relief.	مرقعه - تصوير - مجموعهٔ تصاوير
Bead.	منكا - دانه
Paste.	نقلي جواهرات بنانے كا مصالحه
Hellenistic School.	يوناني طرز - يوناني صنعت